بسم الله الرحمن الرحيم

ماشاء الله لا قوة الا بالله يا حي يا قيوم

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه يا حي يا قيوم

مکتوباتِ منازلِ احسان

المعروف بہ

مقالاتِ حکمت دارالاحسان

للتقسيم والتوزيع في سبيل الله

لانتفاع و النفع

لجميع امة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

لمرضات الله تعالى ورسوله الكريم صلى الله عليه وآله وسلم - امين

مؤلف : ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف الصحاف لمقبول المصطفین ○ دارالاحسان فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولنا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبمد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

تاریخ ۔ امروز سعید یکشنبہ یکم ربیع الاوّل سنہ ۱۴۰۸ھ

جلد یازدہم (۱۱)

طبع : ——— اوّل

مطبع : ——— نثار آرٹ پریس لمیٹڈ۔ لاہور

طابع : ——— المستفیض دارالاحسان فیصل آباد

مقام اشاعت

المقام النّجاف الصّحاف المقبول المصطفین ○ دارالاحسان

المستفیض دارالاحسان چک ۲۴۲ ر ب (دسوہہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پنجاب پاکستان

فون نمبر: ۴۶۶۰۰

بسم اللہ مجریھا ومرسیھا
إن ربي لغفور رحيم
سورہ ھود

کتاب النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

تفسیر وتاویل سورۃ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ○ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّبِیِّ الْمَكِّیِّ الْمَدَنِیِّ الْقُرَشِیِّ الْهَاشِمِیِّ الْاَبْطَحِیِّ صَاحِبِ الْقَضِیْبِ وَالتَّاجِ وَالْكَرَامَةِ وَالتَّاجِ وَالْكَرَامَةِ صَاحِبِ شَهَادَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰی مُنْصَرِفِ الدَّارِ وَالدِّیَارِ وَالزَّوَارِ وَالْعَمَّارِ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ ○

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِی الْحَیِّ سَعَةً فَاِنْ یَّكُنْ طَرِقًا مُّوْلِیًا اَوْ مُؤْذِیًا اَنْ خَدَعَنَا حَقًّا اَوْ بَاطِلًا اَوْ مُؤْذِیًا اَوْ مُقِیْمًا فَانْزِلُوْا حَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ وَانْطَلِقُوْا اِلٰی عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا اَحَدٌ مِّثْلُ اللّٰهِ وَلَا شَیْءَ سِوَی اللّٰهِ وَبِسْمِ اللّٰهِ اَسْتَفْتِحُ وَعَلَی اللّٰهِ اَتَوَكَّلُ حَامِلُ كِتَابِیْ هٰذَا فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ وَفِیْ حِفْظِهٖ وَفِیْ كَنَفِهٖ وَفِیْ سِتْرِهٖ اَیْنَ مَا كَانَ وَحَیْثُ مَا تَوَجَّهَ لَا تَعْبَثُوْا بِهٖ وَلَا تَعْرِضُوْا لَهٗ وَلَا تَعْتَرِضُوْهُ وَلَا تَقْضَاءُوْهُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّنَائِمًا وَّلَا فِی الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَلَا فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَلَا فِیْ یَوْمٍ وَّلَا فِیْ نَهَارٍ وَّلَا فِیْ بَحْرٍ وَّلَا فِیْ بَحْرٍ وَّكُلَّمَا سَمِعْتُمْ صَوْتَ حَامِلِ كِتَابِیْ بِاَلِفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاَدِیْرُوْا عَنْهُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ بِاللّٰهِ الَّذِیْ هُوَ غَالِبٌ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ اَعْلٰی مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْمَبْعُوْثِ اِلَی الثَّقَلَیْنِ ○ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حَامِلَ كِتَابِیْ هٰذَا ۔ بَلْ مَنْ عَلَّقَ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاَسْمَاءَ ۔ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ هُوَ مَكْتُوْبٌ عَلٰی سُرَادِقَاتِ الْعَرْشِ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الْغَالِبُ الَّذِیْ لَا یُطِیْقُ شَیْءٌ وَّلَا یَنْجُوْ مِنْهُ هَارِبٌ ۔ فَاَعِیْذُهٗ بِالَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَبِالْعَیْنِ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَالْعَرْشِ الَّذِیْ لَا یَتَحَرَّكُ وَالْكُرْسِیِّ الَّذِیْ لَا یَزُوْلُ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ هُوَ مَكْتُوْبٌ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ هُوَ مَكْتُوْبٌ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ حُمِلَ بِهٖ عَرْشُ بِلْقِیْسَ اِلٰی سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْهِ طَرْفُهٗ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ نَزَلَ بِهٖ جِبْرَائِیْلُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ هُوَ مَكْتُوْبٌ فِیْ قَلْبِ الشَّمْسِ وَاُعِیْذُهٗ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ سَمَاهُ بِهِ السَّحَابُ الثِّقَالُ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ یُحْمَلُ بِهِ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ فَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ۔ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ كُتِبَ بِهٖ عَلٰی وَرَقِ الزَّیْتُوْنِ وَاُلْقِیَ فِی النَّارِ فَلَمْ یَحْتَرِقْ ۔ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ مَشٰی بِهِ الْخَضِرُ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَی الْمَاءِ فَلَمْ یَبْتَلَّ قَدَمَاهُ ۔ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ نَطَقَ بِهٖ عِیْسٰی وَهُوَ ابْنُ مَرْیَمَ فِی الْمَهْدِ صَبِیٌّ وَّاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُحْیِی الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ نَجّٰی بِهٖ یُوْسُفَ مِنَ الْجُبِّ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ نَجّٰی بِهٖ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنْ نَّارِ نُمْرُوْدَ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ نَجّٰی بِهٖ یُوْنُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوْتِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ فَلَقَ بِهِ الْبَحْرَ لِمُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ وَجَعَلَ كُلَّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ وَاُعِیْذُهٗ بِرَبِّ اٰیَاتِ الَّتِیْ نَزَلَتْ عَلٰی مُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ بِطُوْرِ سِیْنَاءَ وَاُعِیْذُهٗ مِنْ كُلِّ عَیْنٍ نَاظِرَةٍ وَّكُلِّ اُذُنٍ سَامِعَةٍ وَّالسِّنِ نَاطِقَةٍ وَّاَیْدٍ بَاطِشَةٍ وَّقُلُوْبٍ وَّاعِیَةٍ فِیْ صُدُوْرِ خَارِجَةٍ وَّاَنْفُسٍ كَافِرَةٍ وَّمِنْ كُلِّ مَنْ یَّعْمَلُ عَمَلَ السُّوْءِ وَمِنْ سُوْءِ شَرِّ التَّرَاوِیْحِ وَالسَّحَرَةِ وَمِنْ فِی الْجِبَالِ وَالْاَرْضِ وَالْخَرَابِ وَالْعُمْرَانِ وَسَاكِنِ الْاٰجَامِ وَسَاكِنِ الْبِحَارِ وَسَاكِنِ ضِیْقِ الظَّلَامِ وَاُعِیْذُهٗ مِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْنِ وَجُنُوْدِهِمْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ غَوْلٍ وَّغُوْلَةٍ وَّسَاحِرٍ وَّسَاحِرَةٍ وَّسَاكِنٍ وَّسَاكِنَةٍ وَّتَابِعٍ وَّتَابِعَةٍ وَّمِنْ شَرِّهِمْ وَشَرِّ اٰبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَبَنَاتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ وَعَمَّاتِهِمْ وَخَالَاتِهِمْ وَقَرَابَاتِهِمْ وَمِنْ شَرِّ الْمَوَارِدِ وَالْمَحَرَّةِ وَالطَّیَّارَاتِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْجِبَالِ وَالتُّرَابِ وَالْعُمْرَانِ وَالْخَرَابِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَالْجِبَالِ وَمَنْ یَّسْكُنُ فِی الظُّلُمَاتِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّسْكُنُ فِی الْعُیُوْنِ وَمَنْ یَّمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ وَیَكُوْنُ مَعَ الدَّوَابِّ وَالْمَوَاشِیْ وَالْوُحُوْشِ وَیَسْتَرِقُ السَّمْعَ وَمَنْ اِذَا قِیْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَدُبُّ كَمَا یَدُبُّ الرَّصَاصُ وَالْحَدِیْدُ عَلَی النَّارِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَكُوْنُ فِی الْاَرْحَامِ وَالْاَجْسَامِ وَالْاَطْعَامِ وَمِنْ شَرِّ مَا یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ وَاُعِیْذُهٗ مِنَ الْخَطَرِ وَالنَّظَرِ وَالْكَبِیْرِ هَبَا شَرَاهِیَا مَهْلًا ۔ اَللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعَزُّ وَاَقْدَرُ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ وَاُعِیْذُهٗ مِنْ كُلِّ عَیْنٍ بَاغِیَةٍ وَّاُذُنٍ سَمِعَةٍ وَّمِنْ شَرِّ الدَّاخِلِ وَالْخَارِجِ وَمِنْ شَرِّ عِفْرِیْتِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ غَلٍّ وَّرَائِحٍ وَّمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الرِّیَاحِ مِنْ عِصِیٍّ وَّنَحِیْحٍ وَّنَائِحٍ وَّیَقْظَانَ وَاُعِیْذُهٗ مِنْ شَرِّ مَنْ تَنْظُرُ اِلَیْهِ الْاَبْصَارُ وَتَضْغَمُ اِلَیْهِ الْقُلُوْبُ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْاَرْضِ وَسَاكِنِ الزَّوَایَا وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّصْنَعُ الْخَطِیْئَةَ وَیُوْقِعُ بِهَا وَمِنْ شَرِّ مَا تَنْظُرُ اِلَیْهِ الْاَبْصَارُ وَاُعِیْذُهٗ مِنْ شَرِّ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِهٖ وَمِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْنِ ○

یہ مقدس مکتوب پیرس (فرانس) کے شاہی عجائب گھر سے دستیاب ہوا
پاکستان میں اسکی پہلی بار اشاعت کا شرف دارالاحسان کو نصیب ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۸۰۸

سورۃ فاتحہ: اُمّ الکتاب - کتاب المبین

قول و فعل میں علم و حکمت کی ترجمان

ابتدا سے انتہا فتح المبین

جسے

شب و روز تلاوت کی توفیق نصیب ہو

نور علیٰ نور

دائمی برکات سے فیض یاب

ایک آدمی سورۃ فاتحہ کا عمل پڑھنے کے لیے
ایک بستی سے نکلا - دو قد آور بزرگ ملے

ایک نے دوسرے سے کہا:

"بھئی! تینوں بھولا دکھایئے۔ یہ فاتحہ شریف پڑھنے نکلا ہے۔"

فاتحہ شریف کا عامل پاکیزگی کا لبادہ اوڑھے ہوتا ہے۔

سورۃ فاتحہ اُمّ العلوم

عامل اُمّ الخبائث سے منزّہ

طریقت تام میں ہر خبیث

اُمّ الخبائث ہی گردانا جاتا ہے

جُملہ علوم کی تمہید ——— فاتحہ

عمل سے زندۂ جاوید، ماشاءاللہ!

عمل کوئی بھی ہو، فاتحہ اسکی ماں ہے

ماں کے بغیر نہ کوئی پیدا ہوا نہ ہی کسی نے
نشو ونما پائی۔ اُگا، مُرجھایا اور سُوکھ گیا۔

اسے پاکر آنکھیں روشن ہوئیں، دل روشن
ہوا۔ اللہ کرے یہ روشنی سدا برقرار رہے،
کبھی نہ بُجھنے پائے۔ شب و روز جگمگاتی رہے۔
علم و حکمت اور عشق و رقت کے وہ چشمے پھُوٹیں
جو ابدالآباد جاری رہیں۔
ہر مخلوق — نوری ہو یا ناری، خاکی ہو
یا آبی ——— مُستفیض ہو۔ یا حیّ یا قیوم آمین

انگ انگ میں
رگ رگ میں
یہ نُور رچا اور بسا رہے
ہر رنگ میں جلوہ افروز رہے

میرے ساقیا اے او ساقیا !
تجھے مرحبا ، تجھے مرحبا !
یہ بُجھے ہوئے قندیل ، یہ پیئے ہوئے جام !
ان میں روشنی نہیں ، خمار بھی نہیں !
کیا تیری قندیل اور کیا تیری صبوحی !
معیاری نہیں ، اختیاری بھی نہیں
بدلتی رہتی ہے ، سدا بہار نہیں
ذرا سا جھٹکا نشے کو گرا دیتا ہے
تیری صبوحی میں نشے کا نام تک نہیں
لسّی ہے ، وہ بھی پتلی
تیرے میکدے کو یہ دونوں ہی زیب
نہیں دیتے

شب و روز تلاوت سے مشرّف مبارکا مکرّماً مشرّفاً

کتاب المبین کا قاری جہاں جاتا ہے
جہاں رہتا ہے، کہتا ہے کہ
سب چیزیں اللہ ہی کی ہیں گویا میری ہیں
اس کا یہ کہنا کتاب اللہ کے سامنے ہوتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۷۸۰۹

کتاب المبین کا قاری فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیدُ کے راز
کو پا کر، ہر نقل و حرکت کو
مِنْ جانب اللہ سمجھ کر، اللہ ہی کی طرف
منسوب کر کے، ثُمَّ بُکُمٌ ہو جاتا ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

یا حیّ یا قیوم

۷۸۱۰

سورۂ فاتحہ
جُملہ امراض سے شفا اور
زہر کا تریاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاتحہ میں شامل ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۷۸۱۱

جس نے بھی بدلا، آتے ہی بدلا

جو بھی بدلا ، سُنتے ہی بدلا
اور دیکھتے ہی بدلا ۔
جو سُن کر نہ بدلا اور دیکھ کر نہ بدلا،
کبھی نہیں بدلتا ۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۱۲

خانقاہی نظام : کھا ، کِھلا ، بچا کر مت رکھ
کَل کی روزی کَل ملے گی

جہاں یہ نظام قائم رہا ، طریقت کا نظام جوں کا توں۔
دمبدم پھلتا رہا ، پھولتا رہا ۔
جب بھی ، جہاں بھی، اس نظام کی کشتی

میں سوراخ ہوا ـــــ اگرچہ ذرا سا بھی ہوا۔
دیکھتے ہی دیکھتے، بھرتے بھرتے، ڈوب گئی

طریقت کو رانہ تقلید کی پابند نہیں
علی الاعلان مطمئن کہ کہ میں کل کے لیے
کوئی بھی شے جمع نہیں رکھتا۔ مطمئن کہ
اور مطمئن ہو۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضل العظیم

۷۸۱۳

پیٹ میں مٹھاس اور پانی کی اِفراط کے
باعث جملہ امراض کا ظہور۔ کڑواہٹ
سوا لاکھ امراض کی شفا۔ جانتے نہیں کہ

خربوزہ کی طرح حنظل میٹھا ہوتا تو کبھی پروان
نہ چڑھتا، گیدڑ کا شکار ہوتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۱۴

سیّدنا مختارؐ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب
ہے کہ اللہ رب العالمین کی مملکت میں میرے
آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم مختار ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۱۵

بندوں کا بندوں پہ تبصرہ عین غیبت ہے یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۱۶

ہر شجرۂ نسب
حضرت سیدنا آدم علیہ السلام صفی اللہ سے جاری ہوا۔
کیسے کیسے صاحبان اس شجرہ سے منسلک ہوئے !
کوئی نبی (علیہ السلام) بنا، کوئی ولی،
کوئی راجہ بنا کوئی جوگی
کوئی مومن بنا کوئی کافر

وما علینا الا البلاغ

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۱۷

ملّی پیغام زندگی کی روحِ رواں ہوتا ہے

جمود کو توڑ کر متحرّک کر دیتا ہے
زوال کو تازیانۂ عبرت سمجھ کر
جب نغمۂ کمال کا مُژدۂ روح افزا سناتا ہے
مِلّت کی جان میں جان آ جاتی ہے
اور تعمیرِ نو کا آغاز ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸/۸

جو کہتے ہو ——— قول ہے۔ پورا کرو
جو کرتے ہو ——— عمل ہے۔ باطل مت کرو

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۱۹

کتاب المبین :

قول و عمل پہ استقامت —— مایۂ ناز زندگی۔
ہر زندگی نے اس ہی کی بدولت زندگی پائی۔
ورنہ زندگی کوئی زندگی نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
خافظہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۲۰

کتاب المبین کا اوّلین دیباچہ :

انسان کا باطن خفیہ خزانہ ہے
نہ بند ہوتا ہے نہ ختم
سدا بھرا رہتا ہے

اس دولت کے موتی عام مخلوق میں بکھیر

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۲۱

کتابُ المبین کا ہر ورق

اندر

باہر

آگے

پیچھے

دائیں

بائیں

اوپر، نیچے

کھُلا رہتا ہے

ورق ورق علم وحکمت کے موتیوں سے مزیّن

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۲۲

دین کی آڑ میں جس نے بھی کمایا
کسی کے بھی کبھی راس نہ آیا
دین نے کبھی قبول نہ کیا

یا حیّ یا قیوم

حضرت یحییٰؒ بن جعدہ سے منقول ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا کہ اپنے علم پر عمل کرو کیونکہ

عالم وہی شخص ہے جو اپنے علم پہ عمل کرے اور
اس کا علم اس کے عمل کے موافق ہو اور قریب
ہے کہ ایسی قومیں ہوں گی کہ وہ لوگ علم حاصل کریں
گے لیکن وہ ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے
گا۔ ان کا عمل ان کے علم کے خلاف ہوگا اور
ان کا باطن ان کے ظاہر کے خلاف ہوگا۔
حلقے حلقے ہو کر بیٹھیں گے اور ایک دوسرے
کے مقابلے میں فخر کریں گے یہاں تک کہ آدمی اپنے
ہم مجلس پر اس وجہ سے ناراض ہوگا کہ وہ اور شخص
کے پاس بیٹھنے لگے گا اور اسکو چھوڑ دیگا۔
ان لوگوں کے اعمال، جو اُن کے جلسوں میں ہوں
گے، اللہ سبحانہ، کے پاس نہیں جائیں گے۔
(ان کے اعمال قبول نہیں کیے جائیں گے)

(دارمی شریف صفحہ ۱۰۷ شمار ۳۸۳)

۹۔ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ اہلِ علم کون لوگ ہیں؟ کہا وہ لوگ جو اُن باتوں پہ عمل کرتے ہیں جن کا علم رکھتے ہیں۔ پوچھا لوگوں کے سینوں سے علم کو کیا چیز نکالتی ہے؟ کہا لالچ۔

(دارمی شریف صفحہ ۱۲۷ شمار ۵۷۷)

۹۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے (یعنی منظرِ عام پہ آئیں گے) جو مکرو فریب سے دین کے ذریعے دُنیا کمائیں گے لوگوں کو اپنی نرمی دکھانے کے لیے بھیڑ کی کھالیں پہنیں گے (یعنی بظاہر بڑے نرم دل، شیریں زبان، اسلام کے

ہمدرد، تبلیغ کے علمبردار، حق و صداقت کے داعی، دُنیا سے متنفر اور تقدّس مآب ہوں گے۔ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں، لیکن ان کے دل بھیڑیے کے دل ہوں گے۔ اللہ سُبحانہ، فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ میرے ساتھ دغا بازی اور فریب کرتے ہو یا میرے سامنے سینہ زوری اور بہادری دکھاتے ہو؟ میں نے بھی اپنی ہی قسم کھائی ہے کہ ان لوگوں میں انہی میں سے فتنہ بھیجوں گا۔ ایسا فتنہ جو اُن میں سے ان کے باوقار اور بُردبار کو بھی حیران کر دے گا۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے

(ابو ھریرۃ رضؓ / ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۵۴ شمار ۲۶۸)

و۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے میری اُمّت میں سے بہت سے لوگ دین کا علم حاصل کریں گے

اور قرآن پڑھیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہم امراء کے پاس جاکر ان کی دنیا (دولت) میں سے اپنا حصّہ حاصل کریں گے اور اپنے دین کو ان سے علیحدہ رکھیں گے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ جس طرح خاردار درخت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا مگر کانٹا، اسی طرح امراء کی صحبت سے حاصل نہیں ہوتا مگر گناہ۔

(ابن عباس رضؓ ابن ماجہ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صـ۱۰۲ شمار ۲۴۱)

۷۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ مجھے اپنی اُمّت کے بارے میں سب سے بڑا ڈر گمراہ پیشواؤں سے ہے۔

(ثوبان رضؓ / دارمی شریف صفحہ ۱۳۴ شمار ۲۷۱۸)

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۲۳

خانقاہی اور شاہی نظام کے قائد مولائے علی کرم اللہ وجہہٗ ہیں۔

اسلامی سلطنت کے خلیفہ ہو کر بھی خانقاہی اور شاہی نظام کا ایسا نمونہ دیا اور ایسا دیا کہ قیامت تک ان کا کوئی ہمسر نہ ہوگا۔

اپنے اور اہل وعیال کے نان ونفقہ کے لیے یہودی کے باغ میں نلائی کی۔ شام کے وقت سائل آیا، دن بھر کی کمائی اسے عنایت کر دی۔ اکثر ایسا ہوتا کہ آپؓ پانی ہی پہ اکتفا کرتے۔

یہ ہے فقرِ حیدریؓ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۲۴

فقر فقرِ حیدریؓ کا مقلّد ہوتا ہے، کسی اور کی تقلید
اس پہ لاگو نہیں

یہ تقلید مُدّت سے اور شِدّت سے کرم کی منتظر ہے
یا اکرم الاکرمین
اس کے بنا فقر سجتا نہیں اور پھبتا نہیں۔

"لو۔ مسکین کو دو" فقرِ حیدریؓ کی قدیم رسم ہے

فتوحات کو پیٹ میں نہ سمیٹ
کھِلانا ——— کھانے سے افضل

یا حیّ یا قیوم
الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذوالفضلِ العظیم

۷۸۲۵

اس قول و عمل کو
نبھانا،
بچّوں کا کھیل
نہیں !
عزم الامور کا
فقید المثال
اکھاڑا ہوتا ہے

جچے تُلے ہزاروں نامور
نوجوان
میدان میں
اُترے

کسی قسمت والے ہی نے بازی جیتی

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۲۶

قول قال کی اور
عمل علم کی زینت ہوتے ہیں
جب تک قائم رہتے ہیں، جگمگاتے رہتے ہیں

اگر میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی
سُنّتِ مطہّرہ کے تابع ہوں، ملائکہ اور
ارواح فضائے لبسیط میں بکھیرتے رہتے ہیں۔
یہی قول و عمل کی زندگی ہوتی ہے یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۲۷

کر کے دیکھ

قول و عمل پہ اِستقامت دل میں دھوم مچا دیتی

ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۲۸

زندگی کی داستان

طفولیت ـــــ معصومیت

شباب ـــــ معصیت

انحطاط ـــــ حسرت

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۲۹

نکتہ چین ——— علم کی حلاوت سے محروم۔

نکتہ چینی غیبت نہیں تو کیا ہے؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۳۰

جس نے بھی حکمت کو سمجھ لیا ——— عارف ہے۔

عارف کبھی اعتراض نہیں کرتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۳۱

اس مقام پر صرف میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم

ہی کے پوسٹر لگ سکتے ہیں، کوئی اور نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۳۲

ایک سوال کے جواب میں:

سوال: سوا لاکھ مریدین کے نام کوئی کیوں کر یاد رکھ سکتا ہے۔؟

جواب: جس نے ایک بار دیکھا ـــــ صرف ایک بار، یاد رہے گا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۳۳

یہ کافر میرے ساتھ پیدا ہوا

تھا رہتا ہے
جب تک یہ مُسلمان نہیں ہوتا
جسم الوُجود میں کُفر جاری رکھتا ہے

میرے مرنے سے پہلے تو یہ مر نہیں سکتا
البتہ مُسلمان ہو سکتا ہے۔
اللہ کرے یہ مسلمان بنے اور میرے کام بنیں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۳۴

اللہ کی بارگاہِ قُدسیہ میں جو چاہے مانگ
کوئی ممانعت نہیں
اُمّت و ملّت کی خیر مانگ اور سب کی خیر مانگ

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت
وحدت کی علمبردار ہے
قومی اتحاد ملّت کی جان ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۳۵

اگر میری ماں اس حال میں ہوتی، کبھی گھر سے
جانے نہ دیتا

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۳۶

امیر ـــــ ایک

باقی ـــــ معاون

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۳۷

قصّاب جو ہر بوٹی کسی کو بھی کھانے کے لیے نہیں دیتا۔ چُن چُن کر اپنے لیے رکھ لیتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۳۸

دل میں جب کوئی خیال نہیں ہوتا،

کورا ہوتا ہے، کشف الرّوح ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۳۹

ایک پڑھے لکھے طبقے کی جانب سے
حضرت امام احمد بن حنبلؒ قدس سرہٗ العزیز کی
طرف خلافِ شریعت حرکات منسوب کرنا، ظلمِ عظیم کا ارتکاب
نہیں تو کیا ہے ؟ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۴۰

دیکھنے ہی سے جلال ہوتا ہے دیکھنے ہی سے جمال۔

سُننے ہی سے پریشانی ہوتی ہے، سُننے ہی سے

خوش حالی

بولنے ہی سے عذاب ہوتا ہے، بولنے ہی سے

ثواب

جو کچھ نہیں دیکھتا، کچھ نہیں سُنتا، کچھ نہیں کہتا،

کون ہوتا ہے ؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فانّه خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۱۴۷۸

بات بات پہ راضی، بات بات پہ ناراضی

امر و نہی کی داستان ہوتی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فانّه خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۴۲

جو حرام سے باز نہیں رہتا، کیا دین دار ہے؟
جُملہ بَرکات کا ظہور حرام سے اجتناب
ہی کی بدولت ہوتا ہے۔

محبّت دین کی روح ہے، حرام میں کیوں کر
سما سکتی ہے؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۴۳

باز آ۔ جب بھی کوئی باز آیا، محبّت نے
اسے کبھی نہ لوٹایا ——— قبول فرمایا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۴۴

کسی کو بھی کسی سے محبّت نہیں، مال سے ہے
اور مال ہی کی بدولت جملہ فتنات پیدا
ہوتے ہیں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۴۵

ذکرِ الٰہی سے اطمینان ہوتا ہے اور حسد اسکو
کھا جاتا ہے یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۴۶

کوئی صاحبِ تاریخ یا قدیم تاریخ کا کوئی مبصّر

راجہ بھوج اور کانگڑہ تیلی کے قصّہ پر روشنی ڈال سکتا ہے ؟

شکریہ !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۷۸۴۷

جس ذکر میں میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہوتا، فیض کا نام تک نہیں ہوتا۔ آپؐ کے ذکر ہی کی بدولت بزمِ کونین پُرکیف ہوئی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۷۸۴۸

قول وعمل کے ہمراہ ملائکہ موجود رہتے ہیں۔
دُعا کرتے رہتے ہیں: "اللہ کرے
اِس بندے کا قول وعمل ہمیشہ قائم رہے، کبھی
باطل نہ ہو" قالی کا ہاتھ خالی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۴۹

جو اپنے تئیں سب سے بڑا عقل مند سمجھتا
ہے، بے عقل ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ نے اُولِی الْاَلْبَاب کو

عقل مند فرمایا یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۵

بولنے سے گناہ اور غفلت سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

بولتا ہے، مگر کرتا نہیں ۔ گناہ ہے

جو کرنے کا متحمّل نہیں، مت کہا کر

۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

میں نے معراج کی رات میں بہت سے اشخاص کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں۔ پوچھا جبریلؑ! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ آپؐ کی اُمّت کے خطیب (واعظ) ہیں جو لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے مگر اپنے آپ کو بھول جاتے تھے یعنی خود نیک کام نہیں کرتے تھے۔ (شرح السنۃ)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ لوگ آپؐ کی امّت کے واعظ ہیں جو ایسی بات کہتے تھے جس پہ خود عمل نہ کرتے تھے۔ اللہ کی کتاب کو پڑھتے تھے مگر اس پہ عمل نہیں کرتے تھے۔

۹۔ حضرت امامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائیگا اور اسکو آگ میں ڈال دیا جائیگا (دوزخ میں)۔ آگ میں جاتے ہی اسکی انتڑیاں فوراً اس کے پیٹ سے باہر نکل پڑیں گی اور وہ اپنی ان انتڑیوں کو اس طرح پیسے گا جس طرح پن چکی یا خراس کا گدھا آٹا پیستا ہے۔ دوزخی یہ دیکھ کر اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے:

اے فلاں شخص! تیرا کیا حال ہے؟ تُو تو ہمیں نیک کاموں کا حکم دیتا اور بُرے کاموں سے منع کیا کرتا تھا! وہ جواب دے گا: ہاں، میں تمہیں نیک کاموں کی تلقین کرتا تھا لیکن خود ان پہ عمل نہ کرتا تھا۔ تمہیں بُری باتوں سے منع کرتا تھا مگر خود اُن سے باز نہیں

رہتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۵۱

آنے والے مہمان ہیں
اکرام کیا کرو
دعا دیا کرو
توہین مت کیا کرو

بنا بنایا دربار
بنے بنائے مُریدین
بنے بنائے علم و حکمت کے دفاتر

شکر کیا کرو

ناروا سلوک سے باز رہا کرو

اِکرام سے بندہ مکرّم ہوتا ہے

اللہ ھادی ہے

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم مہدی

ہدایت دیا کرو یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۵۲

چنے کی دال کی سرگزشت
میری اپنی سرگزشت ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

واللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۷۸۵۳

میں نے لگاتار بارہ سال
کانٹے دار کریر کاٹ کر
لنگر پکایا۔

یا حیّ یا قیوم
الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العظیم

۷۸۵۴

پانی کا کوئی انتظام نہ تھا
ریلوے لائن کی پٹڑی سے پار ایک
مربّعہ دُور سے
پانی کا گھڑا سر پہ اٹھا کر لاتا

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۵۵

کوئی کُلّی نہ تھی
کفِ دست میدان تھا

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۵۶

نہ کوئی کتاب تھی نہ کاغذ
نہ قلم تھا، نہ دوات

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۵۷

ایک بکری تھی
جسے بیچ کر
ایک قرآن لیا
کاغذ لیا، قلم اور دوات
یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۵۸

روشنی کا کوئی بندوبست نہ تھا۔ کہیں سے
گرا ہوا مٹی کا ایک دیا ملا۔ اسے جلایا
اور اس ہی کی روشنی میں تمام دفاتر کا آغاز کیا۔
وہ دیا اب بھی موجود ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۷۸۵۹

مسلسل چالیس سال کتاب العمل بالسنّۃ المعروف
بہ ترتیب شریف ہی کی تالیف میں گزارے۔
اسی طرح "مکشوفات منازلِ احسان المعروف بہ
مقالاتِ حکمت" ہیں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۷۸۶۰

تحریرات صحیح شہادت ہوتی ہیں

میں نے اپنی ہر تحریر
اپنے
قلم سے
خود لکھی ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۶۱

عید کے دن
میں اور میرے اہل وعیال نے
گنڈھے سے روٹی کھائی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيمِ

۷۸۶۲

میں نے مع بیوی بچّوں کے، دُھلے ہوئے
معمولی کپڑوں میں، بغیر جوتوں کے، اپنے
دوست میجر احمد دین کے اصرار پر اُن کی
لڑکی کی شادی میں شرکت کی اور
اپنی اس ناداری پہ مُطلق نہ شرمایا۔
اہالیانِ سیالکوٹ
نے میرا والہانہ استقبال کر کے فقر کا
بول بالا کیا۔ یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفضل العظیم

۷۸۶۳

کسی سے بارہ آنے اُدھار لے کر فیصل آباد پنشن لینے گیا۔ پنشن نہ ملی۔ کاتک کا مہینہ تھا۔ بارہ ایک بجنے والے تھے۔ کرایہ پاس نہ تھا۔ کار کی سی رفتار سے چلا، مغرب کی نماز گھر جا کر پڑھی۔ رستے میں جو بھی ملتا، کہتا:

بلّے بلّے !!

او مولوی تے دُھوڑاں پٹیں

جاندا اے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۶۴

میں اس منزل کے دوران
کبھی کسی کے گھر نہیں گیا
کسی کی بھی دعوت نہیں کھائی
کسی سے بھی، کسی قسم کا
کوئی سوال نہیں کیا
زائد از ضرورت، کوئی بھی شے
کل کے لیے جمع کر کے نہیں رکھی
آئی ——— آتے ہی دے دی

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۶۵

نہ
مایوس
تھا
نہ نا امید
رحمت
کا
منتظر تھا

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۶۶

پھر کِس انداز سے

بہار آئی !

رحمتؔ کی گھٹائیں

چھا گئیں !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۶۷

انگوٹھی ڈھائی آنے کی بھی ہوتی ہے، ڈھائی لاکھ کی بھی، دیکھنے میں دونوں یکساں۔ انگلی ہی کی زینت ہوتی ہیں۔

اگر ساری عمر نہ بھی پہنیں، انگلی کا کوئی کام نہیں رُکتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۶۸

ضروریات ——— محدود

فضولیات ——— لامحدود

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

یا حیّ یا قیوم

۷۸۶۹

تو کہتا ہے: میں تیرا ہوں —— کوئی معتبر نہیں
ان کا یہ کہنا: کہ وہ میرا ہے —— معتبر ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۷۰

ہر اس قول و فعل سے، جو اللہ کو ناپسند ہو،
باز رہنے کا نام توبہ ہے۔

ہر نہی اللہ کو ناپسند ہے۔ باز رہ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۷۱

منہیات کا شکریہ

منہیات نے حسنات کا باب کھولا

منہیات نہ ہوتیں، حسنات افسردہ رہتیں۔

یا حیّ یا قیوم

جو نہی سے باز آجاتا ہے، نہی بھی اس کا اکرام کرتی ہے

نفس و شیطان و ہمزاد و خنّاس چاروں مجبور ہو کر تابع ہو جاتے ہیں۔ یا حیّ یا قیوم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا !

کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں ختم کر دے اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور اللہ سے مغفرت چاہے اور پھر اللہ ان کے گناہوں کو بخش دے۔ (مسلمؒ)

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۷۲

تجھے اپنی صورت پہ پیدا کیا۔
ہر شے تیرے لیے بنائی۔ کمال نہیں تو کیا ہے ؟

غفلت نے اس عنایت کو محجوب کیا ہوا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۷۳

اسی دم کو آخری دم جان - ضائع مت کر

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۷۴

بڑے میاں بُرا نہ منانا! ہماری شیخیت

مَجمَعُ الکَبائر

ایک بھی نہیں جو پاک ہو،

رحمت کی اُمید کے مُنتظر!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۷۵

تشخیص

ایک حکیم نے چالیس سال شہر کے دروازے پہ کھڑے ہو کر ہر آنے والے کی تشخیص کر کے مہارت حاصل کی۔

شیخیت

اس سے کہیں اہم۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۷۶

معروف دینداروں کو کیمیا گری کے خبط ہی
میں مخبوط پایا۔ نہ پاتے ہیں، نہ باز آتے ہیں۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۷۷

بندہ اللہ کا ذکر کرتا ہے
تجھے سُنائی دے نہ دے، اللہ ضرور سُنتا ہے
کیا یہ کافی نہیں ؟ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۷۸

اہلِ وطن وطن کے جانثار ہوتے ہیں
غیر — کوئی بھی ہو — تماش بین یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۷۹

قربانی کے لیے جانور تین ہزار کا ہو یا تین سو کا،
قربانی ہی میں شمار ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۸۰

تو مالکِ کون و مکاں
میں ذلیل و خوار زبوں
تیرا ارادہ کُن فیکُون
میں تدبیر کا مکلّف
تقدیر تدبیر پہ حاوی یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۸۱

جس روٹی سے تو نے نفرت کی تھی،
وہی ملا کرے گی !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۸۲

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج

(آلعمران : ۱۹۱)

اے ہمارے ربّ ! تو نے اس کو عبث
پیدا نہیں کیا۔

❋

جس بھی چیز کو تُو نے فضول سمجھ کر پھینکا ،

اسی چیز کی تجھے ضرورت پڑی۔
پھر بڑی تگ و دو کے بعد ملی۔ پہلی سی تو کبھی
نہ ملی۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۸۳

توجّہ کسی بازار سے نہیں ملتی۔ کسی بھی قیمت
پہ دستیاب نہیں ہوتی۔ متوجّہ ہی کے
کرم پہ موقوف ہوتی ہے یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۸۴

جو بھی چیز تیرے فقر کی عزّت و جبروت

میں حائل ہو، اُگنے نہ پائے۔
اُگتے ہی جلا دے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۷۸۸۵

ساون سُن ہو چلا۔ درختوں کے پتّے خشک
ہو ہو کر گرنے لگے۔ کونپلیں مُرجھانے لگیں۔
ساون میں سو مینہ برستا۔ آج بائیس ہے، صرف
ایک مینہ برسا۔ ابرِ باراں کو کیا کہیے؟
طاسِ قلیاں میں رکھا ہے ابرِ مُردہ کو
ڈوب مر رو رو کے ابرِ بہمن آب میں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۷۸۸۶

چودھری صاحب کا روز ناشتہ آتا۔

ایک دن میں نے پوچھا: ذرا بتاتو سہی،
آپ لوگ کیا ناشتہ کرتے ہیں؟ بولا:
یہ رکھا ہے، دیکھ لو۔
تین سُوکھی روٹیاں
ایک لپٹی ہوئی روٹی میں آم کا اچار
رات کی بچّی ہوئی ارہر کی دال
آج کل بھینس اور گائے دودھ نہیں دیتیں
پانی ہی پہ گزارا ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۸۷

اللہ نے تو کبھی تھکنا ہی نہیں ،

ہم تھک جاتے ہیں - یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۸۸

تیرے جانے کے بعد ہمیں کسی کو بھی بُلانے
کی ضرورت نہ پڑی حالانکہ تیرے ساتھ شب و
روز تانتا بندھا رہتا۔ محبّت نہیں تو کیا تھی ؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۸۹

دولت کے نشہ میں

خمار نہیں ـــــــ فتنات

ہوتے ہیں اور اضطراب

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۹۰

آئندہ نومسلم راجپوت قبائل پاکستان کا

میلہ

عید میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دن ہوا کریگا
۱۳ ساون دین کی کوئی معروف تاریخ نہیں
کسی اسلامی تاریخ کی یاد نہیں
میلہ ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوا کرے یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۸۹۱

کسی ایک امر کو مضبوطی سے تھام۔
امر کبھی تنہا نہیں رہتا۔
سجتا بھی نہیں۔
بستی بناکر بسا کرتا ہے۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۹۲

حاضر کے حضور میں حاضر رہا کر اور ذکر کیا کر
حاضر کبھی غیر حاضر نہیں ہوتا
ذکر بھی کبھی بند نہ ہو
سدا جاری رہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۹۳

اللہ تبارک و تعالیٰ کا آسمانِ دُنیا کی طرف نزول فرمانا

حضرت یحییٰ بن یحیی، مالک ابنِ شہاب، ابو عبداللہ اغر، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا پروردگار جو بڑی برکتوں اور بلند ذات والا ہے، آخر تہائی رات میں آسمانِ دُنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دُعا کرے میں اس کی دُعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش چاہے میں اسے بخش دوں؟

الصحیح لمسلم الجلد الاول ص ۲۵۸

۹۔ حضرت قتیبہ بن سعید، یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری سہیل، ان کے والد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کی پہلی تہائی گزر جاتی ہے تو اللہ تبارک تعالیٰ نچلے آسمان پر ہر رات نازل ہو کر فرماتے ہیں کہ میں بادشاہ ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں۔ کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا قبول کروں۔؟ ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا کہ اس کو عطا کروں؟ اور ہے کوئی مغفرت مانگنے والا (اپنے گناہوں سے) کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ صبح کے روشن ہونے تک اللہ تبارک و تعالیٰ عزّوجل ذوالجلال والاکرام یونہی فرماتے رہتے ہیں۔

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل ص۲۵۸

۵۔ حضرت اسحاق بن منصور، ابو مغیرہ، اوزاعی، یحیٰی، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدھی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے، اُترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا دُنیائے آسمان کی طرف اور فرماتا ہے:
ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کی دُعا قبول کی جائے؟
ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ وہ بخشا جائے؟
یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۵۸

۶۔ حضرت حجاج بن شاعر، محاضر ابوالمورع سعد بن سعید، ابنِ مرجانہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اترتا ہے اللہ تعالیٰ برکت والا آسمانِ دنیا

کی طرف آدھی رات کو یا رات کی پچھلی تہائی کو اور فرماتا ہے کون مجھ سے دُعا کرتا ہے کہ میں قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے دوں پھر فرماتا ہے کون قرض دیتا ہے اس کو جو کبھی فقیر نہ ہوگا نہ کسی پر ظلم کرے گا ؟

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۵۸

و۔ حضرت عثمان بن ابو شیبہ، جریر، اعمش، ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ رات میں ایک ساعت ہے اگر اس میں کوئی مسلمان دین و دُنیا کی بھلائی کی دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔

الصحیح لمسلم الجلد الاوّل صفحہ ۲۵۸

و۔ حضرت عثمان اور ابوبکر بن ابو شیبہ اور اسحاق بن ابراہیم حنظلی، جریر، منصور، ابو اسحٰق اغر ابو مسلم، ابی سعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ مُہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب تہائی رات گزر جاتی ہے تو اُترتا ہے آسمانِ دُنیا پر اور فرماتا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے؟ کون ہے جو توبہ کرے؟ کون ہے جو کچھ مانگے؟ کون ہے جو دُعا کرے؟ یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

الصحیح لمسلم الجلد الاول صفہ ۲۵۸

و۔ حضرت ابوبکر بن ابو شیبہ، محمد بن مصعب اوزاعی یحیٰی بن ابو کثیر، ہلال ابو میمونہ، عطاء بن یسار، حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نصف شب یا آخری تہائی حصّہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا پر رونق افروز ہو کر ارشاد فرماتا رہتا ہے کہ میرے بندے میرے غیر سے نہ مانگیں، مجھ سے مانگیں، میں ان کو عطا کروں گا۔ مجھ سے دعا کریں، میں قبول کروں گا۔ مجھ سے بخشش چاہیں میں بخش دونگا۔ حتیٰ کہ فجر ہو جاتی ہے۔

سنن ابن ماجۃ صفحہ ۹۷

و۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تیسرا حصّہ رات رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر آجاتا ہے اور فرماتا ہے کہ کوئی بندہ میرے بندوں میں سے ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی دُعا منظور کروں؟ کوئی ہے جس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہو مجھے پکارے

تو میں اس کا گناہ معاف کر دوں؟ کوئی رزق کا بھوکا ہے اس کو روزی دوں؟ کوئی مظلوم ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی امداد کروں؟ کوئی مجرم ہو تو میں اس کی گردن آزاد کروں؟ یہ آواز طلوعِ فجر تک رہتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کرسی پر بلند ہو جاتا ہے۔

اسے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے اور اوسط میں یہ بھی ہے کہ کوئی مظلوم ہے جو مجھے یاد کرے، میں اس کی امداد فرما دوں؟ کوئی امداد طلب کرنے والا ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی امداد کروں؟ اسی طرح آواز آتی رہتی ہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۵۷

۹۔ حضرت عثمان بن ابی وقاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں آواز دینے والا ندا کرتا ہے: ہے کوئی پکارنے والا اس کی دعا منظور ہو؟ ہے کوئی سوالی اس کو دیا جائے؟ ہے کوئی مصیبت زدہ اس کی تکلیف دور ہو؟ جو مسلمان دعا کرتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے مگر زانیہ عورت جو اپنی شرم کو فروخت کرتی ہے یا (جبر و استیصال کے ساتھ) چنگی اور ٹیکس لینے والا۔

اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس کے راوی "صحیح" کے ہیں۔

مجمع الزوائد و منبع الفوائد الجزء العاشر صفحہ ۱۵۳

۹۔ حضرت عطاء بن یسار، حضرت رفاعہ بن عرابہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے (حجۃ الوداع کے دن) واپس لوٹے تو لوگ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہونے کی اجازت طلب کرنے لگے۔ اس پر حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دیتے ہوئے فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جن کے نزدیک درخت کی وہ ٹہنی، جو رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے قریب ہے، ناپسند ہے اس حصّے کی نسبت جو دوسری طرف ہے! (یعنی کیا تمہیں اجازت لے کر مجھ سے دور جانا میرے قرب کی نسبت زیادہ پسند ہے؟)

راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے پھر کوئی شخص ایسا نہ دیکھا جو رو نہ رہا ہو (چنانچہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (حاضرین کو مخاطب کر کے) فرمایا اب جو شخص آپؐ سے اجازت چاہے گا وہ بڑا بے وقوف ہو گا۔ پھر آپؐ نے

کھڑے ہو کر خطبہ دیا اللہ کی تعریف دوبارہ سہ بارہ کی اور آپؐ کی عادت مبارک یہ تھی کہ جب آپؐ قسم کھاتے تو فرمایا کرتے تھے "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے" میں اس شخص کی اللہ کے ہاں گواہی دونگا جو شخص تم میں سے اللہ پر ایمان لائے اور آخرت کے دن کو دل سے مانے پھر اسلام پر سیدھا سیدھا چلتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیگا اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری اُمّت میں سے ستّر ہزار کو بغیر حساب اور بغیر عذاب جنّت میں داخل فرمائے گا اور مجھے اُمید ہے کہ تم جنّت میں مع اپنی بیویوں اور اولاد کے داخل ہو گے جب رات کا آدھا حصّہ یا دو تہائی حصّہ گزر جاتا ہے، اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے پھر فرماتا ہے میرے بندے

میرے سوا کسی سے نہیں مانگتے۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں ؟ کون ہے جو مجھے پکارے میں اس کی پکار کو قبول کروں ؟ کون ہے جو مجھ سے معافی مانگے میں اس کو معاف کروں ؟ حتیٰ کہ پو پھٹ جاتی ہے۔

کتاب التوحید و اثبات صفات الرب عزوجل لابن خزیمۃ : صہ ۸۶/۸

و۔ حضرت محمد بن یحییٰ، موسیٰ بن ہارون بردی ہشام بن یوسف، معمر، سہیل بن ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات جب تہائی حصہ رات کا گزر جاتا ہے، نزول فرماتا ہے۔ فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کو دوں، کوئی ہے جو مجھے پکارے میں اسکی پکار

قبول کروں، کوئی ہے جو مجھ سے معافی مانگے میں اس کو بخش دوں؟ فجر تک یہی فرماتے رہتے ہیں۔

کتاب التوحید و اثبات صفات الرب عزوجل لابن خزیمۃ صـ۸۶

و۔ حضرت سعید بن حکم بن ابو مریم مصری لیث بن سعد، زیادہ بن محمد، محمد بن کعب قرظی، فضالہ بن عبید، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے، اللہ تعالیٰ کے لیے رات میں تین گھڑیاں ہوتی ہیں۔ پہلی گھڑی میں ذکر (کا دروازہ) کھولتا ہے اس وقت اس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے۔ دوسری گھڑی عدن کی بہشت میں نزول فرماتا ہے اور وہ ایسا گھر ہے جس کو آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی دل میں اس کا خیال آیا ہے اور وہ اللہ

کا مسکن ہے جس میں اس کے سوا آدم کی اولاد میں سے
صرف نبی، صدّیق اور شہید ہی ٹھہریں گے۔ پھر فرماتا
ہے اے عدن کی بہشت! خوشی ہے تیرے رہنے
والوں کے لیے۔ تیسری گھڑی آسمانِ دُنیا پہ نزول فرماتا ہے۔
اس کے ساتھ جبریلِ امینؑ اور اس کے خاص فرشتے ہوتے
ہیں۔ آسمانِ دنیا کانپتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قائم
رہ میری عزّت کے طفیل۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں
پر جھانکتا ہے اور فرماتا ہے کوئی معافی مانگے تو میں
اسے معاف کروں، کوئی دُعا کرے میں قبول فرماؤں۔
یہ سلسلہ نمازِ فجر تک رہتا ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ
نے وقرآن الفجر کو مشہود فرمایا ہے کیونکہ اس
کو اللہ تعالیٰ بھی سنتا ہے اور دن رات کے فرشتے
بھی سنتے ہیں۔

الرد علی الجہمیۃ للدارمی صفحہ ۳۳/۳۲

و۔ حضرت یوسف بن موسیٰ، جریر اور ابنِ فضیل، ابراہیم ہجری، محمد بن یحییٰ جعفر بن عون، ابراہیم، احوص، حضرت یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک تہائی رات رہتے وقت آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے پھر آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا کر فرماتا ہے کہ کوئی مجھ سے سوال کرے میں اسکو دوں۔ یہ آواز سورج چڑھتے وقت تک جاری رہتی ہے۔

کتاب التوحید و اثبات صفات الرب عزوجل لابن خزیمۃ ص۸۹

و۔ حضرت جریر بن عثمان، سلیمان بن عامر، حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم! اللہ مجھے آپ پہ

قربان فرمائے ایسی چیز بیان فرمایئے جس کو آپ جانتے ہیں لیکن میں نہیں جانتا اور آپ کا کوئی نقصان بھی نہیں کون سی گھڑی دوسری گھڑی سے افضل ہے؟ وہ کون سی گھڑی ہے جس میں نماز افضل ہو؟۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمرو بن عبسہ! تو نے ایک ایسا سوال کیا ہے جو کسی نے نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ آدھی رات کے وقت نزول فرماتا ہے۔ معاف کر دیتا ہے مگر شرک اور زیادتی (کو نہیں فرماتا) صبح کی نماز تک یہ معافی رہتی ہے کیوں کہ فرشتے صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔ پھر سورج چڑھتا ہے تو شیطان کے سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے اسوقت کافر اسکی پوجا کرتے ہیں پس نماز سے رُک جا یہانتک کہ سورج بلند ہو جائے تو پھر نماز کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ سورج سر پر آجائے اس وقت نماز نہ پڑھ کیونکہ اس وقت

دوزخ بھڑکائی جاتی ہے۔ جب سایہ ڈھلنے پر نماز لینے کے لیے فرشتے حاضر ہوتے ہیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے کیوں کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اس وقت نماز سے رُک جا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔

الصواعق لابن قیم الجزء الثانی صفحہ ۳۶ / ۳۳۵

● ۔ حضرت ابو داؤد، محمد بن یحییٰ بن فارس، یعقوب بن ابراہیم، ابنِ شہاب، ان کے چچا، حضرت عبید بن سباق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ بات پہنچی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آخری رات نزول فرماتا ہے۔ آواز دینے والا اوپر کے آسمان سے منادی کرتا ہے۔ خبردار پیدا کرنے والا جاننے والا نازل ہو گیا پھر آسمان والے سجدہ میں گر جاتے ہیں۔ آواز دینے والا

آسمانوں میں آواز دیتا پھرتا ہے۔ وہ سب سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور بادشاہوں کی عادت ہے ——— اور اللہ تعالیٰ کی مثال تو اونچی ہے ——— کہ جب وہ کسی شہر میں جاتے ہیں تو وہاں کے لوگ ان کی کما حقہٗ تعظیم و تکریم بجالاتے ہیں۔

الصواعق لابن قیم الجزء الثانی صفحہ ۲۳۳

۹۔ حضرت عبدالرزاق، معمر، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ آسمانِ دُنیا پر نزول فرماتا ہے اور اللہ کی کرسی آسمان پر موجود ہے۔ آسمان پر جب نزول فرماتا ہے تو کرسی پر متمکّن ہوتا ہے پھر دونوں بازو پھیلا کر فرماتا ہے کون ہے جو قرض دے اس کو جو بھوکا اور فقیر نہیں اور نہ وہ ظالم ہے؟ کون ہے جو گناہوں کی معافی

مانگے تو میں اس کو معاف فرمادوں؟ کون ہے جو توبہ کرے اس کی توبہ قبول کروں؟ جب صبح ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ بلند ہو جاتا ہے اور اپنی خاص کرسی پر جلوہ افروز ہو جاتا ہے۔

الصواعق لابن قیم الجزالثانی صفحہ ۲۳۷

۹۔ حضرت سلیم بن اخضر تیمی، ابو نضرہ، حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے آواز دینے والا پکارے گا کہ اے لوگو! تمہارے پاس قیامت آرہی ہے اور آپؐ نے یہ الفاظ بلند آواز سے فرمائے اس آواز کو زندہ اور مردے سب سُنیں گے پھر ایک آواز دینے والا پکارے گا آج کس کی بادشاہی ہے ایک اللہ زبردست کے لیے۔

الصواعق لابن قیم الجزثانی صہ ۲۳۵

اَللّٰھُمَّ قُلْتَ

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن: ۶۰)

اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُکَ

اے اللہ! تیرا فرمان ہے:

مجھ سے دعا مانگو، میں قبول کروں گا

یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور
میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ

و۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری خاص رحمت مانگتا ہوں کہ اس سے تُو میرے دل کو ہدایت دے اور اس سے تُو میرے کام کو مجتمع فرما دے اور اس سے تُو میری پراگندہ حالت کو سنوار دے اور اس سے تُو میرے باطن کی اصلاح کر دے اور اس سے تُو میرے ظاہر کو بلند کر دے اور اس سے میرے عمل کو پاکیزہ بنا دے اور اس سے تُو میرے دل میں راستی ڈال دے اور اس سے تُو میری اُلفت کو لوٹا دے اور اس سے تُو مجھے ہر بُرائی سے بچا لے۔ اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر جس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت کہ اس کے ذریعے میں عزّت کی بلندی حاصل کروں دُنیا میں اور آخرت میں۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں فیصلے کی کامیابی کا اور شہیدوں کے مرتبے کا اور سعادتمند دل جیسی

زندگی کا اور دشمنوں پر فتح و نصرت کا۔ اے اللہ! میں
تیرے حضور اپنی حاجت پیش کرتا ہوں اگرچہ میری رائے
کوتاہ ہے اور میرا عمل ضعیف ہے۔ میں تیری رحمت
کا محتاج ہوں پس میں تجھ سے مانگتا ہوں اے معاملات
کا فیصلہ کرنے والے اور اے سینوں کے شفا دینے والے
جس طرح کہ تو سمندروں کے درمیان پناہ دیتا ہے مجھے
پناہ دے دوزخ کے عذاب سے اور ہلاکت کی
پکار سے اور قبور کے فتنے سے۔ اے اللہ! وہ بھلائی
جس تک میری سمجھ نہیں پہنچ سکی اور جہاں تک میری نیت
اور طلب نہیں پہنچ سکی اور تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی
ایک کے ساتھ اس کا وعدہ کیا ہے یا وہ بھلائی
جو تو اپنے بندوں میں سے کسی ایک کو عطا کرنے
والا ہے پس میں تیرے حضور میں اس بھلائی کی رغبت

رکھتا ہوں اور اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے وسیلے سے، اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! مضبوط رسّی والے اور درست کام والے میں تجھ سے مانگتا ہوں امن خوف کے دن میں اور جنّت ہمیشگی کے دن میں ایسے مقرّبین کے ساتھ جو (توحید کی) گواہی دینے والے، رکوع و سجدہ کرنے والے اور عہد و پیمان پورا کرنے والے ہیں یقیناً تُو بہت مہربان بہت مُحبّت کرنے والا ہے اور بیشک تُو کر ڈالتا ہے جس کا تُو ارادہ کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں بنا دے ہدایت کی طرف بُلانے والا ہدایت پر چلنے والا جو نہ گمراہ ہو اور نہ گمراہ کرنے والا ہو جو تیرے دوستوں سے دوستی کرنے والا ہو اور تیرے دشمنوں سے دشمنی کرنے والا ہو تیری محبت کی وجہ سے ہم ان سے محبت کریں اور تیری عداوت

کی وجہ سے ہم ان لوگوں سے عداوت رکھیں
جو تیرے مخالف ہیں۔ اے اللہ! یہ (میری) دُعا ہے
اور اسے قبول کرنا تیرا کام ہے اور یہ (میری) کوشش
ہے اور تجھ ہی پہ (میرا) بھروسہ ہے۔
اے اللہ! کر دے تو میرے لیے نُور میرے
دل میں
اور نُور میری قبر میں
اور نُور میرے آگے
اور نُور میرے پیچھے
اور نُور میرے دائیں
اور نُور میرے بائیں
اور نُور میرے اوپر
اور نُور میرے نیچے

اور نور میرے کانوں میں
اور نور میری آنکھوں میں
اور نور میرے بالوں میں
اور نور میری جلد میں
اور نور میرے گوشت میں
اور نور میرے خون میں
اور نور میری ہڈیوں میں
اے اللہ! پُر عظمت کر دے تو میرے لیے نور کو
اور عطا کر مجھے نور
اور بنا دے میرے لیے نور ہی نور

پاک ہے وہ ذات جس نے عزّت کی چادر اوڑھی
اور اس چیز کو بیان بھی کیا۔
پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا لباس پہنا

اور اس سے مشرّف ہے

پاک ہے وہ ذات کہ تسبیح کسی کو لائق نہیں
سوائے اس کے۔

پاک ہے احسان اور نعمتوں والی ذات

پاک ہے بزرگی اور عزّت والی ذات اور

پاک ہے جلال اور اِکرام والی ذات

یااللہ یارحمٰن یارحیم یاحیُّ یاقیوم یاذاالجلال والاکرام

بے شک تو بادشاہ ہے

تو ہی بادشاہ ہے

اے بادشاہوں کے بادشاہ!

تیرا فرمان ہے: مجھ سے دُعا مانگو، میں قبول کروں گا

یااللہ! میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں، میری

دُعا قبول فرما !

یا حیّ یا قیوم ! امین

یا اللہ ! میں تجھ کو پکارتا ہوں، میری پکار سُن

یا حیّ یا قیوم ! امین

یا اللہ ! میں کسی غیر سے نہیں مانگتا، تجھ سے مانگتا ہوں، تجھ سے سوال کرتا ہوں، میرا سوال پورا فرما میں تجھ سے دین و دُنیا کی بھلائی مانگتا ہوں۔

یا حیّ یا قیوم ! امین

یا اللہ ! میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں، مجھے بخش دے !

یا حیّ یا قیوم ! امین

یا اللہ ! میں توبہ کرتا ہوں، میری توبہ قبول فرما

یا حیّ یا قیوم ! امین

یا اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت
طلب کرتا ہوں۔ میری مغفرت فرما

یا حیّ یا قیوم ! امین

یا اللہ ! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے
میں تجھے پکارتا ہوں، میری پکار سُن !
میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں
میرے گناہ معاف فرما

یا حیّ یا قیوم ! امین

یا اللہ ! میں بھوکا ہوں، مجھے رزق دے

یا حیّ یا قیوم ا مین

یا اللہ ! میں مظلوم ہوں، میری اِمداد فرما

یا حیّ یا قیوم ا مین

یا اللہ ! مَیں مُجرم ہوں، میری گردن آزاد فرما۔

یا حیّ یا قیوم ا مین

یا اللہ ! مَیں مصیبت زدہ ہوں، میری تکلیف دُور فرما۔

یا حیّ یا قیوم ا مین

یا اللہ ! مَیں تُجھ کو قرض دیتا ہوں اور تسلیم کرتا ہوں کہ بے شک تو نہ بھوکا ہے نہ فقیر۔

تو نہ کبھی فقیر ہوگا اور نہ کسی پر ظلم کرے گا۔

یا حیّ یا قیوم اٰمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

اٰمِيْنَ ! اٰمِيْنَ ! اٰمِيْنَ

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۷۸۹۴

اُٹھ۔ بیدار ہو۔ اس وقت سونا تجھے زیب نہیں دیتا۔ اللہ ربّ العالمین ربِّ ذوالجلال والاکرام ربِّ ذوالفضل العظیم کی ندا سُن کر غیر حاضر ہونا گستاخی ہی نہیں، توہین بھی ہے ۔ !

تو نے اس حاضر کو مانا ہی نہیں نہ اسکی
تعظیم کی نہ تکریم
اگر مان لیتا تو کیا یہ ہو سکتا تھا کہ اللہ تبارک
تعالیٰ تیری دُعا کو قبول نہ فرماتے اور تیری پکار
کو سُنتے ؟

اس حجاب سے بڑھ کر کیا کوئی اور حجاب
بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تجھے بُلائے اور
تو سوتا ہو ؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۹۵

دلیل ——— یقین کی اور
یقین ——— ایمان کی جان ہوتا ہے

*

دلیل نہ ہوتی
مُلول رہتے
کبھی مطمئن نہ ہوتے

*

دلیل نے یقین کو اور یقین نے ایمان کو
مُستحکم کیا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۹۶

نہ دین پرست نہ خدا پرست

مفاد پرست - یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۹۷

مقام کی عظمت ذکرِ الٰہی پہ موقوف -

زندہ رکھنا مستحسن یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۹۸

تیرے وقت سے میرا وقت کہیں زیادہ
قیمتی ہے -

*

میں نے تو اپنا وقت کسی بھی
قیمت پہ ضائع نہیں ہونے دینا! یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۸۹۹

دُنیا، دین اور آخرت کے تمام مدارج
لیڈرشپ سرٹیفکیٹ
ہی پہ مرتّب ہوتے ہیں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۰۰

آدم کی تخلیق

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

آدم کا منکر ـــــ شیطان

آدمیّت ـــــــ فرماں برداری

شیطانیّت ـــــــ دُوری

آدمیّت جب شیطانیّت سے دُور ہوئی،

اَحسنیّت کہلائی

شیطان تیرا مُنکر ہے

تیرا دشمن ہے

منکر کی پیروی مت کر

یاحیّ یاقیّوم

الحمد للحیّ القیّوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۰۱

دیکھنے کی چیز تو بندے کا اخلاق
ہوتا ہے۔ نہ مال ہوتا ہے نہ جائیداد

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۰۲

کُلَّ یَومٍ ھُوَ فِی شَانٍ ط
شان کی لغت میں محرومیت کا نام تک
نہیں ہوتا۔
شان سعید و مسعود و مبارک ہوتی ہے

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۰۳

لوحِ تقدیر کی قلم ہوتی ہے۔ اللہ قادر المقتدر ہے
دن میں ستّر بار بھی بدلے، بجا ہے۔ کوئی روک
نہیں سکتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۰۴

حکمت کی غیرت ـــــ کُنْ فَیَکُوْن

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۰۵

حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ کا جسم الوجود تیار ہو چکا۔

شیطان نے غور سے جائزہ لیا۔ رگ ریشہ کو محوِ عمل
پایا۔ پیٹ کے پردہ کو خالی پاکر قہقہہ لگایا۔
بولا: میں اسکو بھروں گا۔ جیسا بھی چاہوں گا،
جی کھول کر بھروں گا اور اسکی قبر کا ایندھن تیار کرونگا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۰۶

پیٹ کو خالی رکھنا
طیّب رزق سے بھرنا
نصف طریقت ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۰۷

حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ کی اولاد کی ساری
داستان چار ابواب پر مشتمل ہے۔

ایمان

کفر

کمال

زوال

ذکرِ الٰہی کی بدولت

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ کے باعث

جملہ ابواب مرتّب

ذکرِ الٰہی توفیقِ الٰہی پہ موقوف یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۷۹۰۸

کسی بھی شے کا کوئی وجود نہیں۔ تیری ارادت
ہی کی بدولت ہر وجود معرضِ وجود میں موجود ہے

بحرِ منجمد شمالی و جنوبی میں چھ مہینے دن چھ مہینے
رات رہتی ہے۔ تیری مخلوق بڑے مزے سے
بستی ہے۔ مبلّغ وہاں تک نہیں پہنچا۔ الٰہی قدرت
کے تحت ذکر ضرور ہوتا ہوگا اور دنیا ذکر
ہی کی بدولت زندہ و قائم۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضل العظیم

۷۹۰۹

قدرت کی دنیا میں قُرب و بُعد نہیں ہوتا،

ساری دُنیا ایک قدم ہے

قُدرت کی دُنیا میں ساری دُنیا ایک طاس ہے اور طاس میں کوئی بھی شے چھُپی ہوئی نہیں رہتی، سامنے ہوتی ہے جیسے ایک دانہ۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۱۰

بچوں کی پٹائی مستحسن، ضعیفوں کی مذموم۔ توہین ——— بدترین

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۱۱

ٹاہلی کی ایک خشک لکڑی سال ہا سال سے کاریگر کی منتظر رہی۔ جب تک کاریگر نہ آیا، ایندھن ہی متصوّر ہوتی رہی۔ کاریگر نے اس تنے سے کیسی کیسی صنعت کا مظاہرہ کیا!

*

لکڑی، لوہا، مٹی —— خام مال تھا۔ کاریگر نے اسے سینکڑوں کی قیمت سے کروڑوں تک پہنچایا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۱۲

اے اوجھل رہنے والے! جس مال نے ضائع ہی ہونا تھا،

کیوں جمع کیا ؟
یہ بچھتا وا قیامت تک رہے گا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۱۳

اگر جینا ہی تھا تو اللہ کے ذکر کے لیے جیتا
اگر مرنا ہی تھا تو اللہ کی راہ میں مرتا۔
گویا جینے اور مرنے کی کوئی حسرت باقی نہ رہتی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۱۴

تیری جستجو کی لگن ـــــ میری زندگی

کبھی دیوانگی ، کبھی مستانگی

دیوانگی مستانگی کی ماں ہے

کبھی ہست و بود کے جاں فروز نغمات ، کبھی
نیست و نابود

ہست بود ——— حباب
نیست و نابود ——— جذب

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۱۵

شب بھر کی سیاحت تجھے سیر نہ کر سکی ۔

اُلّو مت بن۔ دن کا غلغلہ بُلند ہونے لگا۔
کسی پناہ گاہ میں گھُس۔ کوّے تجھے آرام
سے بیٹھنے نہ دیں گے، بھگائے پھریں گے۔
اسی طرح چمگادڑ۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۱۶

انحد راگ بج رہا ہے
سنائی نہیں دیتا
شب و روز رگ رگ میں بجتا رہتا ہے
یا حیّ یا قیوم
الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۱۷

اہلِ ذکر ——— اُولُوالاَلبَاب یا حیّ یا قیوم
الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹/۸

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم قاسم الخیرات

الحسنہ یا حیّ یا قیوم

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
محبت کی ایک بُوند جب تن و من میں
سما نہ سکی
چاروں اقسام کے اذکار
بیک وقت جاری فرما کر
ایک رذیل و ذلیل کی دلجوئی فرمائی

۱: ذکرِ لسانی

۲: ذکرِ قلبی

۳: ذکرِ رُوحی

۴: ذکرِ سرّی

وما علینا الا البلاغ۔ یا حیی یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۷۹۱۹

ذکر زبان سے جاری ہو کر قلب میں ،
قلب سے روح میں اور روح سے سرمدی
سرور بن کر اِلاِنسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ
کے مصداق راگ بجانے لگ جاتا ہے۔
اسے اصطلاح میں انحد
کہتے ہیں۔ یا حیّ یا قیوم

علم نہیں ، شہود اسکی تشریح ہے

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

یا حیّ یا قیوم

۷۹۲۰

ذکرِ سِرّی
کا
محلِ وقوع
دِماغ
ہرعضو دماغ
کے
تابع

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۲۱

اپنی بریّت کے لیے۔

یہ بندہ رذیل و ذلیل و کمین و گنہ گار و خطاکار ہے
اور یہی اس کے صحیح القابات ہیں۔

کئی بار بتا چکے ——— سرکار مت کہا کرو
میں اللہ کے در کا فقیر ہوں اور یہی میرا لقب ہے
مزید القابات سے شرمسار مت کیا کرو۔
ہر القاب کی باز پُرس ہوگی ۔ کیا تم ایسے ہی تھے
جیسا لوگ تمہیں کہا کرتے تھے ؟ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۲۲

احد ہی صمد اور صمد ہی احد ہوتا ہے، کوئی دوسرا نہیں ہوتا

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۲۳

کیڑی ادنیٰ مخلوق ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کیڑی کی دُعا سُن کر حاضرین سے فرمایا: لوٹ جاؤ دُعا ہو چکی۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۲۴

الٰہی پیغام کائنات کی بھلائی کا امین ہوتا ہے۔

الٰہی پیغام

و ذکرِ الٰہی

و دین کی دعوت و تبلیغ اور

و مخلوق کی بے لوث خدمت

کا سرچشمہ ہوتا ہے۔ نہ رُک سکتا ہے نہ کوئی

روک سکتا ہے، جاری ہو کر رہتا ہے۔

جُملہ پیغامات اس کے تابع۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۲۵

خصلت کے نمونے کا کوئی منکر نہیں ہوتا۔

جب تک کسی خصلت کا نمونہ پایۂ تکمیل تک نہیں

پہنچتا، جدوجہد جاری رہتی ہے یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۲۶

گھُنڈ اُٹھے نہ اُٹھے

اٹھانا ضروری بھی نہیں

تیری ذاتِ اقدس لاکھ پردوں میں
پردہ نشین ہے۔ یہی اسکی شان ہے

دلہن پردہ ہی میں سجا کرتی ہے اور
پردہ ہی اسے زیب دیتا ہے

جس نے بھی، سربازار، اس گھُنڈ کو اتارا
یا اُتارنے کی کوشش کی، دیکھا نہ گیا۔

چلمن سرکانے کا مرتکب ہوا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۲۷

کیا کسی بادشاہ کی غیرت یہ گوارا کر سکتی ہے کہ اسکی
شہزادی سرِ بازار آنچل کھول کر پھرے
اور شہزادہ ساتھ ہو ؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۲۸

مداری کی پٹاری میں ہر کھیل کا سامان موجود
ہوتا ہے لیکن جس نمائش کی ضرورت ہوتی ہے ،
پیش کرتا ہے —— ہر شے نہیں

اسی طرح ہم نے بھی دین کو اپنی پٹاری

بنا رکھا ہے۔

اپنے مطلب کی چیز بتاتے ہیں، سارا نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۲۹

فقر میں کرامت اور قوت کا مظاہرہ نہیں ہوتا
مٹی ہوتا ہے اور مٹی بن کر گلفشانی کیا کرتا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۳۰

شیطان نار سے پیدا ہوا۔ نوری ملائکہ کا معلّم رہ کر

بھی نوری نہ بنا، ناری ہی رہا۔
خصلت بدل جاتی ہے، فطرت نہیں
بدلتی جیسے پیوند ـــــ نیچے سے گیا نہیں،
اوپر سے رہا نہیں۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۳۱

تیرے رُعب کے جلال میں رہنا ہی ہم
خاک نشینوں کی بندگی ہوتی ہے۔ کچھ بھی کہنے
اور کرنے پہ کوئی قدرت نہیں رکھتے، حکم کے
محکوم بن کر زندگی گزارا کرتے ہیں یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۳۲

غریبوں کو آٹے کی
ضرورت ہوتی ہے، آٹا دیا کرو یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۳۳

افیمی بولا: مجھے ایک ماوا دے، بھانویں جان
تک لے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۳۴

جو دین کی آڑ میں کمائے، کون ہوتا ہے؟

الحمد للحیّ القیوم یاحیّ یاقیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۳۵

بندہ ذکر کرتا ہے، شُکر نہیں کرتا۔ یہ نہیں جانتا کہ شکر ہی کی بدولت ذکر کی توفیق ملا کرتی ہے۔ شکر کیا کر یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۳۶

عطا پہ شکر تو ہوتا ہی ہے، اِبتلا پہ بھی کیا کر

اہلِ فقر اہلِ شکر ہوتے ہیں۔ ان کے نزدیک عطا اور اِبتلا ایک ہی عنایت کے دو نام ہیں

اِبتلا ہی کی بدولت عطا ہوتی ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۲۷

تُو کس بات کا شُکر کرتا ہے؟ تیرے
پاس تو کچھ بھی نہیں اور تُو کچھ بھی نہیں رکھتا!

یہی تو شُکر کا اصلی مقام ہے کہ بندہ اللہ کے
سوا کسی اور لگن میں کبھی مگن نہ ہو، اللہ ہی کی لگن
میں مگن رہے۔

لگن کی مگن ماسوا سے بے خبر و بے گانہ کر
دیتی ہے۔

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
الحمدللہ کہنا بہترین دُعا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۲۸

ندامت کا رونا غسلِ عصیاں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۳۹

تن و من کی مملکت میں مالک کا راج ہوتا ہے
اور مختار کا دستور یا حیّ یا قیوم۔

وما علینا الا البلاغ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۴

(بلا تبصرہ)

بابِ جبریلؑ کے ساتھ، سامنے میرے آقا
روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر ہے،
کنکریٹ کے ۵ × ۴ بورڈ پہ پیتل کے اُبھرے
ہوئے اُردو الفاظ میں لکھا ہے:
مُردوں کے پاس مت جاؤ۔ یہ آپ کو
کچھ نہیں دے سکتے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۴۱

میرے پاس لینے اور دینے والی چیز
محبّت ہے ، لے لو۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۴۲

جس معیار کی کمائی[1]
اسی معیار کی بیماری

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۴۳

بُہتات میں خیرات کی بُہتات ہو

[1] کمائی عمل میں شامل ہے۔ یاحبّ یاقیوم

حسنات میں صدقات کا پہلا نمبر ہوتا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۷۹۴

دُنیا کو بہتر بنانے کے لیے دینی کام کرتے ہیں۔
اگر صرف دین مقصود ہوتا، دین اپنے مخفی خزانے
کھول دیتا۔

*

لبادہ ہم نے اوڑھا ہی نہیں !
لبادہ کی گدڑی میں لعل ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۷۹۴۵

فقیر کی ہر شے
عوام کی طرف سے
عوام کے لیے ہوتی ہے

*

فقیر کا کوئی ترکہ نہیں ہوتا۔
جو کچھ بھی چھوڑے، صدقہ ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۴۶

توبہ دل کے اندر کی جاتی ہے
دَیر و حرم میں دھوم مچا دیتی ہے

جس بھی بات کی مفتاح کرتی ہے
پایۂ تکمیل کو پہنچا دیتی ہے

جو آخر دم تک قائم رہے
مظہر العجائب کے فیضانِ فیض کی امین بن کر
طریقت کی عظمت کے ابواب کو
منصۂ شہود پہ لا کر
رونق بخشتی ہے یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۴

کتاب نے توبہ کی فضیلت فرمائی
اور تائب نے توبہ کی برکات یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۴۸

حضرت فضیل قدس سرّہ العزیز نے جب توبہ کی تو ایک یہودی چور نے کہا میں انہیں بولیا چالیا معاف نہیں کرسکتا ہاں اگر اس ریت کے ٹیلے کو اُٹھا کر کسی اور جگہ لے جائیں — ہوا اسے اُڑا کر لے گئی۔

ایک اور نے کہا:

مٹی کی بوری سے کہو کہ یہ سونا بن جائے —

.... سونا بن گئی۔

چور نے کہا:

بے شک تیری توبہ پکّی ہے۔ میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ تائب اگر کسی ٹیلے کو کہے:

اُٹھ جا ——— اُٹھ جاتا ہے۔ مٹی کو کہے: سونا ہو جا ——— سونا ہو جاتی ہے

تائب وہ ہوتا ہے جو جیتے جی ماسوا میں لوٹ کر
کبھی نہیں آتا، اللہ ہی کے حُکم و حرکت کے تابع
اور اسی پہ قائم الدائم رہتا ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فانّہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۴۹

لُٹی ہوئی عظمت واپس آجاتی ہے
سویا ہوا نصیب جاگ اُٹھتا ہے
قندیلیں جگمگانے لگتی ھیں
ظُلمت کافور ہو جاتی ہے
اُجڑے ہوئے گلستان میں بہار آجاتی ہے
سُوکھے ہوئے پودے لہلہانے لگتے ہیں
جس کلی کو ترستے مالی کی آنکھیں آئیں،

مہکنے لگتی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۵۰

ربّ راضی ہو کر خیر کا باب کھول دیتے ہیں۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۵۱

عنایات میں سرِ فہرست محبّت ہے
توبہ اس کو پالیتی ہے
اور رُوٹھے کو منالیتی ہے

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین یا حیّ یا قیوم
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۵۲

اللہ بھی بندے کی توبہ کا اِستقبال کرتا ہے۔
اس جُستجو میں رہتا ہے کہ کوئی بندہ پکی توبہ
کرے تو میں اس سے محبّت کروں

محبّت غیریت کی اور غیریت محبّت کی ضد ہے

محبت جب قائم ہوجاتی ہے، غیریت کا وجود
ختم ہوجاتا ہے۔ محبّت کے سوا کسی اور
طرح کبھی غیریت دُور نہیں ہوتی،
جسم الوجود کے رگ و ریشہ میں شیطان کی طرح جاری و ساری
رہتی ہے۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

یا حیّ یا قیوم

۷۹۵۳

محبت اپنے سوا کسی بھی غیر کو اندر رہنے نہیں دیتی، من مانی کرتی ہے۔ ماسوا کو کسی بھی خاطر میں نہیں لاتی۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۵۴

بحر و بر میں بسنے والی مخلوق کی رزّاقیت ہر کسی کے فہم و ادراک سے بالا ہے۔ ہر پرند، چرند، خزند درند کو، ہر روز اپنی اپنی پسند کی روزی ملتی ہے۔ اپنی اپنی پناہ گاہوں سے بھوکے اُٹھتے ہیں، سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔

رازق ہی ہر کسی کی روزی کا ذمّہ دار ہے،

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۵۵

جبر و قہر ایمان کا وہ ضروری جزو اور ایمان کی وہ مقبول الاسلام خصلت ہے جس کے بغیر نہ سجتا ہے نہ پھبتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۵۶

جو کام مجبور ہو کر کیا جاتا ہے اُسمیں شوق کا نام تک نہیں ہوتا اور شوق ہی کی

بدولت نت نئی ایجادات و اختراعات
معرضِ وجود میں آتی ہیں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۵۷

رغبت ——— سراسر محبّت
رغبت میں نفرت کا نام تک نہیں ہوتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۵۸

خبردار! ہوشیار! ہوشیار!
پچھلے پاؤں لوٹ کر چلنے سے پھسلنے کا امکان

ہوتا ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۵۹

کائنات کو دیکھنا ہی اللہ کو دیکھنا ہے۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۶۰

مشرق سے لے کر مغرب تک چلا چل
جدھر بھی دیکھو، اللہ ہی کا نُور جلوہ گر ہے

یَا نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اے جنّوں اور آدمیوں کے گروہ!

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ	اگر تمہیں قدرت ہو
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ	کہ تم زمین اور آسمان کے
اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ	کناروں سے نکل جاؤ تو نکل
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ط	جاؤ۔ تم نہیں نکل سکتے مگر
لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝	ساتھ غلبہ کے۔

(الرحمٰن : ۳۳)

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ[1]	اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں
لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ	غیب کی جن کو اُس کے سوا
مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا	کوئی نہیں جانتا اور خشکی اور
تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا	تری میں جو کچھ بھی ہے وہ
يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ	ہر چیز کو جانتا ہے اور کوئی
ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا	پتّا نہیں جھڑتا مگر وہ اسے
رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا	جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں

[1] طریقت میں اسے "آیت قطب" کہتے ہیں

فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ (الانعام: ۵۹)

میں کوئی دانہ اور کوئی خشک تر چیز نہیں ہے مگر وہ کتابِ مبین میں (لکھی ہوئی) ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْمِ

۷۹۶۱

کان لگا کر سن۔ صاف آواز سنائی دیتی ہے۔
اور شہود کیا ہوتا ہے؟

کیا یہ تیری آواز ہے؟ بالکل نہیں۔ اُنہ کی ہے۔ ادب کیا کر۔ احترام کیا کر۔ شکر کیا کر۔

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْمِ

یا حیّ یا قیوم

۷۹۶۲

تیری مرضی سے کیا ہوتا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔
جو ہوتا ہے، ان ہی کی مرضی کی بدولت
ہوتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۷۹۶۳

تیرے قرآنِ عظیم کا تقدّس
قرآنِ حکیم کی خاکروبی کا غبار میری آنکھوں کا انجن
ہے یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۷۹۶

مخلوق خالق کی ملک و مملوک ہے، اسے اُس
ہی کے حوالے رکھ۔

کئی دفعہ تبا چکے ـــــ خالق و مخلوق میں
مُخل مت ہوا کر

مخلوق گوناگوں حال میں رہتی ہے اور
خالق ہی کے حوالے ہوتی ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۶۵

اللہ ـــــــ مُعطی

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم قاسم الخیرات الحسنہ

بہترین عطا اور بے مثل سخا سرُور ہے
جسے سرُور ملا گویا ہر شے ملی

جب بھی مانگو ، سرُور مانگو

ذکرِ الٰہی کے خُمار کا اصطلاحی نام سرُور ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۶۶

نہ میرا مال ہے نہ تیرا — اللہ کا ہے
اللہ کی راہ میں جی بھر کر لُٹا

دن کا مال رات کو اور رات کا صبح سے پہلے تقسیم ہوا ور ضرور ہو۔

الٰہی اموال میں بُخل کا نام تک نہیں ہوتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۶۷

دھوون پی کر پلے ہوئے گھوڑے
استھان کی زینت ہوتے ہیں،

میدان کی نہیں

دھوون میں صرف زندگی ہوتی ہے،
لپک نہیں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۶۸

جسمانی اور روحانی امراض بداعتدالی ہی کے
باعث ظہور پذیر ہوتے ہیں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۷۹۶۹

جرّاح کا نشتر اگرچہ تکلیف دہ ہوتا ہے،

شفا کا موجب بنتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۷۹۷۰

تیری قدرت کی حکمت کی غیرت کا انتظار مومن کی بندگی ہوتی ہے اور یہی تو دیکھنے کی چیز ہوتی ہے کہ اس وقت اللہ کیا کر رہا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۷۹۷۱

دوست تو دوست کی جان ہوتا ہے،
جان پہ قربان ہوتا ہے۔ یہ دوستی کیسی؟ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۷۲

ہم اللہ کے لیے، اللہ کی راہ میں نکلے ہوئے
ہیں۔ الحمد للہ

چلو، چلتے رہو، کون منع کرتا ہے کہ نہ چلو؟

منہیات سے پاک ہو کر جہاں بھی تُو جائیگا،
رحمت اور نُصرت تیرے ساتھ ہوگی۔

سب سے بڑی بُرائی حسد ہے اور

حسد ہر نیکی کو کھا جاتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۷۳

ارد گرد کے شجرات و سبزیات کی

ہمراہی کا شکریہ

یہ مجھ سے اس قدر مانوس ہیں کہ دم بھر کی

مفارقت کی تاب نہ لاتے ہوئے کملا

جاتے ہیں،

پتّا پتّا ذکرِ الٰہی میں مصروف ہے

نہیں ——— تو میں نہیں

یہانتک کہ در و دیوار اور کھیتوں میں پڑے

ہوئے مٹی کے ڈھیلے بھی ذکر ہی میں مصروف ہیں

کوئی غافل نہیں مگر میں۔ یاحیّ یاقیوم

اَلحَمدُ للحیِّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۷۴

ناصحا! اوئے ناصحا!

قدر، قدرت اور تقدیر کو قلم کے

حوالے کر اور وَاذکُر اسمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّل

اِلَیہِ تَبتِیلًا ط میں محو و منہمک ہو۔

یہی تیری تقدیر ہے

وما علینا الا البلاغ

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۷۵

کسی اور صاحب کی شان میں تو یہ مسکین کچھ

کہنے کی کیا جسارت کر سکتا ہے البتہ میرے
آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کل کے
لیے کوئی بھی شے جمع رکھنے کا قصد نہیں فرمایا۔
جو بھی شے آئی، آتے ہی دے دی،

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۷۶

دل کے پاک پردوں میں
سوا لاکھ پردوں میں
تیرا جمال مستور و محجوب ہے
تیرا جمال ماسوا سے بیگانہ کر دیتا ہے

تیرا جمال

دین ، دنیا اور آخرت کے ہر درد
کی دوا اور ہر عُقدے کا حل ہے

تیرے جمال کا خمار
خاکی ، آبی ، نوری اور ناری کو
مسخّر کر لیتا ہے۔

تیرا جلال شیاطین کو جلا دیتا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۷۷

تیرا ظاہری جمال ـــ کتاب المبین
اور باطنی ـــــ کتاب المکنون

ظاہر و باطن تیرے اپنے ہی اندر موجود

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۷۹۷۸

زندوں کو زندگی کا پیغام مرکر ہی سُنایا
جاسکتا ہے، زندگی میں نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ
تَبْتِيلًا ۝

(المزمل: ۸)

اور تُو اپنے ربّ کا ذکر کر اور
ماسوا سے منقطع ہو
اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْءًا

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۷۹۷۹

جمال میں جمال جلوہ فگن۔
کسی اور طرف مطلق اِلتفات نہیں رکھتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم

۷۹۸۰

اللہ کے در کا فقیر بن،

کفن فروش مت بن۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۸۱

درجات و مقامات کو ایک پُتلی میں
لپیٹ کر ذکر میں محو و منہمک ہو

اوّل و آخر ظاہر و باطن میں اللہ ہی
کا نور جلوہ گر ہے

اللہ کی قسم! یہ اللہ کی آواز ہے۔
کوئی غیر اسمیں نہ آسکتا ہے نہ سما۔
اور یا حیّ یا قیوم کی آواز

اس کی تصدیق کرتی ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۸۲

خربوزوں کے کھیت کا رکھوالا گیدڑ!!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۸۳

یَا نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تیرے نور کی ایک کرن میری ساری
زندگی کے لیے کافی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۸۴

علم سے مُراد : علمِ دین

باقی ——— فنون

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضل العَظِیم

۷۹۸۵

ہستی کا قدرتی رنگ سبز اور نیستی کا سیاہ ہوتا ہے

سبزہ ——— ہست و بود اول

اُڑتا ہوا غبار ——— نیست و نابود

جہاں چاہے ، پہنچ جاتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۸۶

اللہ ربّ العالمین کے ہمراہ اعدائے ربّ العالمین

شیطان،

ہمزات الشّیاطین و وساوسِ خنّاس — ہر وقت،

ہر بندے کے دل میں حاضر و موجود رہتے ہیں

ذکرِ الٰہی کے نوری جلال کا شہود

شاہد و مشہود بن کر

اِن سب کو بے بس کیے رکھتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرّازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۸۷

اللہ جب چاہتا ہے، دل کے دروازے کھول

دیتا ہے، جب چاہتا ہے، باہر کے دروازے
بند کر دیتا ہے

یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ !
اندر کے دروازے کھول ! آمین
وما توفیقی اِلا باللّٰہ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۸۸

سُلطان روح بولی :
میں اقلیمِ قلبوت کی حکمران ہوں۔ میں حکم دیتی
ہوں کہ
باہر کے دروازے بند کر۔ اگر مگر مت کر۔
فوراً بند کر

اندر کے دروازوں کی کُنجیاں میرے پاس ہیں
میں خود کھول لوں گی۔ کسی بھی غیر کو پاس
تک پھٹکنے نہ دوں گی۔
مُخل ہوگا ——— کچل دوں گی

علاج امراضِ خبیثہ
نفس سے !
ابلے، شیطان کے پٹھے !
جھوٹ ، چُغلی ، غیبت اور حسد تیری
پسندیدہ غذا ہے۔ باز آ ورنہ ہڈی پسلی ایک
کر دوں گی۔ ملامت کی کُونڈی میں گھوٹ
کر زہر پلا دوں گی۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۸۹

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ
کُلِّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ

نفس شیطان کا اور شیطان نفس کا دستِ راست ہے

شیطان کے مُرید کی ہر حرکت شیطانی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیْم

۷۹۹۰

کثافت و غلاظت و خباثت کے باعث دل دُھندلا ہے ورنہ

دل کے اس آئینہ سے شفّاف کوئی آئینہ نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۷۹۹۱

میرے وطن کی مٹی گوہر سے بھی بڑھ کر ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۷۹۹۲

ہم روز نت نیا گھر بنا کر رہتے ہیں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۷۹۹۳

لحم طیور (حلال) کا عرق جملہ مقوّیات کا حامل

**

فاضل حکماء تائید و تردید فرما کر احسان فرمائیں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۷۹۹۴

کبوتر کے شکار سے دُور بھاگ۔ کسی کے کیے ہوئے
کو دوڑ کر کھا۔ یا حیّ یا قیوم

ف: کبوتر کے نر و مادہ میں ایسی محبت ہوتی ہے کہ
اگر ایک شکار ہو جائے، دوسرا مفارقت کی تاب
نہ لاتے ہوئے تڑپتا رہتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۷۹۹۵

رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ ط

ارواح میں ہر مخلوق کی ارواح شامل ہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۷۹۹۶

رکھنے سے دینا افضل ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۷۹۹۷

صفحۂ ہستی پہ جس بھی کمال کو دیکھا، حسد ہمراہ پایا۔

الحمد للحیّ القیوم یا حیّ یا قیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۷۹۹۸

کوئی کسی کا بھی طالب نہیں ، دنیا ہی کا طالب ہے
اور دنیا دین کی ضد ہے یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۷۹۹۹

سب سے بڑا دوست (کسی کا بھی ہو) سب سے
بڑا حاسد ہوتا ہے۔

دیکھا نہیں سب سے بڑا عابد سب سے بڑا سرکش بنا؟

ہوگا ، دیکھنے اور سننے میں نہیں آیا جو دوسرے
کا حاسد نہ ہو۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۰۰

اس مٹی کے ساغر و مینا
اسی کا
لوٹا و پیالہ
کوئی
فرق نہیں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۸۰۰۱

جملہ علوم و فنون کا حاصل اگر دین نہیں
تو کچھ بھی نہیں
دین اگر ملعون و مردار سے پاک نہیں،
دُنیا ہے

دیندار ہی دین سے نفرت پھیلانے کا موجب!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۰۲

ملعون و مردار سے اِجتناب کی بدولت جملہ برکات کا نزول انسب معمول

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۰۳

جب تک کسی نے یہ نہیں مانا کہ اُن کے سوا
وہ کسی کا بھی نہیں، کبھی نہیں مانے
جس نے بھی یہ مان لیا، وہ مان گئے یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۰

قُرب و بُعد عین حکمت پہ مبنی۔
کبھی قریب تر، کبھی بعید ترین۔
نہ کوئی پا سکتا ہے نہ جُھٹلا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۵

حشر میں نفسانفسی ہوگی جیسی اس دُنیا میں ہے۔
کوئی کسی کا کچھ نہیں لگتا، اپنے نفس ہی کا
غُلام ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۰۶

تیرا خیال سُو بہ سُو ہے ، ہائے ہائے!!
یکسُو کر

خرد جب یکسو ہوئی ، اپنی اِدراکی فہمیت سے
بالاتر ہو کر اپنی عظمت کو منکشف
کرنے لگی ، ماشاء اللہ !

ماسوا ، کو بُقچی میں بند کر کے سر بمُہر
کر دیتی ہے ۔ یہی انسانی مِعراج کا اِبتدائی
مقام ہوتا ہے ۔

اِتحاد بین المُسلمین زندہ باد

وما علینا الا البلاغ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۰۷

یَاعَظِیمُ تیری عظمت کے سامنے کُل کائنات
جُھکی ہوئی ہے۔

یَاعَظِیمُ ہی تیرے اسمِ اعظم کی حقیقت ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۰۸

مخلوق کا سب سے بڑا اُمید افزا اسم

یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ہے۔

اس اسم ہی کی عظمت و برکت سے ربِّ ذوالجلال والاِکرام مخلوق کی دُعائیں قبول فرمایا کرتے ہیں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۰۹

جلال سے کرم اور کرم سے دعا ہوتی ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۱۰

ذکرِ الٰہی زندگی کا سرمایہ ہوتا ہے

غافل وہ ہے جو یاد سے غافل ہو۔

یاد میں غفلت نہیں ہوتی،

تیری یاد تیرے بندوں کو مبارک ہو

یاد وہ ہے جو ہر یاد کو بھلا دے

کہکشاں بولی : غافل وہ ہے
جس کا دل غافل ہے

دل ایک بار جاگ کر پھر کبھی نہیں سوتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۱۱

جماعت کے دو مبلّغ ہر وقت ڈیوٹی پہ
موجود رہیں۔ ایک نظام الدین، دوسرا قائم الدین۔
پہلا صُبح تا دوپہر، دوسرا دوپہر تا عشاء۔

ہر مرد، عورت اور بچّے کا اِستقبال کرو
" آیئے ۔ تشریف لایئے۔ ذکرِ الٰہی کی
مجلس جاری ہے، بیٹھ کر اللہ کا ذکر کریں"

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کے ذکر میں شفا ہے، لوگوں کی باتوں میں بیماری

اللہ کا ذکر کرو ، باتیں مت کرو

نہر بہ رہی ہے - بچّوں کو نہر کے کنارے
مت کھڑا ہونے دو

مجلس میں بیٹھنے کو غنیمت جانو، اِدھر اُدھر
مَت پھِرو

لنگر جب تیار ہو جائے، لنگرخانہ میں رکھو

پہلے طلبہ پھر تبلیغی جماعت کو کھانا کھلاؤ، پھر دُور
سے آنے والے مہمانوں کو۔

گرد و نواح کے حاضرین گھر جاکر کھائیں۔

مجلس ایک کی ہو یا لاکھ کی،
اسی نظام کے تحت ہو

اللہ کا شکر و احسان ہے کہ میں نے بھی
یہ ہدایت پاکر فراغت پائی

پہلے "جاؤ جاؤ" کہتے تھے
اب "آؤ آؤ" کہو۔

جب تک یہ نظام قائم رہے گا،
ذکرِ الٰہی کی پوری برکات کا نزول

جاری رہے گا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۱۲

ذکرِ الٰہی کے جلال سے شیطان لرزاں۔
ذکرِ الٰہی کا جمال — وجدان و سرور کی تمہید۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۱۳

اگر میری ماں کو پتہ چل جائے کہ اتنا
بالن کس بے دردی سے ضائع کیا جاتا
ہے، اُف اُف کرنے لگے یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۱۴

ہر حکم میرے اللہ کا حکم ہے۔
ہر غلطی میری غلطی ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العظیم

۸۰۱۵

کسی کی کوئی بھی شان مطلق نہیں جچتی۔
تیری شان ، اے او ذیشان!
ہر شے پہ فائق۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العظیم

۸۰۱۶

رحمت اور زحمت دونوں تیری ہی طرف
سے دل پہ وارد ہوتی ہیں اور عین حکمت پہ مبنی
بندوں ہی کی بھلائی کے لیے ہوتی ہیں۔

اوڑک رحمت زحمت کو کھا جاتی ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظیمِ

حضرت سلیمان علیہ السلام اور انگوٹھی

قرآنِ کریم کی سورۃ ص کی آیات وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ (اور ہم نے سُلیمانؑ کی آزمائش کی اور ان کے تخت پہ ایک دھڑ ڈال دیا پھر وہ رجُوع ہوئے) کی تفسیر میں مذکور ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السّلام کے پاس ایک انگوٹھی تھی اور آپؑ کی سلطنت اور جنّ وانس و ہوا وغیرہ کی تسخیر اسی انگوٹھی کے پہننے پہ مرتّب تھی۔ ایک جنّ برابر اس تاک میں رہا کرتا تھا کہ وہ کسی طرح آپکی یہ انگوٹھی حاصل کرلے۔

ایک دن آپ نے پاخانے میں جانے کا قصد

کیا تو اپنی انگوٹھی اُتار کر اپنی زوجہ کے حوالے کی۔
اِتنے میں وہ جنّ حضرت سلیمان علیہ السلام کی صورت
میں اس کے پاس آیا اور انگوٹھی طلب کی۔ اس
نے سُلیمان سمجھ کر انگوٹھی دے دی۔ جونہی اس نے
یہ انگوٹھی پہنی انسان و جنّ و شیاطین اس کے مطیع
ہو گئے۔

ادھر حضرت سلیمان علیہ السلام بیت الخلا سے
باہر آئے اور اپنی زوجہ سے انگوٹھی مانگی تو وہ بولی کہ
انگوٹھی تو میں اپنے خاوند سُلیمان کو دے چکی ہوں۔ انہوں
نے کہا میں ہی سُلیمانؑ ہوں مگر زوجہ آپ کو پہچان نہ
سکی کیونکہ آپ کا حال متغیّر ہو چکا تھا۔ اب سلیمان علیہ السلام
کی یہ حالت ہو گئی کہ کوئی بھی انہیں پہچانتا نہ تھا اور
جو بھی آپ کی یہ بات سنتا کہ میں سلیمانؑ ہوں، سُن کر

ہنس دیتا کیونکہ لوگ سمجھتے تھے کہ سلیمان تو تختِ سلطنت پہ بیٹھ کر حکمرانی کر رہے ہیں، اس شخص کو شاید کوئی ذہنی خلل لاحق ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے یہ حال دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ اللہ کی طرف سے ایک آزمائش ہے۔ چنانچہ چالیس دن تک وہ جنّ آپؑ کے تخت پہ بیٹھ کر حکومت کرتا رہا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ سُلیمان علیہ السلام کو اُن کی سلطنت واپس عطا کی جائے تو لوگوں کے دِلوں میں اس شیطان کی طرف سے اِنکار ڈال دیا۔ یعنی ان کے دل اسکی طرف سے پھر گئے اور لوگوں کو شک ہونے لگا کہ یہ شخص سُلیمانؑ نہیں ہے۔ لوگوں نے جمع ہو کر سلیمان علیہ السلام کی ازواج کے پاس آدمی بھیجا کہ بھلا تمہیں "سلیمان" کی باتوں میں کچھ اجنبی عادات معلوم ہوتی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے کہلا بھیجا کہ ہاں!

ہمیں بھی شک ہے کہ یہ شخص سُلیمانؑ نہیں۔ جب جنّ نے دیکھا کہ لوگ اس کے حال سے واقف ہوتے جارہے ہیں اور اسے یقین ہوگیا کہ اب میرا کام نہیں چل سکتا تو اس نے دیگر شیاطین کو بلایا۔ سب نے مِل کر سحر و کفر کی باتیں لکھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے نیچے دفن کر دیں۔ پھر لوگوں کے مجمع میں کھود کر نکالیں اور پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سنائیں[1]۔ اس جنّ نے سوچا کہ اگر کسی طرح یہ انگوٹھی سلیمان علیہ السلام نے حاصل کرلی تو نہ صرف میری یہ حکومت ختم ہوجائے گی بلکہ وہ مجھ پر قابو پاکر سخت ترین سزا بھی دیں گے چنانچہ اس نے وہ انگوٹھی دریا میں پھینکوا دی جسے ایک مچھلی نے نگل لیا۔ حضرت سُلیمان علیہ السلام دریا کے کنارے محنت مشقت کا کام کرتے تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور اس نے

---

[1] جادو کی حضرت سُلیمانؑ سے نسبت کا باعث یہی غلط فہمی ہے جو قرآن کریم کی رُو سے درست نہیں۔

مچھلی والوں سے مچھلیاں خریدیں اسے ایک مزدور کی ضرورت تھی جو مچھلیاں اس کے گھر پہنچاتا۔ اس نے حضرت سلیمانؑ سے کہا کہ کیا آپ یہ مزدوری کریں گے؟ جس کے عوض میں آپ کو ایک مچھلی دوں گا۔ آپؑ نے ہاں کر لی اور مچھلیاں اُٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیں۔ اس نے حسبِ وعدہ ان میں سے ایک مچھلی آپؑ کو دے دی۔ کھانا تیار کرنے کے لیے آپؑ نے جب اس کا پیٹ چاک کیا تو اس کے پیٹ سے آپؑ کی انگوٹھی برآمد ہوئی۔ جونہی آپؑ نے وہ انگوٹھی پہنی تو فوراً جنّ و انسان آپؑ کی اطاعت میں آ گئے اور آپؑ کو آپؑ کی سلطنت دوبارہ مل گئی۔

سُلیمان علیہ السّلام اور تختِ بلقیس

قرآنِ کریم کی سورۂ نمل میں یہ واقعہ مذکور ہے تفاسیر میں اسکی تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے عظیم الشّان دربار میں انسانوں کے علاوہ جنّ اور پرندے بھی درباری خدمات کے لیے حاضر رہتے تھے اور اپنے اپنے مرتبہ کے مطابق تعمیلِ احکام کیا کرتے تھے۔ آپؑ کے لشکر میں ایک ہدہد جس کا نام عنبر تھا پانی کی تلاش پہ مامور تھا۔ جہاں آپؑ کا لشکر قیام کرتا ہُدہُد وہیں اِدھر اُدھر اُڑ کر پانی کی تلاش کرتا اور اللہ تعالیٰ نے اسے یہ خوبی عطا کر رکھی تھی کہ اسے زمین کے اندر کا پانی بھی اسی طرح نظر آجاتا تھا جیسے زمین کے اوپر کی چیزیں۔

ایک دفعہ آپؑ کا دربار پورے جاہ وحشم کے

ساتھ لگا ہُوا تھا آپ نے جائزہ لیا تو ہُدہُد کو غیر حاضر پایا۔
آپ نے فرمایا میں ہُدہُد کو موجود نہیں پاتا۔ اس کی یہ بے وجہ
غیر حاضری سخت قابلِ سزا ہے اس لیے میں اسے سخت
سزا دوں گا یا ذبح کر ڈالوں گا یا وہ مجھے اپنی اس غیر
حاضری کی معقول وجہ بتائے۔ ابھی زیادہ وقت نہیں
گزرا تھا کہ ہُدہُد حاضر ہو گیا۔ اس کے ساتھی پرندوں نے
اُسے حضرت سُلیمان علیہ السلام کے غصّے کے بارے میں
بتایا تو وہ بہت ڈرا۔ ڈرتے ڈرتے آپؑ کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ آپؑ کو اللہ نے پرندوں کی بولی سمجھنے کی
صلاحیت عطا فرمائی ہوئی تھی۔ آپؑ نے اس سے غیر
حاضری کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگا کہ میں آپ کے پاس
ایک انوکھی خبر لایا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یمن کے علاقے
سبا میں ایک خوش حال مملکت ہے جس پر ایک ملکہ

حکومت کرتی ہے علاقہ زرخیز اور لوگ خوش حال ہیں مگر ملکہ اور اسکی قوم اللہ کی بجائے سورج کی پوجا کرتی ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سنکر فرمایا: اچھا تیرے جھوٹ سچ کا ابھی امتحان ہو جائے گا۔ اگر تو سچا ہے تو میرا یہ خط لے جا اور ان تک پہنچا کر انتظار کر کہ وہ اس کے متعلق کیا گفتگو کرتے ہیں۔ ہدہد آپؑ کا خط لے کر سبا کے علاقے میں پہنچا اور ملکہ کی گود میں روشن دان کے ذریعے سے اس وقت گرایا جب وہ اپنے کمرے میں اکیلی تھی۔ اس نے یہ خط پڑھا اور اپنے درباریوں کا خاص اجلاس طلب کیا اور کہنے لگی " میرے پاس ایک معزز مکتوب آیا ہے، جسمیں یہ درج ہے یہ خط سُلیمانؑ کی جانب سے ہے اور اللہ کے نام سے شروع ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ تمہیں ہم پہ سرکشی کا اظہار نہیں کرنا چاہیئے۔

تم میرے پاس اللہ کے فرماں بردار (مسلم) ہو کر آؤ۔

ملکہ کے مشیر وزیر تین سو بارہ افراد تھے جن میں سے ہر ایک کے ماتحت بارہ ہزار کی جمعیّت ہوتی تھی۔ چھ سو عورتیں خاص طور پر ملکہ کی خدمت میں رہا کرتی تھیں۔ ملکہ نے اپنے مقرّبین کو خط کی عبارت پڑھ کر سُنائی اور کہا۔ "اے میرے ارکانِ دولت! تم جانتے ہو کہ میں اہم معاملات میں تمہارے مشورے کے بغیر کوئی اقدام نہیں کرتی اس لیے اب اِس اَمر میں بھی مجھے تمہارا مشورہ درکار ہے۔" اس کے مقرّبوں نے کہا کہ ہم سلیمان علیہ السلام سے مرعوب ہونے والے نہیں۔ ہم زبردست جنگی قوّت کے مالک ہیں۔ البتہ آپ جو فیصلہ کریں گی ہمیں بسر و چشم تسلیم ہوگا، ملکہ نے کہا "بے شک ہم صاحبِ طاقت و شوکت ہیں مگر ہمیں اس معاملے میں سوچ سمجھ کر

کوئی قدم اٹھانا چاہیئے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں نہایت قیمتی ہدیے دے کر چند قاصد اُن کی خدمت میں روانہ کروں اور اس بہانے سے ان کی شوکت اور عظمت کا اندازہ کروں۔ اگر وہ زبردست قوت کا مالک شہنشاہ ہے تو پھر اس سے لڑنا فضول ہے کیونکہ بادشاہوں کا دستور ہے کہ جب وہ کسی بستی میں فاتحانہ غلبہ کے ساتھ داخل ہوتے ہیں تو اس شہر کو برباد اور وہاں کے باعزت شہریوں کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔ سب نے اس کے مشورے کو بہتر جانا۔ چنانچہ قاصد تحائف لے کر سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب انہوں نے دربارِ سلیمانؑ کی شان و شوکت دیکھی تو انہیں اپنے قیمتی تحائف ہیچ معلوم ہوئے۔ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا اپنے ہدیے واپس لے جاؤ اور

اپنی ملکہ سے کہو کہ اگر اس نے میرے پیغام کی تعمیل نہ کی تو میں ایسے عظیم الشان لشکر کے ساتھ سبا والوں تک پہنچوں گا جسے روکنا تمہارے بس میں نہ ہوگا۔ اور پھر تمہیں ذلّت و رسوائی سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ قاصدوں نے واپس آکر ملکہ سے سارا حال کہہ سُنایا اور بتایا کہ اُنکی حکومت صرف انسانوں ہی پہ نہیں جنّات و طیور بھی آپ کے مطیع و تابعِ فرمان ہیں۔

ملکہ نے یہ سُنا تو طے کر لیا کہ حضرت سُلیمانؑ سے لڑنا اپنی ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ کی اطاعت تسلیم کر لی جائے۔ چنانچہ وہ اپنے درباریوں اور ایک لشکر کے ہمراہ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چل پڑی۔ حضرت سُلیمان علیہ السلام کو وحی کے ذریعے یہ سارا حال معلوم ہو گیا تب آپ نے

اپنے درباریوں سے کہا میں چاہتا ہوں کہ ملکہ کا تخت
اس کے آنے سے پہلے یہاں اُٹھا کر لایا جائے۔
تم میں سے کون یہ خدمت انجام دے سکتا ہے؟ ایک
جنّ نے کہا کہ میں آپ کا دربار برخواست کرنے سے
پہلے اس تخت کو لا سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میں
اس سے بھی پہلے وہ تخت یہاں دیکھنا چاہتا ہوں
چنانچہ آپ کا وزیر آصف بن برخیا اُٹھا اور کہنے لگا میں
آنکھ جھپکنے سے پہلے وہ تخت حاضر کر سکتا ہوں آپ نے
فرمایا ہاں لاؤ۔ چنانچہ جب حضرت سلیمانؑ نے رُخ
پھیر کر دیکھا تو تخت کو سامنے موجود پایا۔ فرمانے لگے
یہ میرے پروردگار کا فضل و کرم ہے وہ مجھے آزماتا
ہے کہ میں اس کا شُکر گزار بنتا ہوں یا نافرمان اور
حقیقت تو یہ ہے کہ جو شخص اللہ کا شُکر گزار بنتا ہے

تو وہ دراصل اپنی ذات ہی کو نفع پہنچاتا ہے اور جو نافرمانی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی نافرمانی سے بے پروا اور بزرگ تر ہے اور اس کا وبال نافرمانی کرنے والے ہی پہ پڑتا ہے۔

ملکہ کا یہ تخت سونے کا تھا اور انواع و اقسام کے جواہرات سے جڑاؤ تھا۔ اس کا طول اسّی گز اور عرض چالیس گز تھا۔ یہ تخت ایک محل میں تھا جس کے مشرق میں تین سو ساٹھ طاق تھے اور اتنے ہی جانبِ مغرب۔ سورج ہر روز طلوع کے وقت ایک طاق سے نظر آتا اور بوقتِ غروب دوسرے مغربی طاق سے دکھائی دیتا۔ چونکہ وہ قوم آفتاب پرست تھی اس لیے محل کی تعمیر میں یہ خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ زبردست قوی محافظ اس تخت اور محل کا پہرہ

دیتے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا نے آنکھ جھپکنے میں یہ تخت تقریباً پندرہ سو میل دُور بیت المقدس میں حاضر کر دیا۔ غنیۃ الطالبین میں ہے کہ وہ اسمِ اعظم یا حیّ یا قیوم کا حامل و عامل تھا۔

حضرت سُلیمان کے حکم کے تحت تخت کی ہیئت میں کچھ تبدیلی کر دی گئی چنانچہ جب ملکہ دربار سلیمانی[۴] میں پہنچی تو اس سے دریافت کیا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ حضرت سلیمان[۴] نے سن رکھا تھا کہ ملکہ جنّیہ عورت کی اولاد ہے اور اسکے جسم پہ جانوروں کی طرح کے بال ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس بات کی تحقیق کے لیے ایک خاص محل تیار کروایا جس تک پہنچنے کے لیے آئینے کا جو رستہ پڑتا تھا نگاہ دھوکا کھا کر یہ یقین کر لیتی تھی کہ صحن میں صاف شفّاف پانی بہہ رہا ہے۔ ملکہ سے کہا گیا کہ آپ

اس قصرِ شاہی میں قیام کریں۔ چنانچہ جب وہ محل کے سامنے پہنچی تو صاف شفاف پانی بہتا ہوا پایا۔ یہ دیکھکر اس نے کپڑوں کو ساق سے اوپر چڑھایا تو حضرت سلیمانؑ نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں۔ یہ پانی نہیں ہے بلکہ سارے محل اور اس صحن کو چمکتے ہوئے آبگینے سے بنایا گیا ہے بلکہ نہایت شرمندہ ہوئی اسکی ذہانت پہ چوٹ پڑی اور وہ سمجھ گئی کہ اب تک وہ حقیقت سے نہایت دُور رہی ہے چنانچہ اس نے اللہ کی توحید اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوّت کا اقرار کیا اور مُسلمان ہوگئی۔

حضرت سُلیمانؑ اور چیونٹی

ایک بار مُدّت تک بارش نہ برسی تو لوگ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بارش کی دُعا

کی درخواست کی۔ آپؑ لوگوں کو ہمراہ لے کر استسقاء کے لیے باہر نکلے۔ رستے میں دیکھا کہ ایک چیونٹی اُلٹی لیٹی ہوئی اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اٹھائے دُعا کر رہی ہے "خدایا! ہم بھی تیری مخلوق ہیں ہمیں بھی پانی کی محتاجی اسی طرح ہے جس طرح تیری دوسری مخلوق کو۔ اگر پانی نہ برسا تو ہم ہلاک ہو جائیں گی! اے رحم کرنے والے! پانی برسا، رحمت کی بارش بھیج"

یہ دعا سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے کہا "لوٹ چلو تمہیں کسی اور کی دُعا سے پانی پلا دیا گیا" لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوئے تو بارش شروع ہو گئی اور اتنی بارش ہوئی کہ خشک سالی ختم ہو گئی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضل العظیم

۸۰/۷

تیری قسم! تیرے سوا کسی کو بھی میں نے
اپنا نہیں بنایا۔
اسی لیے کوئی بھی میرا نہیں بنا۔
یا ربِّ ذا الجلال والاکرام!
تیری دنیا میں میرا کوئی بھی نہیں،
تو اپنا بنالے، یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۸۰/۸

جس کا کوئی بھی نہیں ہوتا، اس کا
اللہ ہوتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۸۰۱۹

سب سے چھوٹی اور بے وُقعت چیز
تیری اپنی زندگی ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۲۰

تھیوری اور پریکٹیکل میں بعض اوقات زمین و آسمان کا
تفاوت ہوتا ہے۔

بعض کام دیکھنے میں سہل الحصول
عملاً ——— مُشکل ترین
جیسے تانبیر (تانبے کا کُشتہ) یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۲۱

ہر شے محور کے گرد گھوما کرتی ہے

قدرتِ الٰہی حکمتِ ایزدی کے گرد گھوما کرتی ہے۔
یہی مشیتِ ربّانی ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۸۰۲۲

کئی بار بتا چکے
ہمزات الشّیاطین
نوری ہوں یا ناری
اللہ کے حکم کے تابع ہیں
کوئی خود سر نہیں

ارادتِ الٰہی کے تحت محوِ عمل ہیں
خود سر ہوتے ، احکم الحاکمین کیوں کر کہلاتا ؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۲۴

یہ راہ گیر مُسافر ہے
مُسافر کی دُنیا ایک بُقچی میں بند ہوتی ہے
مُسافر کِسی کا بھی دوست نہیں ہوتا
دوست مَت بنا
دوستی کا دم مت بھر

یا حیّ یا قیوم

درخت تلے ستانے کیلئے لیٹا
اُٹھا
ناد بجایا
سیمرغ ساتھ تھا
سُنتے ہی
دُور و نزدیک سے
تمام پرندے
پھڑ پھڑا کر اسکے گرد
جمع ہونے لگے
ایک جمگھٹ لگ گیا
اُلّو باقی تھا، وہ بھی آپہنچا
چلو پرندو !
اپنی اپنی بولیاں بول کر

محفل گرماؤ

اشارہ پاتے ہی

پرندوں کی دُنیا نے جنگل میں ایک

دھوم مچا دی

رنگا رنگ پرندے

نو بہ نو بولیاں، ایک رنگ بندھ گیا،

خود بھی غافل نہیں

کسی کو بھی دم بھر کے لیے

غافل ہونے نہیں دیتے

سیمُرغ کی رفاقت کی تاب نہ

لاتے ہوئے اُڑ جاتے ہیں

ولولہ کبھی ختم نہیں ہوتا،

بے تاب ہو کر پھر آجاتے ہیں

پرندے آتے رہتے ہیں
جاتے رہتے ہیں
محفل کبھی برخاست نہیں ہوتی،
ہمیشہ جاری رہتی ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۲

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر
ارشاد عین حق ہے

ہم اور تم وہ نہیں جن پہ چیونٹیاں اپنے
بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں درود بھیجتی ہیں

عالمِ باعمل کو، جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہے،
آسمان کی ملکوت میں کبیر کہہ کر پکارا جاتا ہے

ہم اور تم وہ نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۲۵

ہم اور تم جہاں بھی جاتے ہیں،
ہلچل مچا دیتے ہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۲۶

تیرے جمال ہی کی بدولت و باعث
دل بے چین و بے قرار رہتے ہیں۔
تیرے جمال ہی نے خون کے آنسو
رُلائے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۲۷

بندگی اللہ کے لیے ہوتی ہے اور
خدمت مخلوق کے لیے۔
خدمت ہر دو کو پسند یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۲۸

چھوٹی سے چھوٹی بُرائی سے باز رہنے کا اِصطلاحی
نام نیکی ہے یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۲۹

نہ تُو مالک کا ہے نہ مختار کا ، اغیار کا ہے

رذیل مت بن ، ذلیل مت بن
مالک کا بن اور مختار کا

وفا مالک کی عزّت اور مختار کی آبرو ہوتی ہے

اغیار سے شناسائی مالک مختار سے بے وفائی نہیں تو کیا ہے ؟

اغیار یار نہیں ہوتا۔

اغیار کو یار بنا

ہر کسی کا یار مت بن

ایک کا بن۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۳۰

روح کی پرواز ہر پرواز سے اعلےٰ

ہر پرواز اسکی زد میں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۳۱

ہم نت نیا گھر بنا کر رہتے ہیں۔ مُسافری نہیں تو
کیا ہے۔ ع یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۳۲

ہم گزرگاہوں میں رہتے ہیں اور گزرگاہ میں کوئی پردہ
نہیں ہوتا۔ گزرگاہ سے ہر شے گزرا کرتی ہے۔
پھول بھی ——— غلاظت کا ڈھیر بھی۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۳۲

بُلبل دن بھر سُریلے نغمات گاتی پھرتی ہے۔
اُلّو شبستان کا امیر ہے۔ مشہور ہے
کہ اللہ ہُو اللہ ہُو کہتا ہے۔
شب بھر جاگنے والا اَللّٰہ ھُوَ اَللّٰہ ھُوَ
ضرور کہتا ہوگا۔
غلط العوام نے اس بیچارے کو
اللہ ھُوَ اللہ ھُوَ کی بجائے
"اُلّو"
بنا دیا ہے!
واللہ اعلم بالصواب
یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۳۴

ضرورت سے زیادہ مال جب جمع کر دیا
جاتا ہے، برکت اُڑ جاتی ہے۔
خرچ کرنے کے بعد ہی مزید عنایت ہوتی
ہے اور ضرور ہوتی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۳۵

جلال و جمال کے خیالات کو اقلیمِ قلبوت
کے اندر پاک پردوں میں مستور و محجوب
کر کے محصور کر دینا امید افزا عمل ہے۔

نصیحت کنندہ خیال کا شکریہ

اس اور اس جیسے جملہ خیالات کا شکریہ

خیالات جب متحد ہو کر یکسو ہو جاتے ہیں،
محو و منہمک ہو جاتے ہیں۔

لُغت میں اسے لگن کی مگن کہتے ہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۳۶

اللہ تبارک و تعالیٰ کی کبریائی کو غیرت دلانا بھی ایک ہنر ہے۔ یہ ہنر وہبی ہوتا ہے، کسبی نہیں۔

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین یا حیّ یا قیوم

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۳۷

موحّد وہ ہے جس کو اپنی انانیّت کا
کُلّی اِعتماد حاصل ہو۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۳۸

سب سے قدیم مخلوق انسان ہے۔
یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۳۹

حیّ القیّوم میرا معبود ہے
تن میں رہتا ہے

مَن میں رہتا ہے
غائب نہیں، حاضر رہتا ہے
میں اس کو سجدہ کرتا ہوں
میری زندگی کی ہر شے
اسی کی ہے اور اسی
کے حوالے۔

شہود نے رگ رگ میں تصدیق کی
برملا کہا کہ یہ سچ ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فالله خیر الرّازقین
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۴۰

یا حیُّ یا قیُّومُ میرا مُستغیث ہے
اول

فریاد حاکم کو سامنے دیکھ کر ہی کی جاتی
ہے، بے دیکھے نہیں۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۴۱

ہم ہوائی جہاز کے مسافر ہیں
دنوں کا سفر منٹوں میں طے کرلیتے ہیں۔
یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۴۲

تیرے لیے مرنا
تیری یاد میں مرنا

تیری قسم !
عین شہادت ہے

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۲۳

تیری راہ میں
تیرے لیے لُٹنا
تیری قسم !
میری زندگی کی معراج ہے۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۴۴

تیری راہ میں میری صحرانوردی میری زندگی
کی وہ منزل ہے جس پہ یہ مسافر اترا تا نہیں
تھکنا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۴۵

تیری راہ میں میری بے قدری میری
وہ قدر ہے جس پہ سلاطینِ اقلیم ترسے!
یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۴۶

تم حج کیوں نہیں کرتے ؟

میں زادِ راہ نہیں رکھتا
اللہ جو بھی روزی دیتے ہیں
اسکی مخلوق ہی میں تقسیم کردیتا ہوں
کوئی بھی شے کل کے لیے جمع نہیں رکھتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۴۷

غلام کی کوئی بھی شے مالک سے
پوشیدہ نہیں ہوتی۔ مالک غلام کی ہر شے
کا کفیل ہوتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۴۸

سجدہ ، دَیر و حرم کا پابند نہیں،
جہاں بھی کرو ، ہو جاتا ہے،

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۴۹

عظیم ہر عظمت کا ترجمان
اسمِ اعظم
ہر اسم کا کفیل
اور ہر اسم کی جان

جان کے بغیر کوئی جان زندہ اور

قائم نہیں۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۵۰

طِبّ کی کمائی سے
طِبّ نالاں
حکمت افسردہ
شفا عنقا۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۵۱

نہ نظامِ دین ہے نہ قائم دین،
تماشِ بین ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۵۲

یاحیّ یاقیوم کا مظہر
ابدی حیات کا مبشّر
حضرت امام حُسین
شہزادۂ کونین علیہ السلام

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضل العظیم

۸۰۵۳

محرّم کا عاشورہ، عاشورے کا عرفہ
برکات کے نزول کا مُبشّر ہوتا ہے
نو محرّم مسلمان قوم کا باجلالت و اِکرام دن ہوتا ہے
یہ دن موعود الشہودہ جناب اظہارِ عالی حضرت

امام المؤمنین ، مظلومِ کربلا ، نواسۂ رسول
محمد النبی الامی رسول النبی المصطفیٰ محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین شہید المقتول
قدس اللہ سرّہٗ علیہ الرحمۃ کی رحلتِ موعودہ کا عرفہ
کا دن ہے ۔ رحلت کا پیغام موصول ہونے پر روح القدسیہ
کو تو خوشی و مسرّت حاصل ہوا کرتی ہے لیکن نفسِ رجالی
کو کسی قدر افسوس و الم ہوا کرتا ہے کیونکہ عالمِ ناسوت
کی یہ فطری ودلیعت ہے کہ دنیا کی محبّت کو کالعدم
کر کے اپنی روحانیت سے منظوم ہو کر ویسا
عمل و فعل کرنے پہ مامورِ قدرت ہو جائے ۔
یہاں پہ مشیّتِ ربّانی کا اقدار اپنی ویسی قدرتوں
کا اظہارِ اولیٰ ، اظہارِ اعلےٰ ، اظہارِ اعلیٰ الاکمل
کرنے پہ مرضوض الامر ہو جایا کرتا ہے ۔ زہے قسمت

ہر مومن فرد کو اپنی آخرت کا اعلےٰ
مقام دیکھنا نصیب ہو جائے !

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۵

شام نے
شامِ غریباں کا منظر
جی بھر کر دیکھا
شام کی شام ہوئی
شام پہ اندھیرا چھا گیا۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۵۵

نیکی اور بدی
بنفسہٖ کوئی وجود نہیں رکھتیں
تُو نے ہی نیکی کو وجود میں لانا ہے
تُو نے ہی بدی کو

*

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۵۶

نیکی جب روح کے دربار میں حاضر ہوئی
نیک بن کر نیکی کا مظاہرہ کرنے لگی

اور بدی شرمندہ ہو کر باز آئی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۵۷

بندہ فعل مختار ہے
نیکی ۔ ثواب
بدی ۔ عذاب

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۵۸

اللہ کے کام کرنے والے کوئی اور کام

نہیں کرتے۔ سر کھجلانے کی بھی
فرصت نہیں ہوتی۔

اللہ کے کام ہر کام سے افضل۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۸۰۵۹

مصروف کبھی فارغ نہیں ہوتا
فارغ کبھی مصروف نہیں ہوتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۸۰۶۰

BE JUSTFUL

AND

FEAR NOT

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فانّه خیر الرازقین
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۸۰۶۱

THE PERFECT
CAN NOT BE TAUGHT
AND
CAN NOT BE BOUGHT
AT
ANY COST !

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فالله خیر الرازقین
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

اِنتخابُ سُبُلُ المرام

حضرت ابوہریرہؓ کے سات سوالات اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جوابات :

۱ : ابتداءِ تبلیغ میں کون لوگ آپ کے ساتھ ہوئے ؟

فرمایا : آزاد اور غلام دونوں ۔

۲ : اِسلام کیا ہے ؟

فرمایا : خوش کلامی اور کھانا کھلانا

۳ : ایمان کیا چیز ہے ؟

فرمایا : صبر اور فیّاضی

۴ : سب سے اچھی اسلامی صفت کیا ہے ؟

فرمایا : جس کی زبان اور ہاتھ سے سب مسلمان محفوظ ہوں ۔

۵: سب سے افضل ایمان کیا ہے ؟

فرمایا: اچھے اخلاق۔

۶: سب سے بہتر نماز کونسی ہے ؟

فرمایا: جس میں قیام زیادہ ہو

۷: سب سے افضل ہجرت کیا ہے ؟

فرمایا: جو خُدا کو ناپسند ہو، اسے چھوڑ دیا جائے۔

(عمرو بن عبسہؓ / للکبیر واحمد بلفظہ)

و۔ ابتدائے اسلام کا آغاز بیکسی سے ہوا اور بے کسی ہی میں اس کا اعادہ ہو گا۔ مُبارک ہیں وہ بے کس جن کو یہ موقع ملے۔ (ابو ہریرہؓ / مسلم)

و۔ مومن کی بھی عجب شان ہے کہ اسکی زندگی کا ہر پہلو اس کے لیے بھلائی ہے اور یہ شرف مومن کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں کہ اگر اسے مسرّت ہو تو وہ

شکر ادا کرتا ہے اور اگر تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے اور
یہ دونوں حالتیں اس کے لیے بہتر ہیں۔

(صہیبؓ / مسلم)

و۔ اے معاذؓ..... میں تجھے بتا نہ دوں کہ چوٹی کی بات
کیا ہے اور اس کا ستون کیا؟ عرض کیا:
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! ضرور بتلائیے۔
فرمایا: چوٹی کی بات تو ہے اسلام،
اس کا ستون ہے نماز، اور اسکی کوہان ہے جہاد۔
پھر فرمایا کہ ان تمام باتوں کا نچوڑ نہ بتا دوں؟
میں نے عرض کیا ضرور۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
فرمایا: اے معاذ! اس پہ قابو رکھو
عرض کیا: کیا ہماری گفتگو پر بھی مواخذہ ہوگا؟

فرمایا، تیری عقل پر پتھر پڑیں، لوگوں کو صرف کلماتِ زبان ہی کی وجہ سے تو آگ میں مُنہ کے بَل جھونکا جائے گا۔ (معاذؓ / ترمذی)

و۔ ایمان کی کچھ اوپر ستّر شاخیں ہیں ان سب میں چوٹی کی چیز لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (توحید) کا قائل ہونا ہے اور معمولی درجے کی چیز راستے سے ایذا رساں اشیاء کا ہٹا دینا ہے۔ حیاء بھی ایمان ہی کی شاخ ہے

(ابوہریرہؓ / متفق علیہ)

و۔ یہ تین اُمور بھی ایمان میں داخل ہیں۔

۱۔ اپنی تنگدستی میں دُوسروں کی اعانت

۲۔ تمام عالم کے لیے سلامتی کی تڑپ

۳۔ اپنی ذات سے بھی انصاف کرنا۔

(عمار بن یاسرؓ / بزار)

و۔ جس کی محبت اور بُغض، عطا اور ترکِ عطا سب کچھ
اللہ کے لیے ہو وہ اپنے ایمان کو مکمل کر لیتا ہے۔

(ابو امامہؓ / ابو داؤد)

و۔ مُسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مُسلمان
محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس کی جان سے لوگوں
کی جان و مال کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

(ابو ہریرہؓ / ترمذی۔ نسائی۔ بخاری)

و۔ ایک شخص نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بہترین
اسلام کون سا ہے؟
فرمایا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا اور شناسا و غیر شناسا سب
کو سلام کرنا۔ (ابن عمرو بن العاصؓ / بخاری / مسلم / نسائی)

و۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو کافر کہے تو
اگر وہ کافر ہے تو فبہا ورنہ

یہ (کافر کہنے والا) کافر ہو جائے گا۔

(ابن عمرؓ / ابوداؤد)

۹۔ حضورؐ نے عبداللہؓ بن رواحہ کو ایک سریے میں روانہ ہونے کا حکم دیا۔ وہ دن جمعہ کا تھا۔ ان کے ساتھی روانہ ہو گئے۔ لیکن عبداللہؓ نے سوچا کہ میں ٹھہر کر حضورؐ کے ساتھ نماز ادا کر لوں، پھر قافلے سے جا ملوں گا۔ جب وہ حضورؐ کے ساتھ نماز ادا کر چکے تو انہیں حضورؐ نے دیکھ کر پوچھا: تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیوں نہ روانہ ہوئے؟ عرض کیا: میں نے سوچا کہ حضورؐ کے ساتھ نماز ادا کر کے پھر اُن سے جا ملوں گا۔ فرمایا کہ ساری کائناتِ زمین بھی تم خرچ کر ڈالو تو ان کی اس روانگی کی فضیلت کو نہیں پا سکو گے۔

(ابنِ عباسؓ / ترمذی)

و۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو سواری کے جانوروں پر چڑھے ہوئے باتیں کر رہے تھے فرمایا کہ اچھی حالت میں ان پر سوار ہو اور اچھی حالت میں انہیں چھوڑ بھی دیا کرو۔ ان کو اپنی گفتگو کے لیے راستوں اور بازاروں میں کرسیاں نہ بنالیا کرو۔ بہتیری سواریاں ایسی ہیں جو اپنے سوار سے زیادہ بہتر اور زیادہ ذکرِ الٰہی کرنے والی ہوتی ہیں۔

(معاذ بن انسؓ / احمد)

و۔ جس محلّے والوں کی صُبح اس حال میں ہو کہ اس رات اسمیں کوئی بھوکا رہ گیا تو ان لوگوں سے اللہ تعالےٰ بری الذمّہ ہو گیا۔ (ابو ہریرہؓ / احمد / موصلی - بزار - اوسط)

و۔ ایک شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی۔ حضورؐ نے اس کا

علاج یہ بتایا کہ یتیم کے سر پر رحمت کا ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ (ابو ہریرہؓ / احمدؒ)

و۔ بخدا وہ مومن نہیں۔ بخدا وہ مومن نہیں۔ بخدا وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا کہ کون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا: وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

(ابو ہریرہؓ / بخاری و مسلم)

و۔ جس نے میری ایک سُنّت کو بھی، جو میرے بعد ختم ہو چکی ہو، زندہ کیا وہ میرا مُحبّ ہے اور جو میرا مُحبّ ہے وہ میرے ساتھ ہوگا۔

(علیؓ / رزین)

لوگو! اعمال میں اپنی برداشت کا خیال رکھو، ورنہ تم ہی اُکتا جاؤ گے نہ کہ خُداوندِ کریم۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس میں مداومت

ہو۔ اگرچہ وہ عمل مختصر ہو۔ (عائشہؓ / متفق علیہ)

و۔ سہولت پیدا کرو۔ دشواری پیدا نہ کرو
خوشخبری سناؤ، نفرت نہ دلاؤ۔ (انسؓ / متفق علیہ)

و۔ دین سہل چیز ہے۔ جو شخص اس میں سختی پیدا کرے گا،
اُسی پر وہ ہی سختی مسلّط رہے گی۔ (ابوہریرہؓ / متفق علیہ)

و۔ صالح سیرت، عمدہ طریقہ اور میانہ روی نبوّت کے
چالیس اجزاء میں سے ایک خالص جزو ہے۔
(ابن عباسؓ / ابوداؤد)

و۔ میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ سمیر بن عبدالرحمان سالقہ امتوں
کے واقعات سُنا رہے تھے اور دوسری طرف حمید
بن عبدالرحمان علم دفن کی تعریف میں مصروف تھے۔ اسی
فکر میں کہ دونوں میں سے کس کے حلقے میں بیٹھوں،
اونگھنے لگا۔ رؤیا میں ایک فرشتہ آیا اور بولا کہ

تم یہ سوچ رہے ہو کہ دونوں میں سے کس کے پاس بیٹھوں
اگر کہو تو تمہیں حمید کے حلقے میں جبریلؑ کو بیٹھا ہوا دکھا
دوں۔ (ابنِ سیرینؒ / دارمی)

و۔ عہدِ نبویؐ میں دو بھائی تھے، ایک حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس علم حاصل کرتا تھا، دوسرا دستکاری کر کے روٹی کماتا۔ دستکار نے اپنے بھائی کا شکوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ فرمایا: تمہیں اسی طالب علم کے صدقے میں روزی ملتی ہے (انسؓ / ترمذی)

و۔ اللہ جل شانہٗ، جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے۔
(ابن عباسؓ / بخاری۔ مسلم۔ ترمذی)

و۔ بخدا! اگر تمہاری تبلیغ سے ایک شخص کو بھی ہدایت حاصل ہو جائے تو یہ تمہارے لیے سُرخ اونٹوں

سے بہتر ہے۔ (سہلؓ بن سعدؓ / ابوداؤد)

۵۔ عبداللہ بن عمرؓ ہر جمعرات کو وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! میری تمنّا یہ ہے کہ آپ ہر روز یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ آپؓ نے جواب دیا: مجھے اس سے جو چیز مانع ہے وہ یہ ہے کہ میں تم لوگوں کو اُکتانا پسند نہیں کرتا۔ جس طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی اکتاہٹ کا لحاظ رکھتے ہوئے وعظ فرمایا کرتے تھے، اِسی طرح میں بھی تم لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتا ہوں۔

(شقیقؓ / بخاری۔ مسلم۔ ترمذی)

۶۔ عوام کو ان کی عقل کے مطابق مسائل بتاؤ۔ کیا تمہیں پسند ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی جائے؟ (علیؓ / بخاری)

و۔ جب تم لوگوں کے سامنے ایسی گفتگو کرو گے جو اُن کی عقل کی رسائی سے باہر ہو تو وہ کچھ لوگوں کے لیے فتنہ بن جائے گی۔ (ابن مسعودؓ / مسلم)

و۔ جب تم میں سے کوئی امامت کرائے تو تخفیف سے کام لے کیونکہ مقتدیوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے سبھی ہوتے ہیں۔ (ابوہریرہؓ / متفق علیہ)

و۔ رات کی نماز کو نہ چھوڑو اگرچہ بکری دوہنے کی مقدار کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

(جابرؓ / اوسط)

و۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم قبل از عشاء سونے سے اور بعد از عشا بے کار باتیں کرنے سے منع فرماتے تھے۔ (ابوہریرہؓ / بخاری، مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

و۔ مومن کو ایک کانٹا وغیرہ بھی چبھے تو اللہ تعالیٰ اس

کے عوض اِسکا ایک درجہ بُلند کر دیتا ہے اور
اس کی ایک خطا معاف کر دیتا ہے۔

(عائشہؓ / موطا۔ ترمذی۔ اوسط۔ صغیر)

۹۔ جو شخص بھی شام کو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے،
اس کے لیے ستّر ہزار فرشتے صُبح تک دُعائے مغفرت
کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنّت میں ایک
باغ تیار ہو جاتا ہے اور جو صُبح ایسا کرے اس کے لیے
ستّر ہزار فرشتے شام تک دُعائے مغفرت کرتے
رہتے ہیں اور جنّت میں اس کے لیے ایک باغ
تیار ہو جاتا ہے۔ (علیؓ / ابوداؤد۔ ترمذی)

۹۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ
گزرا۔ پوچھا یہ راحت پانے والا ہے یا راحت دینے
والا؟ کسی نے اس بات کی وضاحت کے لیے عرض کیا

فرمایا: بندۂ مومن مر کر دُنیا کے جھنجھٹوں سے آرام پالیتا ہے اور بندۂ فاجر کے مرنے سے انسان، زمین، شجر اور دوسرے ذی رُوح کو آرام نصیب ہوتا ہے۔

(ابو قتادہؓ / بخاری، مسلم، موطا، نسائی)

و۔ کچھ لوگ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازے کو لیے ہوئے گزرے اور اس کی تعریفیں کیں۔ فرمایا کہ اسکے لیے جنّت واجب ہوگئی۔ پھر دُوسرا جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اسکی بُرائی کی۔ فرمایا اس کے لیے دوزخ لازم ہوگئی۔ پھر فرمایا کہ تم آپس ہی میں ایک دوسرے کے گواہِ عمل ہو۔

(ابو ہریرہؓ / ابو داؤد)

و۔ اگر کوئی مسلمان مر جائے اور اس کے قریب ترین پڑوسیوں میں سے تین گھرانے بھی اس کی کسی

نیکی کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے اپنے علم کے مطابق جس خیر کی گواہی دے رہے ہیں، میں اسے قبول کرتا ہوں اور اسکی جو بُرائی میں جانتا ہوں، اُسے میں معاف کرتا ہوں۔

(ابوہریرہؓ / احمد)

و۔ میں نے تمہیں پہلے زیارتِ قبور سے روک دیا تھا۔ (کیونکہ تم حدیث الاسلام تھے) اور اب (جبکہ توحید پختہ ہو چکی ہے) زیارت کر سکتے ہو۔ کیونکہ قبریں تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔ (بریدہؓ / مسلم۔ اصحابِ سنن)

و۔ بحر و بر میں جو مال تلف ہوتا ہے، وہ زکوٰۃ روک رکھنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (عمرؓ / اوسط)

و۔ ابنِ آدم کا حق سوائے ان تین چیزوں کے اور کسی شے سے وابستہ نہیں۔ وہ گھر جس میں وہ رہے۔ وہ

کپڑا جس سے وہ ستر پوشی کا کام لے۔ اور خشک روٹی و پانی۔ (عثمانؓ / ترمذی)

۹۔ ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! میری ماں مرگئی اور اس کے ذمّے مَنّت کا روزہ تھا تو کیا میں اسکی طرف سے روزہ رکھ لوں؟ فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تُو اسے ادا کر دیتی تو یہ اُس کی طرف سے ادا ہو جاتا یا نہیں؟ عرض کیا! ہاں ہو جاتا۔ فرمایا کہ پھر اپنی ماں کی طرف سے روزہ بھی رکھ لے۔ (ابن عباسؓ / للسنۃ الامالکا)

۹۔ جو شخص اس لیے علم پڑھتا ہے کہ علماء کا مقابلہ اور جُہلا سے مناظرہ کر کے عوام کو اپنی طرف مائل کر لے، اسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈالے گا۔

(کعب بن مالکؓ / ترمذی)

و۔ میں نے جن اُمور کی وضاحت نہیں کی، ان کی بابت دریافت مت کرو۔ پہلی اُمتیں اپنے نبیوں سے ایسے ہی سوالات کرنے پر اور انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک کردی گئیں۔ جن اُمور سے میں روک دوں، اُن سے تم بچے رہو اور جو حکم دوں مقدور بھر اس پر عمل کرو۔ (ابوہریرہؓ / بخاری، مسلم و ترمذی)

و۔ بدترین وہ لوگ ہیں جو شر انگیز مسائل پوچھ کر علماء کو مغالطے میں ڈالتے ہیں۔ (ابوہریرہؓ / رزین)

و۔ تمہیں یہ علم نہیں کہ مومن کا سجدہ مقامِ سجدہ کو سات تہوں تک پاک کر دیتا ہے؟

(عائشہؓ / اوسط)

ایک شخص حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سائل بن کر حاضر ہوا اس نے آپؐ سے چند سوالات کیے جن کے جوابات آپ نے مرحمت فرمائے۔

اس نے پوچھا: اے اللہ کے نبیؐ! میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں۔

آپؐ نے فرمایا: اللہ سے ڈرتا رہ تو سب سے بڑا عالم بن جائے گا (یعنی اللہ کا خوف رکھ اور اس کے حکموں پر عمل کر، اللہ تجھے علم و حکمت کے خزانے بخش دیں گے)

اس نے پوچھا: میں چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں سے زیادہ مالدار بن جاؤں۔

ارشاد ہوا: قناعت اختیار کر سب سے زیادہ مالدار ہو جائے گا۔

اس نے عرض کیا، میں چاہتا ہوں کہ سب سے بہتر شخص بن جاؤں۔

فرمایا: سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے تُو سب کے لیے نفع بخش بن جا، سب سے بہتر شخص بن جائے گا۔

اس نے عرض کیا: میں سب سے عادل شخص بننا چاہتا ہوں ارشاد فرمایا تُو دوسروں کے لیے وہی پسند کر جو تو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو سب سے زیادہ منصف اور عادل ہو جائے گا۔

عرض کیا: میں اللہ کے دربار میں سب لوگوں سے زیادہ مقرّب بننا چاہتا ہوں۔

فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کر، تُو اللہ کے دربار میں سب سے زیادہ مخصوص اور مقرّب بن جائے گا۔

عرض کیا: میں محسنین اور نیکوکاروں سے بننا چاہتا ہوں۔

ارشاد ہوا: تُو اللہ کی یوں عبادت کر گویا تُو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو (کم از کم) اس طرح جیسے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے۔

فرمایا: اپنے اخلاق سنوار لے، تیرا ایمان مکمل ہو جائے گا۔

پوچھا: میں اطاعت گزاروں میں سے بننا چاہتا ہوں

ارشاد ہوا: اپنے فرائض ادا کرتا رہ تو اللہ کے مطیع لوگوں میں شمار ہو گا۔

عرض کیا: میں اللہ سے اس حال میں ملنا چاہتا ہوں کہ میں تمام گناہوں سے پاک صاف ہوں۔

فرمایا: جنابت سے غُسل کیا کر اس کی برکت سے گناہوں سے پاک اُٹھے گا۔

عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ حشر میں نور کے ساتھ اُٹھایا جاؤں۔ فرمایا: تو کسی پر ظلم نہ کر، قیامت کے دن نور میں اُٹھے گا

عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم کرے

فرمایا: تو اپنی جان پر رحم کر (اطاعت کر کے خود کو دوزخ سے بچا) اور خلقِ خدا پر رحم کر، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔

عرض کیا: میں چاہتا ہوں میرے گناہ کم ہو جائیں

فرمایا: کثرت سے استغفار کیا کر، تیرے گناہ کم تر ہو جائیں گے۔

عرض کیا: میں سب لوگوں سے بزرگ تر بننا چاہتا ہوں۔

فرمایا: مصیبت میں لوگوں سے اللہ کی شکایت نہ کر سب لوگوں سے بزرگ تر ہو جائے گا۔

عرض کیا: میں چاہتا ہوں میرے رزق میں زیادتی ہو۔

فرمایا: تو ہمیشہ طہارت سے رہ، تیرے رزق میں برکت ہوگی۔

عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ اور رسولؐ کا دوست بن جاؤں۔

فرمایا: جو چیزیں اللہ اور رسولؐ کو پسند ہیں، ان کو پسند کر اور جن چیزوں سے اللہ اور اس کے رسولؐ کو نفرت ہے، ان سے نفرت کر۔ تو اللہ اور اس کے رسولؐ کا دوست بن جائے گا۔

عرض کیا: میں اللہ کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں۔

فرمایا: کسی پر بے جا غصّہ نہ کر تو اللہ کے غضب اور ناراضی سے بچ جائے گا۔

عرض کیا: میں اللہ کے ہاں مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں

ارشاد ہوا: حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچ، تو مستجاب الدّعوات ہو جائے گا۔

عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو قیامت میں سب کے سامنے رُسوا نہ کرے۔

فرمایا: اپنی شرم گاہ کی حفاظت کر، اللہ تجھے رسوا نہ کریگا۔

عرض کیا: میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ میرے عیب چھُپالے

فرمایا: تو اپنے بھائیوں کے عیب چھُپالے، اللہ تعالیٰ تیرے عیب چھُپائے گا۔

عرض کیا: میری غلطیاں کس طرح معاف ہوسکتی ہیں؟

فرمایا: خوفِ الٰہی سے رونے سے اور اللہ سے عاجزی کرنے سے اور بیماریوں سے

عرض کیا: کون سی نیکی اللہ کے نزدیک افضل ہے؟

فرمایا: اچھے اخلاق، انکسار، مصیبتوں پر صبر اور

اللہ کے فیصلوں پر خوشی۔

عرض کیا: اللہ کے نزدیک سب سے بڑی برائی کیا ہے؟

فرمایا: بدترین اخلاق اور کنجوسی جس کی اطاعت کی جائے۔

عرض کیا: کون سی چیز اللہ کے غضب کو روکتی ہے؟

فرمایا: پوشیدگی سے صدقہ دینا، قرابت داروں کا حق ادا کرنا اور ان سے سلوک و احسان سے پیش آنا۔

عرض کیا: جہنم کی آگ کو کون سی چیز بجھائے گی۔

فرمایا: روزہ

کنز العمال جامع صغیر

علامہ سیوطیؒ صفحہ ۶۰۱

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

خطبۂ خلافت حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفۂ راشد حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ بیعتِ عامّہ کے وقت مسجدِ نبوی میں تشریف لائے۔ اصحابِ کبارؓ اور مہاجرینؓ و انصارؓ مسجد میں موجود تھے آپؓ منبر پر جلوہ فرما ہوئے مگر جس درجہ پہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوا کرتے تھے، اسے چھوڑ کر ایک درجہ نیچے بیٹھے۔ بیعتِ عامّہ سے فراغت کے بعد آپ نے حاضرین سے مخاطب ہو کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

لوگو! مجھے تم پر حاکم بنایا گیا ہے حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں ٹھیک رستے پر چلوں

تو میری مدد کرو اور اگر دیکھو کہ میں غلط رستے پر جا
رہا ہوں تو مجھے سیدھا کر دو۔ صدق امانت
ہے اور کذب خیانت۔ ہر ضعیف میرے
نزدیک اس وقت تک طاقتور ہے جب
تک میں اسے اس کا حق دِلوا نہ دوں اور ہر
طاقتور میرے نزدیک اس وقت تک ضعیف اور
کمزور ہے جب تک میں اس سے مظلوم کا حق نہ
لے لوں۔ تم میں سے کوئی شخص جہاد کو ترک نہ کرے
کیونکہ جو قوم جہاد ترک کر دیتی ہے اللہ تعالیٰ اس
پہ ذِلّت طاری کر دیتا ہے اور جس قوم میں بے حیائی
اور بدکاری پھیل جاتی ہے تو ساری قوم پہ کوئی بلا اور
مصیبت آجاتی ہے۔ جب تک میں اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کروں میری اطاعت کرو
اور جب میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام کی نافرمانی کروں

تو تم پر میری اطاعت واجب نہیں۔اب نماز کے لیے اُٹھو، اللہ تعالیٰ تم پہ رحم فرمائے۔

(البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۴۸ ج ۵

کنز العمال ج ۳ صفحہ ۱۲۹)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہٗ کا یہ خطبہ اپنی نظیر آپ ہے۔ یہ خطبہ اسلام کے جمہوری نظام کی عمدہ صراحت ہے اور اسلامی مملکت کے حاکم اور رعایا کے حقوق کی وضاحت ۔ اس خطبہ میں حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہٗ نے لوگوں کے سامنے اپنی سیاست نہایت واضح طور پر بیان کردی آپؓ نے یہ واضح کردیا کہ آپؓ کی نظروں میں سب مُسلمان برابر ہیں۔ ہر شخص کو اس کا حق ملنا چاہیئے خواہ وہ ضعیف ہی کیوں نہ ہو۔ امیر کی اطاعت

اس وقت تک ہی واجب ہے جب تک وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرتا ہے اور خلیفہ وقت احتساب سے بالاتر نہیں۔

حُرّیتِ فکر کی ایسی مثال آج کی متمدّن دُنیا میں بھی نہیں ملتی۔

موسیٰؒ بن عُقبہؒ نے مغازی میں اور حاکمؒ نے مستدرک میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے آپؐ کا خطبہ ان الفاظ میں روایت کیا ہے

"خدا کی قسم! میں امارت اور خلافت کا کبھی خواہشمند نہیں ہوا نہ دن میں نہ رات میں اور نہ کبھی اس کی طرف مائل ہوا اور نہ حق تعالیٰ سے علانیہ یا پوشیدہ طور پر میں نے کبھی امارت کی دُعا مانگی البتہ مجھے یہ ڈر ہوا کہ کوئی فتنہ نہ کھڑا ہو جائے اس لیے بادلِ نخواستہ

میں نے امارت کو قبول کر لیا اور مجھے امارت میں کوئی راحت نہیں میری گردن پر ایک عظیم بوجھ ڈالا گیا جسے اٹھانے کی اپنے اندر طاقت نہیں پاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے۔

کنزالعمال جلد سوم صفحہ ۱۳۱ پہ

آپؓ کا خطبہ بایں الفاظ منقول ہے :

لوگو ! اگر تمہارا یہ گمان ہو کہ میں نے یہ خلافت اس لیے قبول کی ہے کہ میں خلافت و امارت کا خواہشمند تھا یا میں مسلمانوں میں اپنی برتری اور فوقیت چاہتا تھا تو (جان لو) اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے اس ارادہ سے خلافت کو قبول نہیں کیا۔ خدا کی قسم میں نے دن یا رات کی کسی بھی ساعت میں امارت و خلافت کی کبھی

حرص نہیں کی اور نہ ظاہر و باطن میں
اللہ سے اس کی دُعا مانگی۔ میری تمنّا تو
یہ تھی کہ میرے سِوا کسی اور صحابیِ رسُول
صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ منصب سونپ دیا
جاتا کہ وہ مسلمانوں میں عدل کرتا اور
اب (بھی) میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ
یہ امارت تمہیں واپس ہے اور جو بیعت
تم میرے ہاتھ پہ کر چکے ہو وہ سب
ختم ہے، تم جسے چاہو یہ امارت و
خلافت اس کے سپُرد کر دو، میں
تمہیں میں سے ایک فرد ہوں۔

والسلام! یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذُوالفضلِ العظیم

پہلا خطبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور روزِ آخرت کے تذکرہ کے بعد فرمایا:

لوگو! میں تمہارا خلیفہ مقرر ہوا ہوں۔ اگر یہ توقع نہ ہوتی کہ میں تمہارے لیے بہترین اور سب سے زیادہ طاقتور ثابت ہوں گا اور میں تمہارے اہم کاموں کو انجام دینے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہوں تو میں اس ذمہ داری کو قبول نہ کرتا

عمرؓ کے لیے (میرے لیے) یہ تشویشناک مہم کافی ہے کہ وہ اس بات کا انتظار کرے کہ وہ تمہارے

حقوق کی کیسے حفاظت کرتا ہے اور تمہارے ساتھ
کیا سلوک کرتا ہے۔ اہم کاموں میں صرف اپنے پروردگار
ہی سے مدد طلب کی جاسکتی ہے کیونکہ عمرؓ کو اپنی قوت
پہ کوئی اعتماد نہیں جب تک اللہ بزرگ و برتر
کی مدد و تائید و رحمت اس کے شاملِ حال نہ ہو۔ اللہ بزرگ
و برتر نے مجھے تمہارے کاموں کو انجام دینے کی ذمہ داری
سونپی ہے اس لیے میں اللہ ہی سے اس مقصد کی تکمیل
کے لیے امداد کا خواہاں ہوں تاکہ وہ اس کام کی تکمیل میں
بھی میری ویسی ہی حفاظت فرمائے جیسی اس نے
دوسرے کاموں میں میری حفاظت اور مدد فرمائی ہے۔
وہ اپنے احکام کے مطابق مجھے (تمہارے مالِ غنیمت
کی) تقسیم میں عدل و انصاف کی توفیق عطا فرمائے گا
کیونکہ میں بہت ہی کمزور مسلمان بندہ ہوں۔ اللہ ہی میری

مدد کر سکتا ہے۔

خلافت کا منصب انشاء اللہ میرے اخلاق و عادات میں کوئی تبدیلی نہیں کرے گا کیونکہ عظمت و برتری صرف اللہ بزرگ و برتر کو حاصل ہے، اللہ کے بندوں کو اس میں سے کوئی حصہ حاصل نہیں۔ اس لیے تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ خلیفہ بننے کے بعد عمرؓ تبدیل ہو گیا ہے۔

میں بذاتِ خود حق و صداقت کو سمجھوں گا اور اس کے لیے پیش قدمی کروں گا اور اپنا معاملہ تمہارے سامنے پیش کروں گا تاہم جس کسی کو ضرورت درپیش ہو یا اس پہ ظلم ہوا ہو یا میرے خلاف اسے کوئی شکایت ہو تو وہ مجھ سے بدلہ لے سکتا ہے کیونکہ میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں اس لیے تم ظاہر و باطن

اور اپنی عزّت و آبرو کے تحفّظ کے وقت ہر حالت میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

تم بذاتِ خود حقّ و صداقت کو قائم رکھو اور کوئی دوسرے پہ حملہ نہ کرے اور پھر میرے پاس اپنے مقدمات لاؤ اس وقت میں کسی کے ساتھ بے جا رعایت نہیں کروں گا۔

مجھے تمہاری بھلائی عزیز ہے اور تمہاری شکایت کو دُور کرنا میرا محبوب کام ہے۔

میں اپنی امانت (خلافت) اور اپنے فرائض کا ذمّہ دار ہوں اور انشاء اللہ اپنے فرائض اور کاموں کو بذاتِ خود انجام دوں گا ،

اسے کسی کے سپرد نہیں کرونگا

اس کے علاوہ دیگر اُمور کو بھی

مخلص اور خیر خواہ لوگوں کے
سپرد کروں گا اور
انشاء اللہ ان لوگوں کے
علاوہ اور کسی کے سپرد اپنی
امانت نہیں کروں گا۔

(تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۲۶۸/۹)

اس خطبہ میں تائیدِ الٰہی پہ اعتماد
خدائی مدد کی ضرورت، تقویٰ و
صداقت کی اہمیّت، انصاف
پسندی اور اپنی ذمّہ داری کا احساس
کارفرما نظر آتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

پہلا خطبہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

تاریخ طبری حصہ سوم صفحہ ۳۱۶ پہ سیف کی روایت ہے کہ جب اہلِ شوریٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پہ بیعتِ خلافت کر لی تو وہ بہت اداس ہو کر منبرِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم پہ کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثنا کی، حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجا اور فرمایا:

"تم قلعہ بند گھر میں اپنے آپ کو سمجھتے ہو اور عمر کے بقیہ حصے میں ہو اس لیے اپنی (باقی ماندہ) زندگی میں بہت جلد نیک کام سرانجام دو اور جو نیک کام تم کر سکتے ہو اس سے دریغ نہ کرو کیونکہ تمہیں صبح یا شام کوچ کر کے یہاں سے جانا ہو گا۔

آگاہ ہو جاؤ کہ دُنیا مکر و فریب میں لپٹی ہوئی ہے اس لیے تمہیں دُنیا کی زندگی فریب میں مبتلا نہ کر دے۔ تم گزری ہوئی باتوں سے عبرت حاصل کرو اور سرگرمی کے ساتھ (نیک) کام کرو اور غافل نہ رہو کیونکہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے غافل نہیں ہے۔

وہ دنیا دار اور اُن کے فرزند کہاں ہیں جنہوں نے دُنیا میں عمارتیں تعمیر کیں اور عرصہ دراز تک دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے؟ کیا دُنیا نے انہیں نہیں چھوڑا ہے۔؟

تم بھی دُنیا کو وہیں پھینک دو جہاں اللہ تعالےٰ نے اسے پھینکا ہوا ہے (اسکی بجائے) آخرت کے طلب گار رہو

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی کیا ہی اچھی مثال
دی ہے اور (قرآن میں) فرمایا ہے
اے پیغمبرؐ !
تم انہیں دنیا کی زندگی کی مثال
بیان کرو کہ وہ پانی کی طرح ہے
جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا ہو۔
اس خُطبہ میں نیکی کی تلقین، دُنیا سے
بے رغبتی اور دُنیا کی بے ثباتی کا بیان
کتنا مؤثر اور
فکر انگیز ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

خطبۂ خلافت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد یہ خطبہ دیا:

اللہ عزّوجل نے ایسی کتاب نازل فرمائی جو لوگوں کو ہدایت کرنے والی ہے (اور اللہ نے) اس کتاب میں ہر قسم کے خیر و شر کو بیان فرمایا۔ اب تمہیں چاہیئے کہ تم خیر قبول کر لو اور شر کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرو وہ تمہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے زمینِ حرم کو محترم قرار دیا ہے اور مسلمان کی جان کو ہر چیز سے زیادہ محترم ٹھہرایا ہے اس نے مسلمانوں کے ساتھ اخلاص اور باہم متحد رہنے

کا حکم فرمایا ہے۔

مسلم وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر لوگ محفوظ رہیں سوائے اس صورت کے کہ اللہ تعالےٰ ہی نے اس کی ایذا دہی کا حکم دیا ہو (مُسلمان کو دکھ دینا جائز نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ کے قانون کی خلاف ورزی کرے اور اسے قانون کے مطابق سزا دیجائے) تم موت آنے سے قبل عام اور خاص سب احکام پہ عمل کرلو کیونکہ لوگ تمہارے سامنے موجود ہیں اور موت تمہیں گھیرتی چلی آرہی ہے۔ تم گناہوں سے ہلکے ہوکر (تائب ہوکر) موت سے ملو۔ لوگ تو ایک دوسرے کا انتظار ہی کرتے رہتے ہیں تم لوگ اللہ کے بندوں اور اس کے شہروں کی بربادی

کے معاملے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تم سے
اس کا ضرور سوال کیا جائے گا حتیٰ کہ چوپاؤں
اور گھاس پھونس کے بارے میں بھی تم سے
سوال ہوگا۔ اللہ عزوجل کی اطاعت کرو
اس کی نافرمانی نہ کرو۔ جہاں کہیں تمہیں بھلائی کی
بات نظر آئے اسے قبول کرو اور جو برائی
دیکھو اسے چھوڑ دو اور اس وقت کو یاد رکھو جب
تم لوگ تھوڑی تعداد میں تھے اور زمین میں کمزور تھے

(تاریخ طبری حصہ سوم صفحہ ۴۲/۴۱)

اس فصیح و بلیغ خطبہ میں خونِ مسلم کی حُرمت،
امن و اتحاد کی اہمیت، زندگی کی بے ثباتی، اطاعتِ الٰہی
کی ترغیب اور معصیت کے اِرتکاب سے اجتناب
کی تلقین نظر آتی ہے۔

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۶۲

تو نے دیکھا نہیں بلبل عام پرندوں کیطرح نہیں،
خاص انداز سے اٹھکھیلیاں کرتی ہوئی اُڑا
کرتی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد الحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۶۳

قرض کی ادائیگی ـــــ بہترین صدقہ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۶۴

کسی نے بھی کسی حال کا کیا جائزہ لینا ہوتا ہے

فُقرا ـــــــ مغلوب الحال نہیں،
قوی الحال ہوتے ہیں، ماشاء اللہ!

مغلوب الحال ـــــــ افسردہ
قوی الحال ـــــــ عزیز

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۶۵

بندہ جب اللہ کا ذکر کرتا ہے
اللہ بھی کرتا ہے لَادِیب یاحیّ یاقیوم

اللہ اور بندے کے مابین سننا اور سنانا
ہمہ وقت جاری رہتا ہے

زبان جب چُپ ہو جاتی ہے، ذکر کی آواز
دماغ میں گونجتی رہتی ہے یا حیّ یا قیّوم
کی صاف آواز سنائی دیتی ہے۔

پھر کوئی پروا نہیں، یا حیّ یا قیوم ساتھ ہے
یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۸۰۶۶

بڑے میاں! کوئی مانے نہ مانے، فقرا کے
جُملہ مقامات
ترک
ہی کے تابع ہیں
بھانویں کچھ بھی نہ پڑھ، کچھ بھی نہ کر،
کافی ہے یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۸۰۶۷

کِبر امارت کا ایک جزو ہے۔
امارت نے کبھی عجز کا لبادہ
نہیں اوڑھا۔ یا حیّ یا قیوم

۸۰۶۸

ختم کسی کا بھی ہو، برکات کا موجب ہوتا ہے
اِہتمام سے کیا جاتا ہے۔ ثواب

اللہ کی بارگاہِ عالیہ میں تو ہر کوئی
عاجز ہے، عاجز وہ ہے جو عام مخلوق میں عجز
کا مظاہرہ کرے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

کے لیے کیا جاتا ہے۔
اللہ کریم ہے، مخلوق محتاج ہے،
ردّ نہیں فرماتا۔
جو کرنے کا متحمّل نہیں، نیت ہی کا ثواب
قبول فرمالیتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۶۹

حاجات جب قاضی الحاجات کے حوالے
کی گئیں۔ مَتروکُکَ بِکَ کُلُّ حاجَۃٍ کہلائیں
یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۷۰

تیری بے باکی کی کوئی مثال، اے او
نوجوان مسلم!
کسی اور تاریخ میں نہیں ملتی۔ جب
کرنے پہ آتا، کسی کثرت کو خاطر میں نہ لاتا،
کبھی خوف نہ کھاتا، کر کے ہی دم لیتا۔

جب تُو ماسوا سے کُلیتاً بے نیاز ہو کر
توکلتُ علی اللہ نعرہ زن ہوتا، رن کانپ
اُٹھتا۔ پہاڑ تک لرزتے۔ کائنات دم بخود
رہ جاتی۔ ملائکہ تو متحیر ہوتے ہی، شیاطین تک
کانپنے لگتے۔ کوئی تاب لانے کی جرأت نہ رکھتا۔
تو اپنے سر پہ شہادت کی ٹوپی سجائے رکھتا۔

یہی تیری حرزِ جاں ہوتی۔ کبھی نہ اتارتا۔
تُو ہر مقام پہ موت کا اِستقبال کرتا۔
موت تیرے پیچھے پیچھے پھرتی اور
اب تُو صرف ایک نام کا کھلونا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۷۱

جو بھی اس راہ میں پامال ہوا، سرفراز ہوا
اِفتخارانہ ناز نے اس کا استقبال کیا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۷۲

شہادت مقصود و مطلوب نہیں، تیرے دَر پہ
لُٹ جانا
کسی مقام کو کبھی خاطر میں نہ لانا
خاک کو خاک ہی کے سپرد کر دینا
محبّت کی عزّت بھی ہے، آبرو بھی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۸۰۷۳

حال لکھ رہا ہے
حال ہی لکھوا رہا ہے
قال اِس حال سے بے خبر

قال کے پاس حال نہیں ہوتا اور حال کے
بغیر، کوئی قال، کسی بھی منڈی میں، کسی بھاؤ
نہیں بکتا۔

قال کا پھل کڑوا، ترش، نہ کھانے کے
قابل نہ منڈی میں لے جانے کے۔
حال شیریں، لذیذ، مقبولِ عام

قال سے کائنات بھرپور
حال ناپید تو نہیں — شاذ و نادر

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

اسلامی عدل کا ایک بے مثال نمونہ

شیخ المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ العزیز کے ملفوظات **فوائد الفواد** میں بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کی ایک زرہ گم ہوگئی تھی - اتفاقاً ایک دن آپؓ نے وہی زرہ ایک یہودی کے پاس دیکھی تو آپؓ نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ یہ زرہ میری ہے یہودی نے کہا یہ زرہ میری ہے اور آپ اسے اس وقت تک نہیں لے سکتے جب تک عدالت میں دعویٰ دائر کر کے ثبوت پیش نہ کریں اور عدالت آپ کے حق میں فیصلہ نہ کر دے -

آپؓ نے فرمایا میں ہی خلیفہ ہوں اور میں ہی مدعی تو

یہ دعویٰ کس طرح ثابت ہوگا۔

بہتر یہ ہے کہ قاضی شُریحؒ کے پاس اس دعویٰ کو تکمیل تک پہنچائیں۔ قاضی شُریحؒ حضرت علیؓ کے نائب اور چیف جسٹس تھے۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے ان کی عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ مقدمے کی سماعت کے پہلے ہی مرحلے میں قاضی شُریحؒ نے حضرت علیؓ سے مخاطب ہو کر کہا اگرچہ آپ خلیفۂ وقت ہیں مگر اس وقت آپ ایک مدعی کے طور پر آئے ہیں اس لیے آپ یہودی کے برابر کھڑے ہوں۔ حضرت علیؓ نے اس بات کو بُرا نہیں مانا بلکہ قاضیٔ عدالت کے حکم کے مطابق یہودی کے برابر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ یہ زرہ میری ہے جس پر یہودی نے ناحق قبضہ کر رکھا ہے۔ قاضی شریحؒ نے کہا کہ اپنا دعویٰ ثابت کرنے

لیے گواہ پیش کیجیے۔ آپؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ اور اپنے غلام قنبرؓ کو بطور گواہ پیش کیا۔ قاضی شریحؒ نے کہا کہ حسنؓ آپ کا بیٹا ہے اور قنبرؓ غلام یعنی دونوں آپ کے گھر کے فرد ہیں اس لیے عدالت ان دونوں کی گواہی آپ کے حق میں قبول نہیں کر سکتی، کوئی اور گواہ پیش کیجیے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ان دونوں کے علاوہ میرا کوئی اور گواہ نہیں ہے جسے میں عدالت میں پیش کروں۔

قاضی شریحؒ نے حکم دیا کہ چونکہ حضرت علی المرتضیٰؓ گواہ پیش کر کے زرہ پہ اپنا حق ملکیت ثابت نہیں کر سکے، اس لیے حضرت علیؓ اسے لینے کے مجاز نہیں ہیں۔ پس فیصلہ کیا جاتا ہے کہ زرہ یہودی کو دے دی جائے تا آنکہ علی المرتضیٰؓ عدالت کے تقاضے کے مطابق

گواہ پیش کرکے اپنے دعوے کا ثبوت فراہم نہ کریں۔
یہ فیصلہ سُن کر وہ یہودی ہکّا بکّا رہ گیا۔ اس کے وہم و
گمان میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ خلیفۂ وقت کا مقرّر کردہ
کوئی قاضی خود خلیفہ پر اتنی جرح کرسکتا ہے اور اس
کے خلاف فیصلہ دے سکتا ہے۔ وہ اسلامی عدل کے
اس نمونے سے اتنا متاثر ہوا کہ فوراً مُسلمان ہوگیا اور
زرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے کرکے کہنے
لگا کہ یہ زرہ واقعی آپ کی ملکیت ہے اور میں اس
پہ ناحق قابض تھا۔ آپ یہ زرہ قبول فرمائیے اور مجھے
میری زیادتی کی معافی عطا کیجئے۔

امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ حال دیکھا
تو اپنی زرہ اسی کو بخش دی بلکہ اسے ایک گھوڑا بھی بطورِ عطیّہ
عنایت فرمایا۔ ماشاء اللہ مبارکًا مکرمًا مشرفًا

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم یاحیّ یاقیوم

روحانیت کے کمال اور اللہ پہ بھروسہ کی ایک نادر مثال

تیسری صدی ہجری میں مصر میں ایک زاہد ابوالحسن نبانؒ رہتے تھے۔ طولونی حکومت کے پہلے فرماں روا احمد بن طولون نے کسی بات پہ ناراض ہو کر انہیں شیر کے آگے ڈالنے کا حکم دیا۔

عربی ادیب مُصطفٰے صادق الرافعی (متوفّٰی ۱۹۳۷ء) "الاسد" کے عنوان سے یہ واقعہ تحریر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ احمد بن طولون ایک لونڈی کے بطن سے تھا۔ اس کا باپ طولون غُلام تھا۔ احمد کے مزاج میں ایک طرف عاجزی تھی تو دوسری طرف باغیانہ

خیالات۔ وہ ایک بُلند ہمت شخص تھا۔ اُس نے شروع ہی سے تہیّہ کر لیا تھا کہ وہ ذِلّت و غُلامی کی زندگی کو عزّت کی زندگی میں بدلے گا۔ اس نے لگاتار محنت کی، علم حاصل کیا اور کچھ عرصہ صُوفیہ کی خدمت میں بھی حاضری دی۔ رفتہ رفتہ وہ ممتاز ہوتا گیا یہاں تک کہ مسندِ شاہی تک جا پہنچا۔ اس کے مزاج کی دو رُخی اس کے اعمال میں بھی نظر آتی تھی۔ کبھی نہایت نرم و رحمدل کبھی شیطانی حرکات کا منبع۔ اس نے زرِ کثیر صرف کر کے نامور طبیبوں کی نگرانی میں ایک شفاخانہ قائم کیا جہاں مریضوں کو لباس، ادویات خوراک اور رہائش سرکاری خرچ سے فراہم کی جاتی تھی۔ احمد ہفتہ میں تین ہزار درہم غرُبا و مساکین میں خیرات کرتا، رنگا رنگ کھانے پکوا کر غرُبا کو محل میں مدعو

کرتا اور انہیں پیٹ بھر کر کھلانے سے اسے دلی مسرّت ہوتی۔ قرآنِ کریم کی تلاوت اس کا معمول تھا۔ ذاکرین کا ایک بڑا گروہ اس کے محل کے اندر ایک خاص حجرے میں ذکرِ الٰہی میں محو رہتا تھا۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود وہ معمولی باتوں پہ لوگوں کو قتل کروا دینے میں بڑا غیر محتاط تھا۔ ایسے افراد جنہیں اس نے قتل کرا دیا یا قید میں اذیّت ناک زندگی گزارنے پہ مجبور کیا، اٹھارہ ہزار کے لگ بھگ تھے۔

وہ ایک دن کسی بات پہ حضرت بنانؒ سے ناراض ہو گیا اور انہیں شیر کے آگے ڈالنے کا حکم دیا۔ شیر بے حد قوی اور خوفناک تھا۔ اس کا مُنہ ایسا وسیع تھا گویا کسی قبر کا دہانہ ہو اور پیٹ ایک گہری قبر۔

شیخ کو چار دیواری میں بٹھا دیا گیا اور شیر کے پنجرے کا دروازہ اس چار دیواری میں کھول دیا گیا۔ شیر دھاڑتا ہوا پنجرے سے نکلا۔ اس کی گرجدار اور ہیبت ناک آواز سے دل دہلے جاتے تھے۔ شیر نے پنجرے سے نکل کر اپنے بدن کو سمیٹا۔ غیظ و غضب کے عالم میں اس کے بدن کے تمام بال کھڑے ہو گئے۔ وہ پوری قوت کے ساتھ شیخ بنانؒ کی طرف یوں لپکا جیسے ابھی ان کے پرخچے اڑا دے گا۔ اُدھر شیخ بنانؒ گردن نیچی کیے نہایت اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے شیر کی طرف نگاہ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ لوگ ایک وحشتناک منظر کے منتظر تھے لیکن یہ دیکھ کر اُن کی آنکھیں حیرت سے کھُلی کی کھُلی رہ گئیں کہ شیر حضرت شیخ بنانؒ کے قریب پہنچتے ہی اپنی ساری وحشت اور خونخواری

بھول کر ان کے سامنے زمین پر ہاتھ پھیلا کر لیٹ گیا۔ دوبارہ اُٹھا مگر اب وہ شیر معلوم نہیں ہوتا تھا۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے وہ شیخ کی طرف چلا اور ان کے پاس پہنچ کر ان کے جسم کے ساتھ اپنا جسم رگڑنے اور انہیں سونگھنے لگا جیسے ایک کتّا اپنے مالک سے پیار کرتا ہے۔ اس وقت شیخ یہ دیکھ رہے تھے کہ وہ ایک ایسی ہستی کے روبرو ہیں جس کے سامنے ہر بڑی سے بڑی قوت ہیچ ہے اور شیر نے اپنے سامنے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو خوفِ الٰہی کے سوا کسی اور خوف سے آشنا ہی نہیں تھا۔

جس طرح شیخ میں کوئی خوف، فکر، پریشانی اور ذاتی خواہش باقی نہ رہی تھی اسیطرح اس وقت شیر بھی اپنی خونخواری، ہلاکت خیزی اور وحشت و غضب

بھول چکا تھا۔

احمد بن طولون اور دیگر خواص و عوام جو شیخ کا عبرت ناک انجام دیکھنے کے لیے وہاں موجود تھے، اس انوکھی صورتِ حال پہ حیرت زدہ ہو گئے۔

واقعی جو شخص اپنی گردن اللہ کے سامنے جھکا دیتا ہے، اللہ کی ساری مخلوق اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتی ہے۔

ماشاء اللہ!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۷۴

حکم عام فہم، سادہ ہوتا ہے۔ تاویلات
میں اُلجھ کر اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے

تاویلات ہی نے وحدت کو کثرت میں
بانٹا۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۰۷۵

بادشاہ جہاں بھی رونق افروز ہوئے
حوروں کے منگل کو تو میں نے دیکھا نہیں
جانتا بھی نہیں
جسم الوجود کے رئیسِ اعظم نے آنکھیں

بچھا کر استقبال کیا اور
اسمِ اعظم کا ذکر جاری ہوا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۷۶

کائنات سو رہی تھی ، جاگ اُٹھی
تاریک تھی ، روشن ہوئی
بے کیف تھی ، پُرکیف ہوئی
بجھی ہوئی تھی ، سلگنے لگی
لٹی ہوئی تھی ، مسکرانے لگی
علیل تھی ، شفایاب ہوئی
بے آواز تھی ، مترنّم ہوئی

تیری آمد سے، اے بادشاہوں کے بادشاہ!
اُجڑی ہوئی دُنیا ژسکِ طُور بنی

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۷۷

اغلاطِ عوام

مسکین گداگر نہیں ہوتا، تسکین کا مورث ہوتا ہے

تسکین مسکین کو وراثت میں ملتی ہے اور یہی اس کا الٰہی اعزاز ہوتا ہے۔
بن کر دیکھ لو، تسکین ملے گی، یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۷۸

خاموشی ہر کسی کو خاموش کر دیتی ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۷۹

تیرے اور میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے امر بالمعروف کی شہادت
کائنات کی شہادت ہوتی ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۸۰

عزم و جزم اسّی سالہ ہو یا اٹھارہ سالہ ،
کسی بھی جِدّ و جُہد میں کبھی کم نہیں ہوتا۔
جوں کا توں برقرار رہتا ہے ۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۸۱

ایسی کوئی بھی چیز نہیں جو تم نہیں جانتے اور
میں جانتا ہوں ۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۸۲

حاسد پرلے درجے کا شرارتی ہوتا ہے۔
اپنے سوا کسی بھی اور کو پنپنے نہیں دیتا۔
یہی اسکی بدترین عادت ہوتی ہے۔
کسی کو بھی کسی حال میں اپنے سے بہتر دیکھ کر
جلنے لگتا ہے۔ اوڑک اپنی آگ میں جل جل
کر جل جاتا ہے

اللہ ہی کی توفیق وعنایت سے بندہ حسد سے
پاک رہ سکتا ہے، ورنہ دُنیائے دُول
میں شاذ و نادر ہی کوئی ہوگا جو اس سے
پاک ہو۔

جو کسی بھی دعوے کا دعویدار نہیں اور

کوئی بھی کمال نہیں رکھتا، حسد اس کے
پاس تک نہیں پھٹکتا۔

سب سے پہلا حاسد: شیطان
باقی اس کے مُریدین

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۸۳

جس طرح ہر پھول، ہر پھل اور ہر پودا
مٹی میں مٹی بن کر ہی اُگتا ہے اسی طرح آدمیّت
کے تمام جوہر۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۸۴

کمال جہاں بھی آیا، حسد ساتھ آیا
حسد کمال کو معیوب کر دیتا ہے
حسد کبھی باز نہیں رہتا، کمال کو کھا کر ہی
دم لیتا ہے۔ کمال وہ ہے جو حسد کو جلا کر
راکھ کر دے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۸۰۸۵

لنگر پکانے والا مرد اور لنگر پکانے والی عورت
کبھی محروم نہیں رہتے۔ ایک مرد کو کھانے
کے اہتمام و انصرام کی بدولت شاہی عنایت ہوئی

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

یا حیّ یا قیوم

۸۰۸۶

کسی کا بھی نہیں، تیری قسم! تیرا ہوں

اس پہنی ہوئی الفی کے سوا، تیری قسم! کچھ بھی نہیں رکھتا۔

ناداری کی خودداری کی مستی کسی ہستی کو کبھی خاطر میں لانے نہیں دیتی۔ توکّلتُ علی اللّٰہ، جہاں بھی ہو، اپنا بھرم قائم رکھتی ہے۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۸۷

کتابِ مکنون ——— وہبیت

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۸۸

علم نے عمل کو اور عمل نے علم کو زندگی بخشی

علم نے جب بھی کسی عمل کا مظاہرہ کیا تاریخ نے اسے کبھی نظر انداز نہ کیا۔ علم کی تاریخ میں عمل جگمگاتا رہا۔ اور زندگی کو زندگی کا پیغام سُناتا رہا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۸۹

نمونہ بازی گر کا ہو یا مداری کا، دنگ کر
دیتا ہے۔ جو دنگ نہیں کرتا، نمونہ نہیں کہلاتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۹۰

علم کا نمونہ محدثینِ کرامؒ نے دیا
اور حد کردی
فقرا نے فقر کا
وما علینا الا البلاغ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۹۱

علم کا نمونہ عمل اور
عمل ابد الآباد قائم الدائم - یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۹۲

علم کی تکمیل نقطہ پر موقوف ہے۔ علم نقطہ پاکر مکمل ہوا۔ مولائے علی کرم اللہ وجہہٗ کو علم وحکمت کا نقطہ عنایت ہوا۔ جس کو بھی نقطہ عنایت ہوا، مولائے علی کرم اللہ وجہہٗ کے روحی فیض ہی سے ہوا۔

نقطہ علمِ باطن ہے، ظاہر نہیں ہوتا۔

تیرے پاس علم ہے ، نقطہ نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۰۹۳

کتاب ایک ورق ہے
خود نہیں بولتی
بُلانے ہی سے بولا کرتی ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۹۴

جب جوش ہوتا ہے
ہوش نہیں ہوتی

جب ہوش ہوتی ہے
جوش نہیں ہوتا۔

یا حیّ یا قیوم

تاویلات میں متن برقرار نہیں رہتا
بدل بدل کر مطلب فوت ہو جاتا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۹۵

کسی کی بھی تعریف مت کیا کرو
ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کو لائق و سزاوار
ہے۔

یا حیّ یا قیوم
الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۹۶

کسی کا ذکرِ الٰہی میں محو و منہمک ہونا اللہ ہی
کی طرف سے اللہ کی تعریف اور اس میں
اللہ ہی کا نورِ جلوہ گر ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۹۷

کسی حال کی نقل سے
(کسی کی بھی ہو)
دھوکا کھانا انسانی فطرت میں داخل ہے
دوبارہ کبھی نہیں کھاتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۹۸

جو بھی بات تجھے بُری لگا کرے، بُرائی
ہے۔ مت کیا کر۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۰۹۹

تیری جماعت میں ایک بھی مرد نہیں!
مرد کے بغیر کیا جماعت ہوتی ہے؟
یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۰۰

جو مرد اپنے علم پہ عمل کرتا ہے،

طریقت کی اِصطلاح میں فرد کہلاتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۰۱

ناپید تو نہیں، پر دین کا کوئی بھی علم نہیں

دین صرف اس علم کو، جو اپنے علم پہ عمل کرتا ہو
عالم کہتا ہے

ہر زندگی کے جہاد کی شمشیر ذکرِ الٰہی ہے۔

یا حیّ یا قیوم

ذکرِ الٰہی سے اطمینان

اطمینان سے سُکون
اور سکُون سے سُرور پیدا ہوتا ہے۔

یاحیّ یاقیوم

عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ نے بحرِ اوقیانوس
میں گھوڑا ڈال کر فرمایا۔ اے اللہ!
اگر اس سے آگے زمین ہوتی تو
میں زمین کے آخری کونے تک تیرا پیغام
پہنچاتا۔" یاحیّ یاقیوم

ڈر اور خوف اللہ ہی کے لیے
لائق و سزا وار ہے۔ اللہ سے ڈر۔
اللہ کی قسم!
جو اللہ سے ڈرا، ماسوا سے نڈر ہوا۔

جس نے بھی اللہ سے خوف کھایا، اللہ نے
اسے بے خوفی کا مژدۂ جاں فزا سنایا۔

یا حیّ یا قیوم

تیری پروا، اے او بے پروا!
ما سوا سے لاپروا کر دیتی ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فانّہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۰۲

خاموشی علم و حکمت کی وہ کنجی ہے جس کے بغیر
علم و حکمت کا کوئی راز کبھی کھل سکتا ہی نہیں

خاموشی باطن کا ایک نور ہے

خاموشی وہ قلعہ ہے جس میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا

خاموشی وہ حصار ہے جسے کوئی پھاند نہیں سکتا

خاموشی طریقت کی مایۂ ناز منزل ہے

خاموشی فقر کی شان اور راحت کی ترجمان ہے

خاموشی منبعِ عافیت ہے

خاموشی حِلم کی تفسیر اور شیوۂ مسلمانی ہے

خاموشی سے وقار اور غور و فکر پیدا ہوتا ہے

خاموشی وہ افضل نیکی ہے جو تمام باتوں پر پردہ ڈال دیتی ہے

خاموشی ایک ایسی راہ ہے جس پر چلنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوتا

خاموشی وہ ریاضت ہے جو کبھی غافل ہونے نہیں دیتی۔

خاموشی طریقت کا سنگِ میل ہے

خاموشی اعمال و خصائل کی روحِ رواں ہے

خاموشی مومن کی وہ تلوار ہے جو نفس و شیطان
کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیتی ہے

زبان کے ساتھ اگر دل بھی خاموش ہو تو
انوارات الٰہیہ کے ورود کا موجب ،
ماشاء اللہ !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۸۱۰۳

اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل واعظم کے حضور میں حاضر رہنا، نہ کچھ سننا نہ کچھ کہنا ——— مزاجِ یار میں رہنا کا اِصطلاحی نام خاموشی ہے۔ جو تن و من خاموش ہوا، حکمت کی برکات نے خوش آمدید کہا ——— کبھی واپس نہ لوٹایا۔

تیرے حضورِ باری میں ناامیدی کا نام تک نہیں ہوتا۔ بن مانگے دی جاتی ہے۔ جھولی بھر دی جاتی ہے۔ سائل نہیں، کرم سائل کا منتظر رہتا ہے ——— کوئی آئے تو میں اسکو دوں۔

مانگنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں:

۹۔ تیرا ذکر اول

۹۔ میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت

اسکے سوا کوئی بھی شے کوئی وُقعت نہیں رکھتی،
ہیچ و بے کار ہے اور ان کو مانگ کر گویا ساری خدائی مانگ لی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذُوالفضل العظیم

۸۱۰۴

تیرے ذکر کے سوا کوئی اور ذکر:

حسرت ہی حسرت

کیوں کیا؟ کیوں کیا؟ کیوں کیا؟
کیوں ہُوا؟ کیوں ہوا؟ کیوں ہوا؟

اور میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی محبّت کے سوا
اور محبّت
ندامت ہی ندامت
کیوں کی ؟ کیوں کی ؟ کیوں کی ؟
کیوں ہوئی ؟ کیوں ہوئی ؟ کیوں ہوئی ؟
وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ
یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

۸۱۰۵

پُرانے زمانے کے عوام صنعت و حرفت کا
نام تک نہ جانتے
کوئی دماغی کام نہ کرتے ۔

کھیل ، شکار ، چوری اور
لڑائی میں مصروف رہتے۔
زمانے بدلے ——— یہ
چاروں جوں کے توں۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۰۶

فَعَّالٌ لِّمَا یُرِید کی تشریح اپنے
اللہ ہی سے پوچھ ، کوئی دوسرا
اسے نہیں جانتا مگر جسے اللہ بتائے۔
تیری تسلّی کے لیے :
حضرت موسیٰ علیہ السلام و خضر علیہ السلام کی
ملاقات کو اَزبر کر یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیّوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۰۷

جسے کوئی کام نہیں ہوتا
کوئی کام نہیں کرتا
ذکرِ الٰہی کی اوٹ میں مکمل دنیا داری
کا امیر ہوتا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۰۸

اِقرأ کِتابَک

تیری اپنی کتاب کی خاموش تلاوت
کتاب المبین اور کتاب المکنون کی تفسیر ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۰۹

اپنی کتاب تو تُو نے کبھی پڑھی ہی نہیں !
تیری کتاب ہر کتاب کی ترجمان ،
ماشاء اللہ !

پڑھ کر دیکھ
جو کبھی نہیں پڑھا ـــــ پڑھو گے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۱۰

تیری کتاب میں پارس بھی ہے اور
ہُما کے بال کا مصرف بھی

اگرچہ یہ نام فرضی ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فانّہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۱۱

کون کہتا ہے کہ وہ ذکرِ الٰہی کرتا ہے،
مطمئن نہیں ہوتا؟

*

تُو، اللہ کا نہیں ـــــ کسی اور کا ذکر کرتا ہوگا!

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فانّہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۱۲

دولت ـــــ ثوابِ عذاب کی ترجمان

جمع کرنا ——— موجبِ عذاب

خرچ کرنا ——— باعثِ ثواب

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۱۳

تمہارے گھروں میں سب کچھ ہوتا ہے، چڑیوں کی چوگ نہیں ہوتی! یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۱۴

جس نے بھی دیکھا، قدرت کی حکمت دیکھ کر دیکھا اور بندوں ہی نے بندوں کو دکھایا۔ باہر کوئی

شے نہیں ۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۱۵

محیّر العقول حکمت کو دیکھ کر گھبرانا انسانی
فطرت ہے اور یہی شاہانہ دبدبہ کی تمکنت،

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۱۶

امن

خوشگوار ہی خوشگوار
بے کیف و بے کیف

کرب و بلا

مردانگی کے جواہرات کا مرقّع
پُرکیف و پُرکیف

کربِ بلا کی صبح بجھی ہوئی تھی، شام لُٹی ہوئی

کربِ بلا سے ہم آہنگ ہو کر زندگی نے ابدی حیات
کا مژدۂ جانفزا سنایا۔

یہی ہر کرب و بلا کا خاصّہ
یہی اس کا خلاصہ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۱۷

جمال جلال کو معتدل کر دیتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۱۱۸

رات کو نہیں ــــ جب تھک جاتے ہیں،
سوتے ہیں یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۱۹

جو اللہ کا ذکر کرتا ہے، اللہ اس کا کرتا ہے

جو اللہ کے کام کرتا ہے، اللہ اس کے کرتا ہے

جو اللہ کے دین کی حمایت کرتا ہے،
اللہ اس کی کرتا ہے۔

جو کام اللہ کو پسند ہیں، انہیں کرنے
سے اللہ خوش ہوتا ہے ـــــ جو
ناپسند ہیں، ان سے ناخوش

اللہ کو راضی کرنے کے لیے جو بھی کام
کیے جاتے ہیں، اللہ راضی ہو جاتا ہے

جو اللہ کی راہ میں ستایا جاتا ہے، اللہ
اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اللہ

قوی العزیز

اور

قادر المقتدر ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضل العظیم

۸۱۲۰

نہ پڑھ کر خوش ہوا نہ لکھ کر، جب
بھی خوش ہوا، کسی کرنی ہی کی بدولت ہوا

بھوکے کو کھلا کر خوش ہوا اور ننگے کو پہنا کر
کسی مسکین کو دے کر خوش ہوا اور بیمار و لاچار و نادار کی خدمت کیے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضل العظیم

۸۱۲۱

خلق کی حاجت براری

خالق کو پسند ہے - یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۲۲

فَعَّالٌ لِّمَا یُرِید کی تشریح ہنوز جاری است

جو ہوا ـــــ اللہ کی قدرت کی طرف سے ہوا
جو ہوتا ہے ـــــ اللہ ہی کی حکمت کی طرف سے ہوتا ہے
جو ہوگا ـــــ عین اللہ ہی کی طرف سے ہوگا

ماسوا کو، کسی بھی امر پہ، کوئی قدرت
حاصل نہیں - یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۲۳

مہر
اور
قہر
ہر وقت ہر مقام
پہ جاری
رہتے ہیں

کرو مہر کی نگاہ
کھولو رحم کی گلی
یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُو الفَضلِ العَظِیم

۸۱۲۴

دربار کسی کا بھی ہو

جہاں بھی لگا

سائل ہی نے مفتاح کی

جب تک سائل نہیں آیا، منتظر رہا

سائل آیا

کرم کا باڑا بٹنے لگا

سائل کو آواز دی

بار بار پکارا

سائل کو لاؤ

ابے! کوئی بھی نہیں؟

تم ہی آجاؤ۔" یا حیّ یا قیوم

الحمد للہ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۲۵

جو نجی معاملہ پر حاوی نہیں ،
ملّی پر کیونکر ہو سکتا ہے ؟

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۲۶

جسے آتا ہے ، بتاتا نہیں
جو بتاتا ہے ، اسے آتا نہیں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۲۷

خبر عام ہے

ذکرِ دوام : ہر خبر کی اصل
ہر خبر کا موجب
یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فانّہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۲۸

کتاّ نجس العین ہے، ہر صبح اپنے مالک
کو دیکھ کر، دُم ہلا کر، لوٹ پوٹ
ہو کر استقبال کرتا ہے۔

تُو بندہ کہلاتا ہے، بندگی نہیں کرتا
خلاف ورزی کرتا ہے یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فانّہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۲۹

تو نے اپنے اللہ سے جو عہد کیا ہے،
پورا کر،
عہد کی وفا میں اللہ ہوتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۳۰

تیرے ایمان کو تقویت پہنچانے کے لیے،
میری قدرت نے کیا کیا مظاہرے کیے!
آواز دے کر تصدیق کی۔
کمال نہیں تو کیا ہے؟ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۳۱

کبھی کبھی آتے ہو، آتے ہی لُک جاتے ہو
ایسے کیوں کرتے ہو؟
تیری قسم! تیرے بنا دل کی دنیا میں
اندھیرا چھا جاتا ہے، کوئی بھی شے
نظر نہیں آتی - چراغ جلتے ہیں،
روشنی نہیں ہوتی۔

دھیان جب کسی اور دھیان میں بٹ جاتا ہے،
بے قدری کے باعث لوٹ جاتے ہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۳۲

جب آتے ہو،

جان میں جان

آجاتی ہے

تیری قسم !

تیرے بنا،

یہ جان

بے جان

رہتی

ہے !

یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۳۲

جُملہ امراض کی اِبتدا ـــــ قبض

قبض ـــــ دل کو

دل ـــــ دماغ کو اور

دماغ ـــــ جملہ اعصاب کو متاثر کرتا ہے

اسبغول دو چمچ رات کو

سوتے وقت نیم گرم

دودھ سے استعمال

کریں۔ قبض کے لیے

مُفید۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

ملک بھر میں پھیلے ہوئے "نومسلم راجپوت قبائل پاکستان" کے نمبرداروں کے سربراہ اور ہر دلعزیز رہنما برکت علی پہلوان پیر ۲۷ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ (۲۱ ستمبر ۱۹۸۷ء) کو فیصل آباد میں انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم برکت علی اپنی برادری کے قابل ترین افراد میں سے تھے۔ دراز قد، وجیہہ صورت اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی ذات گوناگوں خوبیوں کا ایک مرقّع تھی۔ طبیعت میں سادگی اور شرافت کے ساتھ ساتھ ان کی سیرت کا نمایاں ترین پہلو اُن کا حِلم اور بُردباری تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں فہم وفراست سے وافر حصّہ

عطا فرمایا تھا۔ ملک بھر میں پھیلے ہوئے نو مسلم خانہ بدوش قبائل کا ایک مقتدر رہنما ہونے کے باعث برادری کے لوگ اپنے تمام چھوٹے بڑے تنازعات کے تصفیہ اور مسائل کے حل کے لیے ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ان کے دو ٹوک اور منصفانہ فیصلوں کے باعث انہیں برادری میں بے پناہ عزّت و احترام سے دیکھا جاتا تھا۔ دارالاحسان کی وساطت سے قبولِ اسلام کے بعد وہ اس جدوجہد میں مصروف ہوگئے کہ ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے خانہ بدوش قبائل نعمتِ اسلام سے مشرّف ہوں۔ چنانچہ انہوں نے جب برادری کو دینِ حق کی دعوت دی تو برادری کے ہزاروں افراد نے بغیر کسی تردّد کے اس دعوت پہ لبّیک کہا۔ انہیں برکت پہلوان پہ اتنا اعتماد تھا

کہ جس کسی کو انہوں نے قبولِ حق کی دعوت دی، اس نے ان سے یہی کہا کہ تیری پسند، ہی ہماری پسند ہے ہمیں مزید کسی تحقیق کی حاجت نہیں۔ اس طرح ہزاروں افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر وسیع تر ملّتِ اسلامیہ کا حصّہ بن گئے۔

برادری کی طرف سے اس بے پناہ عقیدت و محبت کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ برکت علی پہلوان، برادری کے مخلص اور بے لوث خادم تھے۔ ان کے مسائل کے حل کے لیے انہیں مختلف جگہوں پہ جانا پڑتا اور مختلف افراد سے رابطہ قائم کرنا پڑتا تھا۔ اپنی اس پوزیشن سے فائدہ اُٹھا کر وہ لاکھوں کروڑوں میں کھیل سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے برادری کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچائی اور اپنے لیے کبھی کوئی سوال نہیں کیا۔ انہوں

نے ہمیشہ اجتماعی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دی۔ بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری، بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت، چھوٹوں بڑوں سب میں دینی لگن اور شعور کی بیداری اور بے خانماں کنبوں کی آبادکاری جیسے مسائل کے حل کے لیے وہ ہمیشہ سرگرمِ عمل رہے۔ ان کی یہ زبردست خواہش تھی کہ یہ پراگندہ برادری اور نظرانداز کردہ طبقہ معاشرے میں باوقار مقام حاصل کرے۔ بلاشبہ وہ اپنی برادری کے محسن اور ایک مایہ ناز سپوت تھے۔ انہوں نے جس جرأت، دبے باکی، حق گوئی، مستقل مزاجی، تندہی، فہم و فراست اور ایثار و خلوص سے نومسلم راجپوت قبائل کی قیادت اور بے لوث خدمت کی، اس کے باعث انہیں ہمیشہ عزّت و احترام سے یاد کیا جائیگا۔ گو وہ اس وقت ہم میں موجود نہیں، ان کی یاد ہمیشہ ہمارے دلوں میں موجود

رہے گی۔

دارالاحسان کی طرف سے لکھوکھہا کلماتِ طیبات کا ثواب ان کی مغفرت کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا۔ اللہ قبول فرمائے: آمین!

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْہُ عِنْدَکَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ وَاجْعَلْ کِتَابَہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ

اٰمین اٰمین اٰمین

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۸۱۲۲

میرے انتظار میں نہ رہا کرو
میں کسی کام میں مصروف ہوں
میرا انتظار مت کیا کرو

میرے اپنے شیخ کی تقلید مجھ پہ
واجب ہی نہیں ، فرضِ عین ہے

میں اُن کی تقلید کا پابند ہوں،
ہر کسی کا نہیں ،
یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۳۵

تیرا نام سُن کر

یاحیّ یاقیوم

بلبلیں گیت گانے لگیں

چڑیاں چہچہانے لگیں

قمریاں حَقُّ سِرُّہٗ کے راگ

الاپنے لگیں۔

طوطیاں رنگین ترانے سنانے لگیں

سرو وسمن نکھرنے لگے

گل وغنچہ خوشبو بکھیرنے لگے

دشت و دمن مہکنے لگے

طائرانِ چمن چہکنے لگے

زاغ وزغن جھپٹنے لگے

کوہ و کاہ چمکنے لگے
ذرّے دمکنے لگے
مے کدے میں زندگی کے آثار نظر آنے لگے
ساغرِ صبوحی گردش میں آنے لگے
مے نوش مے کدے کا طواف کرنے لگے
اسرارِ حیات کھُلنے لگے
مسافر مقیم راہ پانے لگے
غرض
معطّر فضاؤں نے
معنبر ہواؤں نے
کائنات کے ذرّے ذرّے کو
مخمور و مسرور اور مست و بے خود کر دیا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۳۶

ذکرِ لسانی — الحمد للہ

ذکرِ قلبی — ماشاء اللہ

ذکرِ رُوحی — بارک اللہ

ذکرِ سِرّی — فضل اللہ

جملہ اذکار کا شہود — احسان اللہ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۳۷

میری قدرت کی حکمت کو دیکھ! میں قادر ہوں،
قادرالمقتدر - جو چاہتا ہوں، کرتا ہوں - کسی کو
بھی دَم مارنے کی جرأت نہیں - میری قدرت کی

حکمت پہ اعتراض مت کر۔
میری قدرت کی حکمت کو دیکھنا ہی میرا دیکھنا ہے

تیرا کام دیکھنا ہے، کرنا نہیں
جو کہتا ہوں ـــــ سُن
جو کرتا ہوں ـــــ دیکھ

جیسے میں چاہتا ہوں، لکھاتا ہوں
جو میں چاہتا ہوں، مٹاتا ہوں
مجھے کوئی روکنے والا نہیں۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۳۸

کیا تیرا ذِکر اور کیا تیری مجلس ؟
ابے ! ذکر تو شیاطین کو جلا دیتا ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۳۹

جنگل کی ہر شے وہبی ہوتی ہے، کسبی نہیں

ایک جنگل میں کسی صاحب کی مہمانی کا شرف حاصل ہوا۔
میزبان نے جنگل سے ایک پودا اکھاڑا، چشمہ میں دھو کر
پیش کر دیا۔ لذیذ ترین سوّیاں تھیں، ماشاء اللہ !

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

یا حیّ یا قیوم

۸۱۴۰

کسی غُلام کا بادشاہ کی شہزادی سے محبت
کرنا مُشکل سے بھی مشکل ہے۔
جان جوکھوں کا کام نہیں تو کیا ہے؟
پتہ چل جائے ——— سُولی پہ لٹکا دے۔
بادشاہ کی غیرت بھلا یہ گوارا کر سکتی ہے کہ
شہزادی کی محبت کی بازی ایک غلام لے جائے؟
بادشاہ تو دُور کی بات ہے، خاکروب تک
کو بھی گوارا نہیں۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۴۱

محبّت کسی سے بھی ہو، واحد ہوتی ہے۔

محبّت ——— صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ

حق کے حبیب ﷺ کی محبّت ——— منفرد اور
یہ محبت اگرچہ ہزار ہا پردوں میں مستور ہو، ہنوز
افشا کا احتمال۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۴۲

صُبح دیکھ، شام دیکھ
یاحیّ یاقیوم کی مظہر ہے

جو اندر ہے
وہی باہر
رتی بھر فرق نہیں،

جس نے بھی فرق سمجھا
متفرّق رہا
فرق ——— فرقوں کا موجب

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۴۳

نہ تُو قال رکھتا ہے نہ حال البتہ
مال رکھتا ہے اور مال بھی مشکوک۔
ایسے مال میں زندگی کا پیغام نہیں ہوتا

تیرا قال ——— عرب و عجم کی تفسیر ہوتا اور
تیرا حال ——— مظہر العجائب کا ترجمان۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۴۴

تیری آمد کا شکریہ! اللہ کرے، تیرے آنے سے میرا کوئی عمل کبھی باطل نہ ہو اور میرا عمل خرافات و واہیات کو تجھ سے دُور کر دے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۴۵

کل سارا دن جو تیرے فکر کا مرکز بنا رہا، آج اس کی یاد تک باقی نہیں۔ اسی طرح روز ہوتا ہے۔ مت کیا کر۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۴۶

مراقبۂ ارواحؒ

ہم ابھی ابھی مرے ہیں، اگرچہ
ہزار ہا سال گزر چکے!

*

ایک عارف نے ایک قبر پہ مراقبہ کیا۔ وہ کسی بادشاہ کا شہزادہ تھا جو جوانی کے عالم میں مرا تھا۔ دیکھا کہ وہ ایک شہزادی کے ہار کے بکھرے ہوئے موتی چُن رہا ہے۔ متوجّہ ہوا، بولا: میں بڑا مصروف ہوں۔ شہزادی کے ہار کے موتی چن رہا ہوں۔ میرا وقت ضائع مت کر۔ یہ کہہ کر رخصت[1] ہوا۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للحیّ القیّوم
فاللہ خیر الرّازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

[1] بشکریہ حضرت مولوی غلام رسول عالم پوری قدس سرّہٗ العزیز عارف باللہ

۸۱۴۷

علم وحکمت کی انتہا ـــــ فقر
اور فقر کا جُبّہ مولائے علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہٗ کو ورثہ میں ملا

حضرات! فقرِ حیدریؓ میں دُنیا کی کوئی بھی شے نہیں ہوتی یہانتک کہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لیے مولائے علی کرم اللہ وجہہٗ نے ایک یہودی کے باغ کو گوڈی کا شرف بخشا۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذُوالفضل العظیم

۸۱۴۸

ملّی حرکات ـــــ موجبِ برکات

برکات ——— رحمتِ الٰہیہ کا خزینہ

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۴۹

ذکرِ دوام اللہ کی وہ رحمت ہے جو دم بھر کے لیے بھی جدائی گوارا نہیں کرتی۔ جب بند ہونے لگتا ہے، اگرچہ دم بھر کے لیے ہی ہو، دل رونے لگ جاتا ہے۔ دل کی زندگی، اللہ کی قسم! اللہ کا ذکر ہے۔ کسی اور طرح یہ دل کبھی زندہ نہیں ہوتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۵۰

خانقاہی نظام کا دستور

کل کے لیے کوئی بھی شے جمع کر کے نہ رکھنا میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ سُنّتِ مطہرہ ہے جو کبھی ترک نہ ہوئی اور اس سنّتِ مطہرہ کی برکت سے خانقاہی نظام قائم رہتا ہے۔ جس کسی نے بھی اس تقلید کی،

طریقت

نے اُسے مرحبا کہا!

جس نے اِنحراف کیا، طریقت دیکھ دیکھ کر متحیّر ہوئی۔ ادراک اس حال کو دیکھ کر روئی۔ ایسا روئی، ایسا روئی کہ رونے کی حد کر دی۔

الحمد للحي القيوم يا حيّ يا قيوم
فالله خير الرازقين
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيمِ

۸۱۵۱

میرے آقا

روحی فداہ

صلے اللہ علیہ وسلم

کُل کائنات

کے امام ہیں

سیّدنا

اِمامُ

صلے اللہ علیہ وسلم

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۵۲

جاگنا مشکل ہے، جگانا بھی مشکل۔

جب کوئی ایک بار

جاگ اُٹھتا ہے

اور

جاگنے کی لذّت سے بہرہ ور

ہو جاتا ہے

پھر اسے سُلانا اتنا ہی مشکل ہے

جیسے سوتے کو جگانا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۵۳

جو بھی شے نفع آور نہیں، معاون بھی نہیں
واجب الترک ہوتی ہے اگرچہ کوئی بھی ہو۔

اول

واجب الترک میں نفع کا نام تک
نہیں ہوتا۔

ایسی مصروفیت۔ جو کسی کے کسی بھی کام
نہ آئے

الامان الامان الامان

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۵۴

اسمِ اعظم ـــــــ فضلِ عظیم

سبحان ربی ذی الفضل العظیم

سُبحان الحیّ القیوم

الحمد للحیّ القیوم

واللّٰہ ذو الفضل العظیم

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۵۵

اللہ نے مجھ کو آزاد پیدا فرمایا۔ آزادی میری
فطرت ہے۔ میں جب گناہ کرتا
ہوں، اللہ مجھے پریشان کر دیتا ہے
ورنہ اللہ نے تو مجھے آزاد پیدا فرما کر اپنی
خلافت کا مژدۂ جانفزا سُنایا ہے۔

جو کچھ بھی کرتا ہوں،
جو بھی میرے ساتھ ہوتا ہے،
میرے اپنے ہی گناہوں کی بدولت ہوتا ہے
ورنہ اللہ نے مجھ کو اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا۔
پریشانی کوئی چیز نہیں، میں نے پیدا کی،
میں کرتا ہوں۔

ورنہ اللہ نے تو مجھے اپنی صورت پہ
اور اپنے لیے پیدا کیا ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۵۶

آدمیّت و انسانیّت و بشریّت کا عروج
کسی عمل کو پڑھنے کی بدولت نہیں،
خصلت کو اپنانے کے باعث ظہور پذیر
ہوتا ہے

تاریخِ عالم نے خصلت ہی کی بدولت
آدمیّت کا تذکرہ کیا۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۵۷

دین کے جملہ اوامر ظاہر ہیں
ظاہری اوامر کی پابندی سے باطن
پیدا ہوتا ہے۔
ہم کسی بھی امر کے پابند نہیں۔
کرتے ہیں، اِستقامت نہیں رکھتے

پابند وہ ہوتا ہے جو ہر شے کو پابند کردے

پابند ہر کسی کو پابند کر دیتا ہے

کسی امر کا پابند ہو کر اُس امر کی برکات دیکھ

امر ایک دفتر ہے
یہ دفتر
سدا کھلا رہتا ہے
کبھی بند
نہیں ہوتا
اور امر اپنے حامل کو
ہر وقت برکات سے
مُستفید و مستفیض
کرتا رہتا ہے
ایک امر اپنے ہمراہ سینکڑوں
اوامر لے آتا ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۵۸

تیرا مجھ پہ راضی ہونا نہ ہونا
تیری مرضی پہ موقوف ہے
میں تجھ سے، تیری قسم!
راضی ہوں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۵۹

مالک وہ ہوتا ہے اور کہلاتا ہے جو اپنے سوا
کسی بھی غیر کو کبھی اندر رہنے نہ دے،
پکڑ سے پکڑ کر باہر نکال دے۔
جو ایسا نہیں کرتا، مالک نہیں کہلاتا۔

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین یا حیّ یا قیوم
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

مدد کر سکتا ہے۔

خلافت کا منصب انشاء اللہ میرے اخلاق و عادات میں کوئی تبدیلی نہیں کرے گا کیونکہ عظمت و برتری صرف اللہ بزرگ و برتر کو حاصل ہے، اللہ کے بندوں کو اس میں سے کوئی حصہ حاصل نہیں۔ اس لیے تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ خلیفہ بننے کے بعد عمرؓ تبدیل ہو گیا ہے۔

میں بذاتِ خود حق و صداقت کو سمجھوں گا اور اس کے لیے پیش قدمی کروں گا اور اپنا معاملہ تمہارے سامنے پیش کروں گا تاہم جس کسی کو ضرورت درپیش ہو یا اس پہ ظلم ہوا ہو یا میرے خلاف اسے کوئی شکایت ہو تو وہ مجھ سے بدلہ لے سکتا ہے کیونکہ میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں اس لیے تم ظاہر و باطن

۸۱۶۲

انسان مصوّری کی بدولت حسین و قبیح ہے
ورنہ ہر ایک کے اعضا یکساں ہوتے ہیں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۶۳

اعظم کی ہر صفت عظیم
اور اعلےٰ ـــــ اعظم سے بالا

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۶۴

تیرے داغ نے داغدار کیا
ورنہ یہ جسم بے داغ تھا

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۶۵

یاحیّ یاقیوم کے فضائل کا
کوئی عارف نہیں ہوسکتا۔
جس نے بھی جو تعریف کی، کم کی۔

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۶۶

تجھے ہر شے یاد ہے
ہر بات کا فکر ہے
نہیں تو اپنی قبر کا نہیں
حالانکہ قبر ہی ابدی آرامگاہ ہوتی
ہے۔ اُس کے لیے جو کچھ بھی کمانا ہے، دنیا ہی
میں رہ کر کمانا ہے۔

قبر میں کوئی کمائی نہیں ہوتی
واویلا ہی واویلا ہے

اگر کوئی زندہ کسی مرنے والے کا حال دیکھ پائے
پھر اس دنیا میں کبھی دل نہ لگائے،
رہے، مگر قبر ہی کی آسائش و راحت کا

سامان تیار کرتا رہے ،

تو نے کبھی افسوس نہیں کیا !
قبر میں افسوس ہی افسوس ہوتا ہے

زندگی میں افسوس کرنا
بات بات پہ کرتے ہی رہنا
قبر کے لیے بہترین زادِ راہ ہوتا ہے

افسوس بہترین توبہ ہے

بات بات پہ ہنسنا اور مذاق کرنا تیری
عادت ہے۔ آخر تو کس بات پہ اِتراتا پھرتا ہے؟

تیرے پاس افسوس کے سوا ہے ہی کیا؟
تیری ساری زندگی افسوس ہی افسوس ہے

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۶۷

اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا اور اللہ کی راہ
میں مرنا، ہر افسوس کا کفارہ ہے۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۶۸

آنے والو! ذکرِ الٰہی کے لیے آیا کرو

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۶۹

طریقت میں بعض رسومات قدیمی ہیں
ہمیشہ سے جاری ہیں
نہ میں کرتا ہوں
نہ انکار کرتا ہوں

یا حیّ یا قیوم

الحمد للہ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۷۰

عجب حال ہے !
نہ کبھی گھبراتے دیکھا نہ شرماتے۔
جب بھی دیکھا، مُسکراتے ہی دیکھا۔

تیرا یہ حال نقلی ہے

اصل کا ترجمان نہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۷۱

دین ظاہر ہے
ظاہر ــــ اوامر کا پابند

ظاہر ہی سے باطن پیدا ہوتا ہے
اگرچہ ظاہر نہیں ہوتا۔

ظاہر ہی سے باطنی مدارج کی ابتدا
اور اسی پہ اِستقامت ــــ عروج

ظاہر و باطن جب یکجا ہوئے
دین کی عظمت کا موجب بنے

ظاہر باطن میں اور باطن ظاہر میں اسطرح مدغم ہوجاتا ہے کہ پھر کسی کو خبر نہیں ہوتی۔ ——— کیا ہے، کہاں ہے اور کیا کرنے پہ مامور ہے۔ بظاہر بیگانہ ہوتا ہے، درحقیقت یگانہ۔ یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۸۱۷۲

ذٰلِکَ تَخفِیفٌ مِّن رَّبِّکُم وَرَحمَۃٌ

یہ لکھ کر ناف پہ باندھیں،

ناف کے لیے اکسیر۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۷۳

جنگل کا سکون جنگلی جانوروں کے ذکر کی بدولت
بے مثل ہوتا ہے۔

پرندے معصوم ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض
کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنے والے ہوتے ہیں۔
آبادی اسکی برابری نہیں کر سکتی۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۷۴

اہلِ ذکر وہ ہوتے ہیں جو ذکر کی مجلس
کبھی برخاست نہ ہونے دیں، شب و روز قائم و دائم رکھیں

دُنیا پریشانیوں کا گھر ہے۔ آنے والو! ذکرِ الٰہی کی مجلس میں راحت تلاش کیا کرو۔ ذکرِ الٰہی ہر پریشانی کا واحد حل ہے۔ جس سکون و سُرور کی تلاش میں تم مارے مارے پھرتے ہو، ذکرِ دوام میں ہے۔

ہم ذکر کرتے ہیں، ذکرِ الٰہی کی کنجی نہیں رکھتے۔ ذکرِ الٰہی کی کنجی ذکرِ دوام ہے اور ذکرِ دوام ہر وحشت کو کھا جاتا ہے

یہی ہدایت آدمیّت کا ادب اور
یہی بہترین اِکرام ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فانّہ خیر الرّازقین
واللہُ ذُوالفضلِ العظیم

۸۱۷۵

دُنیا کے کسی بھی بازار میں کوئی بھی شے مُفت نہیں ملتی البتہ فقرالی اللہ کی کسی بھی شے کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ کسی سے بھی کوئی اُجرت و عوضانہ نہیں لیا جاتا۔ بے شمار چیزیں آتی ہیں، اللہ معطی ہے اور میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم قاسم الخیرات الحسنۃ ——
فقیر کسی بھی چیز کو کل کے لیے جمع نہیں رکھتے، آتے ہی دے دیتے ہیں۔

اللہ کا شکر و احسان ہے کہ ازل سے فقر
اس تجارتِ الٰہیہ کا امین ہے اور ابد تک رہے گا،
ماشاء اللہ!

مہاجر الی اللہ کی ہر شے بھی فقر الی اللہ کے
مصداق ہوتی ہے۔ کوئی بھی شے اسکی
ملکیت نہیں کہلاتی، مالک ہی کی ملک
ہوتی ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۷۶

مال و دولت پہ مت اترا، دولت کی اہمیت
تیری زندگی تک محدود۔ مرنے کے بعد تیرے

لیے مٹی اور قنات کا موجب

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۱۷۷

جو سر تیرے حضور میں ایک بار جھک جاتا ہے
مُستَغنِی عَنِ الحَاجَات ہو کر سرفراز ہو جاتا ہے
پھر کسی بھی اور کے آگے کبھی نہیں جھکتا،
نہ ہی جھکنے کی حاجت رہتی ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظیم

۸۱۷۸

عبد کو معبود سے اور معبود کو عبد سے
ہم کلامی کا وہ حق حاصل ہے جس کے
بغیر معبودیت کا عارف نہیں ہوسکتا،

کسی نفس کا اللہ سے ہم کلام ہونا
فیضِ موسویؑ کی حقیقت ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۷۹

صَفر آفات و بلیّات کا مہینہ ہے، مظفّر بن
کر آفات و بلیّات کو کھا جاتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۸۰

ہر شے اللہ کا ذکر کرتی ہے
کوئی بھی شے ایسی نہیں
جو اللہ کا ذکر نہ کرتی ہو
یہاں تک
کہ
مٹی کے ڈھیلے بھی !

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۸۱

عمل ایک عبادت ہے، اللہ ہی کے لیے
کی جاتی ہے - اللہ ہی اس کا وکیل کفیل و نصیر

ہوتا ہے۔ عبادت میں ماسوا کا مطالبہ
نہیں کرتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۸۲

فضول پیسے فضول کاموں میں خرچ ہوتے
ہیں۔ پیسہ بھی عجیب چیز ہے۔ جنّت کی راہ
بھی ہے، دوزخ کا ایندھن بھی۔

جو کما کر خرچ کرتا ہے، نہایت محتاط ہوتا ہے
دمڑی تک بھی فضول خرچ کرنا گوارا نہیں کرتا

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۸۳

حکم اللہ ہی کا ہے

جو ہوا

ہو رہا ہے

اور ہو گا

اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ کوئی

بھی حکم حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۸۴

تو ہر شے کا مالک اور ہر شے تیری ملکیّت
ہے تیری عزّت و جبروت کی ، ہم خاک نشین

بھلا کیا تاب لا سکتے ہیں ؟
معاف کرنا تیری عادت ہے، معاف
فرمایا کرو۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۸۵

اوئے مٹی دیا باویا! تبلا تو سہی کہ
غلام بیچارہ کیسے جرأت کر سکتا ہے کہ مختار
کے گھُنڈ کو اتارے ؟ توبہ توبہ !!
مختاں مختار ہوتا ہے۔

یہ سُن کر میرے آقا روحی فداہ
صلے اللہ علیہ وسلم ضرور خوش ہوئے ہوں گے

کہ اس غلام لاچارے و بیچارے نے

سچ کہا : یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۸۶

غلام بادشاہ کی شہزادی کے حضور میں
شب و روز خدمت کے لیے حاضر و موجود
رہتا ہے ، چلمن سرکانے کی گستاخی کیونکر
کر سکتا ہے ؟ البتہ یہ ہو سکتا ہے
کہ انتہائی ادب کے باوجود نقشِ پا دیکھ
پائے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۸۷

اگر تیرے دفتر میں

جھوٹ

چغلی

غیبت

اور حسد نہ ہوتا

تو بتاؤں کیا ہوتا ؟

اللہ کی قسم ! تیرا دفتر اللہ کا دفتر

کہلاتا۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۸۸

دنیا میں کوئی بھی کسی کا غلام

نہیں ، ہر کوئی اپنے ہی نفس
کا غلام ہے۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۸۹

خصلت ایک وجود رکھتی ہے ——
قوی الجسم وجود۔ جب کوئی کسی خصلت کو
اپنا لیتا ہے ، خصلت کا جلال و جمال اس
پہ چھا جاتا ہے اور چھائے رہتا ہے اور
خصائل ہی سے فضائل پیدا ہوتے ہیں۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۹۰

ایک عارف کی ایک قدیم تحریر پڑھنے کا
شرف حاصل ہوا۔ لکھا ہے :

مجاذیب کی انٹ سنٹ باتیں
جو اُن سے سرزد ہوتی ہیں ،
زمرّد کا گارا بن کر
جنّت کی تعمیر میں کام آتا ہے

واللہ اعلم بالصواب

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۹۱

فطری معمولات میں رکاوٹ سے

حالت متغیّر ہوئی۔
خلافِ معمول حرکات کا صدور ہوا
جو معمولات کو بحال رکھنے کی فطری تگ و دو ہے

دریا کے قدرتی بہاؤ میں رکاوٹ
کا نتیجہ سیلاب۔
فوائد و نقصانات ـــــ ہر دو مسلّمہ

انجن کی حرکت میں رکاوٹ:
نہ صرف انجن گرم ہوا
بلکہ "بھک بھک" بھی کرنے لگا
یہ دراصل میکانی چال کو چالو رکھنے
کی فیصلہ کن جدوجہد کا آغاز ہے

ذکرِ دوام کے حامل فرد کے
معمولات میں جب بھی کوئی رکاوٹ
حائل ہوئی ،
جلال وارد ہوا
حیات و ممات کی کش مکش شروع ہوئی
تیغِ جلال نے ہر رکاوٹ کو کاٹنا شروع کیا
تاکہ جملہ اِمکانی رکاوٹوں کو فنا کے گھاٹ
اتار کر ذکرِ دوام کے جام سے بقا پذیر کر سکے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللّٰہُ ذُوالفَضلِ العَظِیمِ

۸۱۹۲

قدیم ترین دوست

فیض کا مستحق ہوتا ہے اور

منتظر، یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۹۳

قرآنِ عظیم کا اہلِ خدمت عظیم المرتبت ہوتا ہے اور

ہماری اس دنیا میں وہ

الحاج محمد بشیر انبالوی ہے

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۱۹۴

تاریخ شاھد ہے

کہ

بشر حافیؒ

ایک کاغذ پہ لکھے ہوئے

نام

کی تعظیم کی برکت سے

برکت پاکر

مکرّم ہوئے

رہتی دُنیا تک

یہ نام کبھی فراموش نہ ہوگا

یاحیّ یاقیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
واللہُ ذُوالفضل العظیم

۸۱۹۵

کام کے سرور کا اِصطلاحی نام محویت ہے

محویت جس بھی کام میں وارد ہوتی ہے
سرور بن کر کامیابی کی امین بن جاتی ہے

جو محو نہیں ہوتا، مسرور نہیں ہوتا اور
محویت کا سرور کامیابی کی اصل ہے

ہر دور کے ہر عارف نے من وعن
تصدیق کی کہ یہ حق ہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للحي القيوم
فالله خير الرازقين
وَاللهُ ذُوالفَضلِ العَظِيم

۸۱۹۶

حضرات !

جس انداز میں

خفی ذِکر ہوتا ہے

اسی انداز سے

جنگل میں

ذِکر بالجہر

ہوتا ہے تاکہ خفی اور جلی

میں توازن قائم رہے۔

یا حیّ یا قیوم

الحمد للہ القیوم

فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۸۱۹۷

محویّت رَبِّ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم اپنے اُن
بندوں کو عنایت فرمایا کرتے ہیں جو سرداری
اور ناداری کی مُطلق پروا نہیں کرتے ،
ہر کام کو کام سمجھ کر کیا کرتے ہیں اگرچہ خاکروبی ہو

۸۱۹۸

قدر کی موافقت اور اُس کا اِستقبال

قادر کو عزیز تر ہوتا ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد للحی القیوم
فانہ خیر الرازقین
واللہ ذوالفضل العظیم

۸۱۹۹

یہ بات اللہ تبارک تعالیٰ کو نہایت ہی ناپسند اور ناگوار ہے کہ جب ایمان والوں کو کہا جائے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو وہ خاموش بیٹھے تماشائی بنے رہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ

(التوبہ : ۳۸)

اے ایمان والو! مجھ کو اپنا پروردگار ماننے والو!

بتاؤ تو سہی بھلا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ
جب تمہیں یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
کی راہ میں نکلو تو تم زمین میں دھنسے
جاتے ہو ؟

یعنی تم پہ مُردنی چھا جاتی ہے۔
کوئی جواب نہیں دیتے ،
نہ ہاں نہ ہُوں ۔ میری راہ میں نکلنا
تمہارے لیے بوجھ بن جاتا ہے۔ یہ کاہلی
یہ غفلت ، یہ سُستی کیسی ؟ تمہارا ایمان
میرا حکم سن کر تمہیں میری راہ میں چلنے
کے لیے بیقرار نہیں کرتا ؟ جواب دو !

اَرَضِيتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ

(التوبہ : ۳۸)

کیا تم نے آخرت کی زندگی کے مقابلے میں
دنیوی زندگی پر قناعت کرلی ہے ؟
(کیا تم نے اس دُنیا کی لذّتوں کا شکار ہو کر
آخرت کو بھلا دیا ہے ؟)

سن لو :

فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝

(التوبة : ۳۸)

دنیا تو آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں
مگر قلیل، بہت ہی قلیل۔

یاد رکھو! اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

(التوبة : ۳۹)

اگر تم اللہ کی راہ میں نہ نکلو گے تو وہ تم کو دردناک
عذاب دے گا یعنی تم کو تباہ و برباد کر دیگا اور

تمہاری ہلاکت کے بعد

وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ (التوبہ : ۳۹)

تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا (اور اس سے اپنے دینِ اسلام کی تبلیغ کا کام لے گا)

وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ط (التوبۃ : ۳۹)

اور تم اللہ تبارک تعالیٰ کے دینِ اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اس لیے کہ

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(التوبۃ : ۳۹)

اور اللہ تبارک تعالیٰ ہر شے پہ پوری پوری قدرت رکھتا ہے یعنی دینِ اسلام تمہارا محتاج نہیں بلکہ تم دینِ اسلام کے محتاج ہو۔ میں تمہارے بغیر بھی دنیا میں اپنے دینِ اسلام کو سربلند کر سکتا ہوں۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم فاللہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۸۲۰۰

اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنی راہ میں دوڑنے والے
گھوڑوں کی قسمیں کھاتے ہوئے فرمایا:

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ (العٰدیٰت: ۱)

قسم ہے (اللہ کی راہ میں) ہانپتے ہوئے
سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝

(العٰدیٰت: ۲)

پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سُم مار کر

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ (العٰدیٰت: ۳)

پھر منہ اندھیرے (کفّار پر) حملہ کر دیتے ہیں

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ (العٰدیٰت: ۴)

پھر اس میں (اللہ کی راہ میں) گرد اٹھاتے ہیں

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ (العٰدیٰت : ۵)

پھر دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ

(العٰدیٰت : ۶،۷)

بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے اور وہ اس سے آگاہ بھی ہے اور وہ (انسان، گھوڑے کا) یہ (کام) سامنے دیکھتا ہے یعنی انسان یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ ایک گھوڑا کس جذبہ و خلوص سے اللہ کی راہ میں دوڑتا ہے اتنا تیز دوڑتا ہے کہ ہانپنے لگ جاتا ہے قدم اس تمکنت سے اٹھاتا ہے کہ پتھروں سے آگ کے شعلے ابھرنے لگتے ہیں۔ جوش میں ہنہناتا

ہے اور پھر بے خوف وخطر دشمن کی صفوں میں
کود جاتا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر بھی، اے
انسان! تو میری راہ میں نہیں نکلتا۔
یقیناً تو بہت ہی ناشکرا ہے اسلیئے کہ

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ (العدیٰت : ۸)

اور یقیناً آدمی مال کی محبت میں بہت سخت ہے

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝

(العدیٰت : ۹)

کیا یہ انسان اس وقت کو نہیں جانتا جب وہ
(مُردے) جو قبروں میں ہیں، باہر نکال لیے جائیں
گے؟

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝ (العدیٰت : ۱۰)

اور معلوم ہو جائے گا کہ (ان کے) دلوں میں
کیا ہے۔

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝ (العٰدیٰت: ۱۱)

بے شک ان کا پروردگار اُن کی اُس دن کی

ہر خبر خوب جانتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ

تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ

ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ

عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(الصف : ۱۰ تا ۱۳)

اے ایمان والو !
کیا میں تمہیں ایک ایسی
تجارت نہ بتاؤں جس سے
تم دردناک عذاب سے
بچ جاؤ۔ (وہ یہ ہے کہ) اللہ
اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم
پر ایمان لاؤ اور اللہ تعالےٰ
کی راہ میں اپنی جان اور مال
سے جہاد کرو۔ اگر تم سمجھو تو
اس میں تمہاری بھلائی ہے۔
وہ (اللہ تعالےٰ)

تمہارے گناہ بخش دے گا اور
تمہیں ایسے باغاتِ (جنّت)
میں داخل فرمائیگا جن کے نیچے
نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے
والے باغات میں پاکیزہ مکانات
میں داخل کرے گا۔
یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔
اور ایک اور چیز دے گا
جسے تم بہت چاہتے ہو
(یعنی تمہیں)
اللہ کی طرف سے مدد
(نصیب ہوگی) اور
جلد فتحیابی اور مومنوں کو(اس کی) خوشخبری

سُنا دو۔ یا حیّ یا قیوم

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم

۸۲۰۱

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی

اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے
معاف کرنے کو پسند کرتا ہے
مجھے معاف فرما

ہر کسی کا، ہر ظلم، ہر زیادتی، جو بھی کسی نے تجھ سے کی، معاف کر۔ اللہ بادشاہوں کے بادشاہ، کریم العفو، ربّ ذوالجلال والاکرام بھی تجھ کو معاف فرمادیں گے،

الحمد للحیّ القیوم
فاللہ خیر الرازقین
وَاللہُ ذُوالفَضلِ العَظِیم
یا حیّ یا قیوم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

آمین

امروز سعید و مسعود و مبارک یکشنبہ یکم ربیع الاوّل ۱۴۰۸ھ المقدّس

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ
الملتجا الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

المستفیض دارالاحسان چک ۲۴۲ ر ب (دسوہہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پاکستان
فون نمبر: ۴۶۶۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یحیی ویمیت اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک ومعلوم لک وبعدد خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک سبحان اللہ عدد الشفع والوتر
الحمد للہ الذی لہ ما فی السموٰت وما فی الارض وما بینھما وما تحت الثریٰ یحیی ویمیت

قُلْ

عِشْقُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَذْہَبِیْ وَحُبُّہٗ مِلَّتِیْ

وَاِتِّبَاعُہٗ مَنْزِلِیْ !

(یہ کہہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا
مذہب، محبت میری ملّت اور اتّباع میری منزل ہے

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حیُّ یا قیّومُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدَةِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ
وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ
یا حیُّ یا قیّومُ

مکشوفاتِ

منازلِ احسانؒ

المعروف بہ

مقالاتِ حکمت

دارُالاحسان

ابو انیس محمد برکت علی لودھیانوی

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین ○ دارُالاحسان فیصل آباد پاکستان